كتاب

المُعتَقَدُ المُنتَقَدُ

طُبِعَ في المَطبَعِ الانصاريّ الكائن في بلدة
دهلي بادارة المولوي عبد المجيد
الدّهلويّ سنة ١٣٠٥
الهجرية

Marfat.com

كتاب

المعتقد المنتقد

ذخيرة

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة
دهلي بادارة المولوي عبد المجيد
الدهلوي سنة ١٣٠
الهجرية

Marfat.com

135892

بسم الله الرحمن الرحیم وبه استعین

الحمد لله الذی ارشد قوما الی الانقطاع من دون الخلق الیه ووفقهم للاعتماد فی کل امر علیه وصرف آخرین عن کل مکرمة وفضیلة وقیض لهم قرناء قادوهم الی کل ذمیمة من الاخلاق ورذیلة وطبع علی قلوب آخرین فلا یکادون یفقهون حدیثا ولا قولا وثبطهم عن سبل الخیرات فما استطاعوا قوة ولا حولا وصلی الله علی سیدنا محمد عبده ورسوله ونبیه وخلیله سید البشر وافضل من مضی وغبر الجامع لمحاسن الاخلاق والسیر والمستحق لاسم الکمال علی الاطلاق من البشر وختم به الانبیاء والمرسلین واعطاه ما لم یعط احدا من العالمین وعلی آله وصحابته والتابعین ومن تبعهم باحسان اجمعین

امابعد یہ ایک رسالہ ہے بیان مین علم سلف و عقائد اکابر اہل سنت وجماعت اور ذکر بعض اشراک و کلمات کفر و صغیرہ رہا کے اس رسالہ مین جتنے ہر فریق اہل سنت اور ہر عالم کبیر طریق جماعت کے عقائد دیانت کو فصول جداگانہ مین لکھا ہے ہر چند بیان الفاظ مین تفاوت ہے لیکن غالب معانی متحد ہین اور اگرچہ مسائل اعتقادی کی تکرار ہے مگر عبارت علیحدہ ہے یہ تکرار مبانی ومعانی کی اس جہت سے ہے کہ نفس عقائد اس فرقہ ناجیہ کے متحد المعنی ہین تا جا شرکت مبانی کی ضروری ہے اس جمع و تالیف سے یہ فائدہ ہے کہ اختلاف علماء سلف و خلف کا بعض عقائد مین واضح ہوکر تمیز قوی کا ضعیف سے حاصل ہوگا اور جب مومن ویندار بار بار ان کلمات طیبات وعبارات مبارکات

Marfat.com

پر عبور کریگا تو اوسکے دل مین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہو جائینگی اور تفنن تقریرات و تحریرات اہل علم سے اوسکو ایک
طرح کا ملکہ راسخہ فہم و شعور میسر آئیگا دلائل ان اعتقادات و مسائل کے کتب مطولہ علم اصول دین مین مضبوط و مرقوم ہین جگہ
اونکو بغرض اختصار و اقتصار نہین لکھا گیا مجرد نقل اقوال و مبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین و حجج کا حوالہ کتب مذکورہ پر دیا
علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرہ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر زائد و شمول
عقائد مذکورہ کے ہمراہ تصحیح و تنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالہ الانتقاد و رسالہ قطف الثمر و رسالہ القائد الی العقائد
یا رسالہ بغیۃ الرائد یا رسالہ فتح الباب وغیر ذلک عقائد ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین
مذاہب نے لکھی ہین وہ متفق و متحد ہین الا ماشاء اللہ تعالیٰ اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ موافق عقائد اہل حدیث و
فقہ کے ہین اصول دین مین کچھہ بڑا اختلاف درمیان فقہاء و صوفیہ و اہل حدیث و ظاہریہ کے نہین دس بارہ
مسئلون مین اشعریہ و ماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو
انسے اور اہل حدیث کو اصولیین مذاہب سے باقی عقائد مین یہ سارے اہلسنت یکسان ہین و للہ الحمد پھر اس اختلاف کا
مرجع اکثر جگہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین معدود
کچھہ مؤدی طرف تکفیر و تضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے ع

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دار وباج کشت تمنائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد فحول مین اس جگہ منعقد کئے ہین اونمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ
سے خلاف ہے یا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب و سنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علحدہ مین نہایت اختصار کے
ساتھہ لکھدیا ہے تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کرلے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب و واضح سنت کے
رکھے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا ہو فقہاء مالکیہ و شافعیہ اصول دین مین طریقہ عقائد ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ پر
ہین اور حنفیہ طریقہ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی
حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہے کہ کسی جگہ اتفاقاً کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو یہ اہل حدیث جسطرح
کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بھی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو
کچھہ ادلہ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے اوسی پر اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ عقیدہ انکا
موافق اشاعرہ کے ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے اسیطرح حال فرقہ ظاہریہ کا بھی ہے کہ وہ
ظاہر و واضح قرآن و حدیث کے پابند ہین کسی کے اجتہاد و رائے کے مستند نہین طریقہ صوفیہ صافیہ کا بھی یہی ہے کہ

Marfat.com

وہ شیوۂ اہل حدیث پر ہین اصول و فروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۃً و عملاً مین واجب نہین جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکھتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتھہ اہل حدیث کے بڑا بعض کشف ومکاشفہ کے ہوا اکابر صوفیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رؤیاے نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین ہے اسلیئے یہہ اصول عقائد مین غالباً موافق ہین ساتھہ اہل حدیث کے فنعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت ونخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسرے صوفیہ رہے فقہاء مذاہب سو غالباً علماء دنیا ہین نہ علماء آخرت اور مرجع اونکے احکام و فتاوی کا یہی معاملات و امور دنیویہ ہین پس بس الامر رحمہ اللہ تعالی بہرحال حاصل مقال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکھنا سکھانا ہر مسلمان پر واجب ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید راس الطاعات افضل الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے سارے عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجالائے اوس عبادت کا کچھہ نفع اوسکو آخرت مین نہوگا اور جسکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بھی نفع دیگا بہتر فرقے اسلام کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین مگر اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹھیرے اسلیئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہوگا محنت برباد گناہ لازم آئیگا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بھی لکھے ہین جنکو نفس الامر مین کچھہ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ بطور تتمات و تکملات ہین اور بحکم الشئ بالشئ یذکر امور متصلۃ الباب کا ذکر بھی اثناء کلام مین آجاتا ہے سو وہ کچھہ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان و ایقان واذعان کو قوت و طاقت وکمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کیئے گئے ہین جنکے علم و فضل و تقوی و مہارت و تحقیق و تنقیح و تنقید پر کابراً عن کابر اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد ہے وضع رسائل و کتب اس علم کے مطولاً و مختصراً جامع ہر رطب و یابس بہت ہین ناظر غیر مناظر کو منظر کرنے سے ان فصول و اصول مین یہ بات بھی معلوم ہو جائیگی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکھی ہے اور کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے یا کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکھا ہے لکن معہذا لُبّ ان سبکے عقائد کا ایک ہے گو سیاق متفرق ہون سہ

عباراتنا شتی وحسنک واحد　　وکل الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین بیسار رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل و کرم سے یہ عجالہ نافعہ باوجود تشتت حال کر

Marfat.com

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ہے

ما عقائد جمیل بر گفتیم — دُر دریائے معرفت سفتیم — گر تو غواص بحر عرفانی — قدر در یگانہ خود دانی

هذا فان كنت احسنت فيما جمعت واصبت في الذي صنعت فذلك من عميم منن الله وجزيل فضل و
عظيم انعمه علىّ وجليل طوله وان انا اسأت فيما فعلت واخطأت اذ وضعت فما اجدر الانسان
بالاساءة والعيوب اذ لم يعصمه ويحفظه علام الغيوب ٥ وما ابرئ نفسي انني بشر
اسهو واخطي بالمجيئ قدر ؛ ولا ارى عذرا اولى بذي زلل ؛ من ان يقول مقرا انني بشر
والله اسال ان يجلي هذا المسطور بالقبول عند الجلة والعلماء كما اعوذ به من تطرق ايدي الحساد
اليه والجهلاء لا اله الا هو ولا معبود سواه واني اشهد واستودع شهادتي هذه في كتابي هذا وفي غيره
من الكتب التي رقمتها انا ملي ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت
وهو على كل شيء قدير وان محمدا صلى الله عليه وعلى اله وبارك وسلم عبده ورسوله وخاتم الانبياء الكرام
وشافع العصاة الموحدين اصحاب الاثام في يوم القيام لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم
حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم فان تولوا فقل حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کی علم خلف پر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اول علم نافع ہے اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہے شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنی علما اور فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیاء کے سکھائے تھے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہ علم [illegible] جو اونکو تعلیم کیا تھا ملائکہ نے کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام مین فرمایا ہے ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا سو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال سے خبر دی ہے کہ اونکو علم دیا تھا لیکن اونکے علم نے کچھ نفع اونکو نہ بخشا یہ علم بھی فی نفسہ نافع تھا لیکن صاحب علم نے اوس سے کچھ نفع نلیا قال تعالیٰ مثل الذین حملوا التورٰیۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر باربردار کے ٹھیرایا ہے وقال تعالیٰ واتل علیھم نبا الذی اتیناہ ایاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین الی قولہ

Marfat.com

واتبع ھواہ وقال تعالے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنی الی قولہ ودرسوا ما فیہ
وقال تعالی واضلہ اللہ علی علم تاویل اس آیت کی یہ ہے کہ جسکو اللہ نے گمراہ کر دیا اوسکا علم غیر نافع ہے پہر وہ علم جسکا ذکر
بر وجہ ذم کیا ہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالی ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم ولقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی
الآخرۃ من خلاق وقال تعالی فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن
وقال تعالی یعلمون ظاھرا من الحیاۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غافلون اسیطرح سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع وغیر نافع کے
تقسیم کیا ہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہے اور علم نافع کا سوال کیا ہے حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے اللھم انی اعوذ
بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا رواہ مسلم وخرجہ اھل السنن من وجوہ
متعددۃ رفعا وفی بعضھا ومن دعاء لا یسمع وفی بعضھا من ھؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یون کہتے تہے اللھم انی اسالک علما نافعا واعوذ بک من علم لا ینفع خرج النسائی وابن ماجۃ ولفظہ ان النبی
صلعم قال سلوا اللہ علما نافعا وتعوذوا باللہ من علم لا ینفع اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت یون کہتے تہے اللھم
انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما وارزقنی علما تنفعنی بہ رواہ الترمذی اور حدیث انس مین آیا ہے کہ یون دعا
کرتے تہے اللھم انا نسالک ایمانا دائما فرب ایمان غیر دائم واسالک علما نافعا فرب علم غیر نافع خرجہ ابو نعیم
اور حدیث بریدہ مین رفعا آیا ہے کہ ان من البیان سحرا وان من العلم جھلا خرجہ ابو داود صعصعہ بن صوحان نے
کہا ہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان یتکلف العالم الی علم ما لا یعلم فیجھلہ ذلک دوسری تفسیر اوسکی یہ ہے کہ جو علم نہ
ضرر دے نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے سو جب جہل سا ٹہرا اوسکے بہتر ٹہرا تو وہ علم
جہل سے بہی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابو داود مین زید بن اسلم سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا تہا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا بم یعنی کس علم کا کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ینفع وجھل لا یضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضۃ المتعلمین میں حدیث
ابو ہریرہ سے رفعا روایت کیا ہے اسمین یہ لفظ بہی ہے کہ اونہون نے کہا تہا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فیہ العرب اسکے آخر مین یہ بہی فرمایا ہے العلم ثلاثۃ ما خلاھن فھو فضل آیۃ محکمۃ
وسنۃ قائمۃ وفریضۃ عادلۃ لیکن یہ اسناد صحیح نہین ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر آخر حدیث کو
ابو داود وابن ماجہ نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثۃ ما سوی ذلک فھو فضل آیۃ
محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ مگر اسکے اسناد مین عبدالرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

Marfat.com

مشہور ہے اور تعلم انساب کا حدیث مین امر آیا ہے کیونکہ اوس سے صلہ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم خرجه احمد و الترمذی دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم ثم انتهوا وتعلموا من العربیة ما تعرفون به کتاب الله ثم انتهوا وتعلموا من النجوم ما تهتدون به فی ظلمات البر والبحر ثم انتهوا خرجه ابن زنجویه اسکے اسناد مین ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی الله عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تهتدون به فی برکم وبحرکم ثم امسکوا وتعلموا من النسبة ما تصلون به ارحامکم وتعلموا ما یحل لکم من النساء ویحرم علیکم ثم انتهوا رواه ابن زنجویه من طریق نعیم بن ہند دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے تعلموا من النجوم ما تعرفون به القبلة والطریق رواه مسعر عن محمد بن عبید الله نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے استدلال طریق کی لا باس به کہتے تھے اور تعلیم منازل قمر مین رخصت دیتے تھے رواه احمد اسحق بن راہویہ نے انشا اور زیادہ کیا ہے ویتعلم من اسماء النجوم ما یهتدی به لیکن قتادہ رح تعلم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تھے اور ابن عیینہ بھی اوسکی رخصت نہین دیتے تھے رواه حرب طاوس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم مین اور سیکھنے والے حروف ابا جاد کے ایسے ہین جنکیلئے کچہ نصیب نزدیک اللہ کے نہین ہے خرجه حرب و حمید بن زنجویه من روایة طاؤس عن ابن عباس ابن رجب کہتے ہین یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسیر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے اوسیکے ضمن مین حدیث مرفوع آئی ہے من اقتبس شعبة من النجوم فقد اقتبس شعبة من السحر خرجه ابو داود من حدیث ابن عباس مرفوعًا اور حدیث قبیصہ مین فرمایا ہے العیافة والطیرة والطرق من الجبت خرجه ابو داود عیافت کہتے ہین زجر طیر کو اور طرق کہتے ہین خط کو زمین مین اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور عمل کرنا اوسکے مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہے طرف نجوم کے اور تقریب قربین کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسیر سو سیکھنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتدا اور شناخت قبلہ وطرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہین بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اس سے زیادہ اہم ہے اور تدقیق کرنا اس علم مین مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو اونکے امصار مین بنائی گئے ہین چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیمًا وحدیثًا یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے اور یہ اسارت ظن حق مین نماز صحابہ و تابعین کے بہت سے شہرون وقصبات ودہات مین طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسیلئے یہ امر باطل ہے امام احمد نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکہا ہے اور کہا ہے کہ روایت تو یون آئی ہے کہ ما بین المشرق والمغرب قبلة یعنی جدی وغیرہ کا اعتبار نہین آیا ہے اور ابن مسعود نے کعب پر حسبات کا انکار کیا تہا کہ ان الفلك یدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تہا بعض نے کہا ہے کہ زوال بلاد مین مختلف ہوتا ہے اسپر امام احمد نے انکار
فرمایا تہا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال بہی ہے کہ حضرت نے اسمین کچہہ تکلم نہین فرمایا ہے
اگرچہ یہ لوگ اوسپر یقین رکہتے ہین دوسری مشتغل ہونا سا تہہ اسکے مؤدی طرف فساد عریض کے ہوتا ہے بعض
عارفین نے اِس علم کی حدیثِ نزول پر انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے مختلف ہوتا ہے
پہر نزول وقت معین پر کسطرح ہوسکتا ہے حالانکہ قبح اِس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر
حضرت صلعم یا اونکے خلفاء راشدین اِس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتہہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف
اوسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرۂ منافقین مکذبین مین ملحق فرماتے اسیطرح کچہہ حاجت توسع کی علم انساب
مین نہین ہے عمر وغیرہ نے اِس سے منع کیا ہے حالانکہ ایک گروہ صحابہ و تابعین کا عارف و متقنی تہا ساتہہ علم انساب
کے اسیطرح توسع علم عربیت مین لغۃ و نحواً علم اہم سے باز رکہتا ہے اور روقوف ہمراہ اوسکے علم نافع سے محروم
کر دیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے اول شغل و آخرہ بغی مراد اونکی توسع تہی اس
علم مین اسیطرح امام احمد توسع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ رکہتے تہے چنانچہ ابو عبید پر اسی بابت
انکار کیا تہا اور کہا تہا ہو یشغل عما ہو اہم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃ فی الکلام کالملح فی الطعام
یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سے کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانے مین بقدر صلاح کے
ڈالتے ہین اور جب نمک زیادہ ہوجاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہے کہ اوس کو بقدر حاجت
کے حاصل کرے جس سے تقسیم فرائض و وصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہوسکے اور جو اس مقدار
سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہے اوس سے کچہہ کام نہین نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان و صیقل گری اوہام سوا اسکی
کچہہ حاجت نہین ہے وہ تو علم اہم سے باز رکہتا ہے مین کہتا ہون مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب
احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیئے پہر احیاء الاحیاء سے پہر لسان العرفان سے پہر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث
ہوئے ہین اور اونمین اون علوم والون نے توسع کیا ہے اور اونکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہین کہ
جو شخص اون علوم کا عالم نہین ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات اور محدثات اور
امور منہی عنہا مین منجملہ انکے ایک وہ علم بہی ہے جسکو معتزلہ نے احداث و ایجاد کیا تہا یعنی کلام کرنا قدر و ضرب امثال
اسمین حالانکہ خوض کرنیسے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین لا یزال امر ہذہ الامۃ موفقاً او مقارباً
مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی موقوفاً و رجح بعضہم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اذا ذکر صحابی فامسکوا واذا ذکر اصحاب النجوم فامسکوا رواہ البیہقی وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانیدھا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تہا خبردار جو تونے کبہی نجوم مین نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر مین گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے بلاتی ہے اور خبردار جو تونے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہے منہہ آگ مین ڈالیگا وخرج ابو نعیم من طرق عدیدۃ بمعنی ہذا نہی خوض کرنے سے قدر مین کئی طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو بعض پر لگا ماری مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالے پہر باہم مجادلہ چلے یہ صورت عہد حضرت مین واقع ہوئی تہی اوسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ شکل منجملہ اختلاف کے قرآن مین ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس مین حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسری خوض کرنا ہے قدر مین اثباتاً ونفیاً بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہین لو قدر وقضی ثم عذب کان ظالما اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالھم ونحو ذلک تیسری خوض کرنا ہے راز قدر مین حالانکہ اس سے علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندہ اسکی حقیقت پر مطلع نہین ہوسکتے ہین پہر منجملہ محدثات امور کے جسکو معتزلہ اور اونکے ہم آوازون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہے اللہ کی ذات وصفات مین بادلہ عقول حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بہی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر مین کلام تہا اللہ کے افعال مین اور یہ کلام ہے اوسکی ذات وصفات مین پہر یہ لوگ دو قسم پر ہوگئے ایک قسم وہ ہے جسنے بہت سے صفات الٰہیہ کی جو کتاب و سنت مین وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہی جسطرح کہ معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسما لانہ لایری الا فی جھۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسما انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استواء رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے یہ طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ منتسبین الی الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور مین چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسنے قصد اثبات صفات کا ادلہ عقول سے کیا جنمین کوئی اثر وارد نہ تہا اور نفی والونپر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکے تابعین جیسے نوح بن ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہوگیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظاً یا معنیً اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات ثابت کئے جو کتاب وسنت مین نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ سے ہے سلف نے

Marfat.com

مقاتل پر بابت رد کرنے کے جہم پر باوجود عقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنے مین مبالغہ فرمایا تہا اور بعض نے
اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم شیخ البخاری وغیرہ الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جسپر سلف صالح تہے کہ
آیات واحادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر و تکییف و تمثیل کے جاری کرین کسی سلف سے خلاف اسکے
البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہے خصوصاً امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسطرح خوض کرنا معانی صفات مین اور ضرب
امثال کرنا نچاہیئے اگرچہ بعض لوگون نے جو کہ زمانہ امام احمد سے قریب تہے کچہہ کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا
ہے لکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیئے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک
و امام مالک و سفیان ثوری و اوزاعی و امام احمد و اسحق و ابو عبید و نحوہم ان سبکی کلام مین کوئی شی جنس سے کلام
متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح
و قدح نہین کی ابو زرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت و حفاظت اپنے علم کی
نکی اور نشر مین اوس علم کے محتاج کسی شی کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہے پہر منجملہ محدثات امور کے وہ
ضوابط رائے و قواعد عقل ہین جو کہ فقہاء اہل رائے نے احداث و ایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف انکی رد کیا ہے ضوابط اہل الرائے
خواہ وہ مخالف سنن ہون یا موافق سنن ان فروع کو اونہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل اونکی
تاویل ہے نصوص کتاب و سنت پر لکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر اونمین مخالف انکے ہے سو اسی بات کا انکار
ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائے پر حجاز و عراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم و انکار مین فرمایا ہے رہے
ائمہ و فقہاء اہل حدیث سو وہ تابع حدیث صحیح ہین وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہ آئے جبکہ معمول بہ ہو نزدیک صحابہ
و من بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے پہر جس حدیث کے ترک پر سلف نے اتفاق
کیا ہے اوسپر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ اونہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ
لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبد العزیز کہتے تہے خذوا من الرأی مایوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم
رہی وہ حدیث جو کہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور
اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال و خصام و مراء ہے مسائل حلال علم جدال
و حرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نے مسائل خلاف
بین الشافعیہ والحنفیہ مین نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث و جدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت
بخشی ابن رجب کہتے ہین دکان ذلک محدث لا اصل لہ سو یہی فن اونکا علم ٹہیر گیا اور اسنے اونکو علم نافع سے

روکدیا اسلیئے سلف نے اس فن پر انکار کیا ہے اور حدیث مرفوع مین آیا ہے ماضل قوم بعد ھدی الا اوتوا
الجدل ثم قرء ما ضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون رواہ اھل السنن اور بعض سلف نے کہا ہے اللہ جب
ساتھ کسی بندی کے ارادہ خیر کا کرتا ہی تو اوسکے لئے دروازہ عمل کا کہولدیتا ہے اور دروازہ جدل کا بند کردیتا
ہے اور جب ساتھ کسی بندی کے ارادہ شر کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب جدل کو کہولدیتا ہے امام
مالک نے فرمایا ہے ادرکت ھذہ البلدۃ وانھم لیکرھون ھذا الاکثار الذی فی الناس الیوم مراد اس سے مسائل
خلاف ہین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تہے یتکلم احدھم کانہ جمل مغتلم یقول ھو کذا ھو کذا
یھذر فی کلامہ اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے ویسئلونک
عن الروح قل الروح من امر ربی دیکہو اسجگہ اونکے سوال کا کچہہ جواب نہین دیا کسی نے امام مالک سے
کہا تہا آدمی عالم سنن ہوتا ہے سنن کیطرف سے جدل کرتا ہے کہا جدل کیون کرے سنت کی خبر کردے اگر
سائل یا سامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال ومراء علم مین نور قلب کو لیجاتا
ہے مراء یعنی جہگڑنا علم مین دلکو سخت کر دیتا ہے اور باہم دشمنی پیدا کرتا ہے اکثر مسائل مین جو اونسے پوچہے
جاتے تہے کہدیتے کہ مین نہین جانتا ہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف
مین کثرت مسائل و اغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے وفی ذلک ما یطول
ذکرہ مع ھذا کلام سلف وائمہ مین جیسے ہر سہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ ہین تنبیہ ہے ماخذ فقہ ومدارک
احکام پر بکلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول واسہاب کے ہوتا ہے اور اونکی کلام مین رد
اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ واحسن عبارہ موجود ہے جو اوسکو فہم کر لیتا ہے وہ اطالت کلام متکلمین
سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہو جاتا ہے بلکہ اکثر یہ دیکہا گیا ہے کہ وہ کلام طویل اونکا اوس قدر
صواب پر متضمن نہین ہوتا ہے جو صواب انکا اس کلام مختصر مین موجود ہوتا ہے سلف امت وائمہ نے جو
کسیئے کثرت خصام وطول جدال سے سکوت کیا تہا وہ کچہہ بسبب جہل وعجز کے نہ تہا بلکہ علم وخشیت خدا کی راہ
سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم وتوسع کیا سو کچہہ اسلیئے نہین کیا کہ وہ مختص تہی ساتھہ اوس علم کو اور
کوئی دوسرا عالم ساتھہ اوسکے نتہا بلکہ وہ کلام وتوسع اونکا محبت کلام وقلت ورع کی راہ سے تہا کما قال
الحسن وسمع قوما یتجادلون ھؤلاء ملوا العبادۃ وخف علیھم القول وقل ورعھم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے
ہین ایک مرد نے محمد بن سیرین کے ساتھہ مراء کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتا ہون جو تیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھ جھگڑا کرون تو مین عالم باﺑواب مرا ٹھیرون دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالمراء منک
ولکن لا اماریک ابراہیم نخعی کہتے ہین ماخاصمت قط عبدالکریم جزری نے کہا ہے ماخاصم ذو ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کردیتی ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبدالعزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہ بھی کہتے تھے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہوگا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا بصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہو وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہی اکابر صحابہ و علماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین و مرتضی و معاذ و ابن مسعود و زید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا نسبت کلام تابعین کے اکثر
تہا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تھے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پھینکا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق و باطل کے تمیز کرلیتا ہے پھر اوس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محصلہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جوامع کلم دئی گئی تہی اور کلام مختصر کرکے
عطا ہوا تہا ولہذا کثرت کلام سے اور توسع کرنے سے قیل وقال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعث نبیا الا مبلغا وان تشقیق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہوجائے رہی کثرت قول وتشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تہا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا اون کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض بیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر رفعا کہتے ہین ان اللہ لیبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ الترمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع وموقوف آئی ہین عمر و سعد و ابن مسعود و عائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور باسط الکلام ہے علم مین کچھ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے ابن رجب
کہتے ہین ہم جاہلہ مردم کے ساتھ مبتلا ہوگئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پھر انمین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ اور
کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہاء سبعہ مشہورین
متبوعین سے بھی فاضل تر ہے حالانکہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو
کیونکہ یہ فقہاء سبعہ نسبت اون لوگون کے جو انسے پہلے تھے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہاء کے
آئے ہین بسبب اتساع قول کے ایسے عالم ٹھیرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو نسبت انکے اقل القول تھے
جیسے ثوری واوزاعی ولیث وابن مبارک اور انکا طبقہ بالاولی اعلم وافضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بھی
بہتر ہوئے جو انسے پہلے تھے جیسے تابعین وصحابہ کیونکہ وہ نسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام
تھے حالانکہ یہ تنقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اساءت ظن ہے ساتھہ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہے
طرف جہل وقصور علم کی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ابن مسعود نے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہے
انہم ابر الامۃ قلوبا واعمقہا علوما واقلہا تکلفا وروی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف
اسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ وتابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعود نے یہ بھی کہا ہے انکم فی زمان
کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ
ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی
شہادت ایمان وفقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگونمین اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم اسکے لوگونمین
علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان تعبیر کرتے ہین وھذا ھو الفقہ والعلم النافع
غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال وحرام مین
ہے جو کہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی ذکر مین [illegible]
کیجاتی ہے اور جنکے نام ہم اوپر لکہی ہین سو ضبط کرنا اوس شے کا جو اونسے مروی ہے [illegible]
ہے ہمراہ تفہم وتعقل وتفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکی زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچہہ خیر نہین ہے مگر یہ
کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچہہ منفعت نہین بلکہ
انہین کے کلام مین کفایت وزیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے
لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ واخصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام
مین پایا جاتا ہے اوسکا بطلان انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم وتامل رکہتا ہے پہر اوسکی

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود ہین کہ من بعدہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی اوس تک
نہین پہنچا پس جو شخص کہ علم کو انکے کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہے
اور وہ بہت سے باطل مین جا گرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پہر جو شخص کہ ارادہ انکے کلام کے جمع کرنیکا
رکہتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل علل سے حاصل
ہوتی ہے جسکو اس امر کی شناخت نہین ہے وہ جو کچہہ نقل کرتا ہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اوسپر
حق و باطل ملتبس رہتا ہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا
مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات
تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ انکو سرے سے وہ معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و
سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہا ہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ علم
نہین ہے یہی قول امام احمد رح کا ہے اور بعض تابعین کے کہا ہے کہ انت مخیر بین کتابتہ و ترکہ چنانچہ
زہری کلام تابعین کو لکہہ لیتے تہے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پہر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم ہوئے
ابن رجب کہتے ہین ہمارے زمانہ مین لکہنا کلام سلف ائمہ اور سلف مقتدی بہم کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید
متعین تہا آدمی کو چاہیئے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہوا ہے پرحذر رہے اسلیئے کہ بعد انکے حوادث
کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و
نحوہم تا و نکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس
بات کو ائمہ نے اپنے اگلون سے اخذ کیا تہا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین معتذلک داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر
محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہو اور ساتہہ بعض اوضار اہل علوم مذکورہ
کے آلودہ و متلطخ نہو امام احمد نے فرمایا ہے ناظر فی الکلام اس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہو اسیطرح باقی
ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذب عن السنہ کیون نکرین اور وہ جو محبین کلام محدث
اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت ان لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسع نہین کرتی
ہین اور یہ لوگ انکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت باسہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے دین
کے نہین ہین سو یہ سب باتین اونکی خطوات شیطان ہین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام
کرتا ہے علوم باطنہ مین ساتہہ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب اور اوسکے

توابع مین کہ اسمین خطر عظیم ہے اعیان ائمہ نے اس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابو سلیمان کہتے تھے مجہپر کوئی نکتہ نکت قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقيد في رواية مشيد على الكتاب والسنة فمن لم يقرء القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتدى به في علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین رخنہ اس باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اوسمین داخل ہوکر انواع زندقت و نفاق مین پڑگئی اور یہ دعوی کرنے لگے کہ اولیاء اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے رسل لائے تھے اونکا تنقص کرنے لگے اور مدعی حلول و اتحاد کے ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے قائل ٹہیرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر و فسق و عصیان کے شل دعوی اباحت و محل محظورات شرایع پہر اس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کردین جو دین مین سے بالکل نہین بعض نے یہ اعتقاد کیا کہ انسے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا و رقص اور کسی نے یہ سمجہا کہ مراد انسے ریاضت نفوس ہے جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؏

ز نکہت سحری شوق یار مخیزد   جنون ز سایہ ابر بہار مخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انمین کسر نفوس و تواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین نہین آئی پہر بعض اشیاء انمین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا و نظر محرم یہ لوگ اس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو و لعب ٹہیرالیا ہے ؏

واتى الغناء فكالحمير تناهقوا   والله ما رقصوا لاجل الله

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع ان سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب و سنت کا اور سمجہنا اونکے معانی کا اور مقید ہونا ساتھہ ماثورات صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے معانی قرآن و حدیث مین اور جو کلام انسے دربارۂ حلال و حرام و زہد و رقائق و معارف وغیر ذلک آیا ہے اوسکے ساتھہ مقید ہونا ہے اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پہر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی و تفہم مین وفي ذلك كفاية لمن عقل وشغل بالعلم النافع جو کوئی شخص اسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگاکر توفیق تسدید و فہم و الہام عطا فرماتا ہے اسوقت علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وهي خشية الله تعالى كما قال عز وجل انما يخشى الله من عباده العلماء اور ابن مسعود وغیرہ نے

کہا ہے کفی بخشیۃ اللہ علما وکفی بالاغترار باللہ جھلا اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن العلم الخشیۃ اور بعض نے کہا ہے من خشی اللہ فھو عالم ومن عصاہ فھو جاہل سلف صلحا کا کلام اس باب مین بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دو امر پر دلالت کیا کرتا ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسما حسنی وصفات علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال واعظام وخشیت ومہابت ومحبت ورجائے الٰہی کے مستلزم ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اعتقادات واعمال ظاہرہ وباطنہ واقوال مین سے کون سی شئے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت وغصہ فرماتا ہے سو جس شخص کو اس بات کا علم حاصل ہو جاتا ہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتا ہے جسمین کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس چیز کو کہ وہ مکروہ ومسخوط وناخوش رکھتا ہے اوس سے یہ شخص دور بھاگتا ہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ عطا کیا تو یہ علم نافع ٹھیرا اور جب نافع ہو کر دلمین اوسنے جگہ وقرار پکڑا تو اب وہ دل اللہ کے لیے خاشع اور شکستہ اور سامنے اوسکی ہیبت واجلال وخشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہو جائیگا اور جب دلمین خشوع وذل وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذراسی حلال پر دنیا سے قانع ہو کر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لیے موجب زہد کی دنیا مین ہو جائیگی اور وہ سب کو فانی سمجھیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچھ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت سے نزدیک اللہ تعالےٰ کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گھٹ جاتا ہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر وغیرہ سلف نے اسطرح کہا ہے اور یہ مرفوعا بھی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دے اور جب کچھ دعا کرے تو قبول فرماوے جسطرح کہ حدیث الٰہی یعنی قدسی مین آیا ہے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ الی قولہ فلئن سالنی لاعطینہ ولان استعاذنی لاعیذنہ وفی روایۃ ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو وصیت کی تھی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ الحاصل شان اسمین ہے کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتھ اسکے مستانس ہو اور حلاوت ذکر ودعا ومناجات ولذت خدمت الٰہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتا ہے وہیب بن ورد سے کہا تھا ہل یجد حلاوۃ الطاعۃ من عصی قال لا ولا من ھم پھر جب بندہ اس انس وحلاوت کو پالیتا ہے تو وہ عارف رب ٹھیرتا ہے درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہو جاتی ہے کہ

جب کچھ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھ چاہے تو دیا جاے جسطرح کہ شعوانہ سے منقول ہے ما بیننا
بینک و بین ربک اذا دعوتہ اجابک اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ اللہ کو کرب میں [illegible]
وموت کے واقع ہوتا ہے پھر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایک خاص شناسائی ہوجاتی ہے تو اللہ
سب موقعوں میں اوسکو کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس میں اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرف الی اللہ فی
الرخاء یعرفک فی الشدۃ کسی نے معروف رحہ سے کہا تھا کہ ما الذی ہیجک الی الانقطاع وذکر الموت والقبر
والجنۃ والنار کہا یہ سب کچھ اوسکے ہاتھ میں ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہوگئی تو
پہر وہ تجکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان بندہ و رب کے شناسائی کرادے
اور اوسکی طرف راہ یاب کرے یہانتک کہ وہ حضرت رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتھ مانوس ہوجاے اور اوسکے
قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکھ رہا ہے ولہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم
لوگوں سے اُٹھ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہیں کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اونکے گلوں سے نیچے نہیں اترتا
ولکن جب دل میں واقع ہوکر راسخ ہوجاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ
کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل میں یہ علم نافع ہے سلف کہتے تھے علما تین طرح پر ہیں ایک عالم باللہ
عالم بامر اللہ دوسرے عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب میں اکمل
اول ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اللہ کے احکام کے عارف ہیں ساری شان اسی میں ہے کہ بندہ
علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو اپنے سے قریب
پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہوجائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ آثار اسرائیلی میں آیا ہے ابن آدم
اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شیء وان فتک فاتک کل شیء وانا احب الیک من کل شیء

لکل شیء اذا فارقتہ عوض — ولیس للہ ان فارقت من عوض

ذوالنون رحہ ان ابیات کو وقت شب مکرر پڑھا کرتے تھے — اطلبوا لانفسکم — مثل ما وجدت انا
قد وجدت لی ساکنا — لیس فی ھواہ عنا — ان بعدت قربنی — او قربت منہ دنا

امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و
محبت و قرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اوسکی طرف شوق دلائے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے
احکام کا اور اوس قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہے جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

Marfat.com

جو شخص ساتھ ان دونون علمونکے متحقق ہوگا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع و قلب خاشع و نفس قانع و دعاء مسموع حاصل ہوئی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہوگیا وہ ان چار چیزون مین جا گرا جنسے رسول خدا صلعم نے پناہ مانگی تہی اور علم اوسکا اوسپر وبال و حجت ہوگیا اوسنے اپنے علم سے کچہ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑہ گئی اور وہ طالب دنیا ہوگیا اور نہ اوسکے دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب امر کے منہی و مکروہ سے کیا یہ اوس وقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اس لایق تہا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہوسکتا تہا یعنی متعلق تہا کتاب و سنت سے اور اگر تعلق اوسکی غیر قرآن و حدیث سے کی تہی تو پہر وہ فی نفسہ علم غیر نافع تہا اوس سے انتفاع لینا ممکن نہین ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہین ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اس علم کا زہو و فخر و خیلا کسب کرے طالب علو و رفعت و منافست فی الدنیا ہو مباہات علما و ممارات سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو اسلئے طلب کرتا ہے تو پہر آگ ہے یہ بہی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت خدا و طلب خدا و اعراض عما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اس سے کچہ نہین مگر یہی طلب جسکا ذکر ہوچکا لوگون اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے چاہنے والے ہین آپنے لئے اونسے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہونا چاہتے ہین علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح کہ اہل کتاب اس کا ادعا کرتے تہے یا قرامطہ و باطنیہ وغیرہم نے اسیطرح کا دعوے کیا تہا حالانکہ یہ شیون نہین ہے شیوہ سلف صلحاء کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکہتے تہے اور ظاہر و باطن مین اوسکو عیب لگاتے تہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن ہون تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد امر نہین ہوتا اور حقگو پر متکبر بنتا ہے خصوصا جبکہ وہ قائل حق والون کی آنکہ مین اس سے کم درجہ ہو اور باطل پر اصرار رکہتا ہے اس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے جدا ہو کر پریشان نہو جائین اسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبہی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت حقارت سے سبکے روبرو اوسکا اشہاد کرنے لگتا ہے تاکہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کرکے اوسکی ستایش و مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلماء نے اسپر تنبیہ

کی ہے ایسا شخص بسبب قبول واستحلاء مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق واخلاص کے ہوتی ہے کیونکہ صادق کو اپنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول واستحلاء مدح سے ایک شغل شاغل مین ہوتا ہے ولہذا منجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے کوئی حال وقال نہین دیکھتے اور دل سے تزکیہ ومدح کو مکروہ رکھتے ہین اور کسی شخص پر تکبر نہین کرتے حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاھد فی الدنیا والراغب فی الآخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ دوسری روایت یون ہے الذی لا یحسد من فوقہ ولا یسخر من دونہ ولا یاخذ علی علم علمہ اللہ اس کلام اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یون مروی ہین کہ اونہون نے کہا ہے اھل العلم النافع کلما ازداد وا من ھذا العلم ازداد واللہ تواضعا وخشیۃ وانکسارا وذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہیئے کہ اپنے سر پر خاک ڈالے اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑھیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھ اپنے رب کے زیادہ ہوگی اور خشیت ومحبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار وذل روز افزون ہوگا ؎

گفتم مرا تربیت از جہل پاک کن — در خاک بیلقان برسیدم بعابدے

یا ہرچہ خوانده ہمہ در زیر خاک کن — گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بھاگنے پر دنیا سے سب سے بڑھکر دنیا یہی ریاست وشہرت ومدح ہے اس سے دور رہنا اور اس سے بچنے مین کوشش کرنا علامت ہے علم نافع کی پھر اگر کچھ اسمین سے بغیر قصد واختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہیئے کہ عاقبۃ الامر سے خوف شدید مین رہے خیال کرے کہ کہین یہ بات میرے ساتھ مکر واستدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام اور آوازہ جب خلق مین مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہین ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے [illegible] شخص کو جو مخالفت سنت واہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضبا للہ ہوتا ہے نہ غضبا لنفسہ اور نہ لقصد رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگون پر اور اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت کے اونپر نہین ہوتا حالانکہ یہ شغل اقبح واَرذل خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگون کو جو اس سے پہلے گزرے ہین اور علما تھے منسوب بجہل وغفلت وسہو کرتا ہے اس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھ اوسکے

اور اساءت ظن ساتھہ سلف کے واجب آتی ہے مین کہتا ہون جیسے ایک معاصر نے اپنے ایک رسالہ مین ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھہ کر یہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے لیکن مینے اونسے نہین پوچھے اتھے حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین سارے ائمہ حدیث ہین اور مالک امام دار الہجرۃ تھے لیکن زہو و فخر وخیلا ء ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوکر ابکو اسد تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر واہل صدر اول کے صاف و پاک رکھے اللہم امین ابن رجب کہتے ہین اہل علم نافع اپنے نفوس کے ساتھہ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علماء سلف کے ساتھہ حسن ظن رکھتے ہین اور اپنے دل اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اونکے درجہ تک نہین پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بہگ تک بہی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی اسدعنہ سے کسی نے پوچھا تہا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ ما نحن باھل ان نذکرھم فکیف نفضل بینھم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑہتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرھم — لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر کثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہہ فضل میرے ساتھہ مختص ہے مجسے پہلے کسیکو نہ تہا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہہ اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سے سلف کی براہ ورع و خشیت الہی تہی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک قوم کو دین مین مماراۃ کرتے ہوئے دیکھہ کر کہا تھا اما علمتم ان للہ عبادا اسکتتہم خشیۃ اللہ من غیر عیّ ولا بکم وانہم لہم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انہم اذا تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولہم وانکسرت قلوبہم وانقطعت السنتہم حتی اذا استفاقوا من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسہم مع المفرطین وانہم لاکیاس اقویاء مع الظالمین الخاطئین وانہم لابرار برآء الا انہم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ہم حیثما لقیتہم مہتمون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابونعیم وغیرہ

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچھ کثرت کلام کو نہین کہتے مین بلکہ بیان نام ہے قول فصل کا امر حق مین اور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہین بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی مین حضرت سے آیا ہے تین چیزین ہین جس سے بندہ یہان گھٹ جاتا ہے اور آخرت مین سبب انکے ذکر سے زیادہ ہو جاتا ہے رحم وحیا وعی لسان عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ حیا وعفاف وعی لسان نہ عی قلب ور نہ عی عمل بجان سے ہے یہ وہ چیزین ہین جو آخرت مین زیادہ ہو جاتی ہین اور دنیا مین ناقص ہوتی ہین سو زیادت آخرت کی بڑہکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بہی مروی ہے بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایک قوم کے بیٹھتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان وعاجز ہے حالانکہ وہ عی نہین ہوتا ہے بلکہ فقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے کہ سکوت اونکا ضروب کلام وکثرت جدال وخصام وزیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچھ عی وجہل و قصور کی راہ سے نہ تہا بلکہ ورع وخشیت اللہ سے تہا وہ لا ینفع کو چھوڑ کر نفع مین مشغول تھے ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ خواہ وہ کلام اونکا اصول دین میں تہا یا فروع مین یا تفسیر قرآن حدیث وزہد ورقائق وحکم ومواعظ وغیر ذلک مین جسمین انہون نے کچھ کلام کیا ہے پس جو کوئی اونکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال وبحث وجدال وقیل وقال مین داخل ہوگا اگر انکی فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے آیاس بن معاویہ نے کہا ہے جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہین جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اوس سے کہا بہلا تم مین کیا عیب ہے کہا یہی کثرت کلام اور اگر راضی ہے اپنے نفس کے مدعی فضل ہو واسطے سلف کے مدعی نقص مبین وخسران عظیم مین ہے ابن رجب کہتے ہین فی الجملہ ان زمان فاسد مین یا تو انسان اپنے لئے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹہیرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمان عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے ... مین کفایت کرے اور جو اوسکے درمیان اور اللہ کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر بسبب اپنی اکتفا کرنا چاہیئے اور جو راضی نہین ہے مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگون کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اس قول مین داخل ہے من طلب العلم لیباہی

Marfat.com

به العلماء او يماري به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه فليتبوء مقعده من النار
وہیب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہیں جنکو لوگ عالم کہتے ہیں اور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے ان اول ما يسعر به النار ثلاثة احدهم
من قرء القرآن وتعلم العلم ليقال هو عالم وقارئ فيقال له قد قيل ذلك ثم امر به فسحب على وجهه حتى
القى فى النار پھر اگر نفس اسپر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین حکم کرنے لگے اسلئے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پھر اسنے استبدال دنے کا اوس شے سے کیا جو اوس ادنے سے بہتر تھی اور درجۂ علماء سے
منتقل ہو کر طرف درجۂ طلبہ کے آگیا ولہذا بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر به مع الانبياء لا مع الملوك فان العلماء يحشرون مع الانبياء والقضاة يحشرون
مع الملوك مومن کو ضرور ہے کہ تھوڑا سا صبر کرے تاکہ راحت دراز کو پہنچے پھر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما يصبر ومن جزع فما اقل
ما يتمتع ؎ صبر ست علاج دل بیمار تو واقف افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست
امام شافعی یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

يا نفس ما هى الا صبر ايام كان مدتها اضغاث احلام

يا نفس جوزى عن الدنيا مبادرة وخل عنها فان العيش قدام

نسأل الله علما نافعا ونعوذ به من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن
دعاء لا يسمع اللهم انى اعوذ بك من هؤلاء الاربع **ف** اس جگہہ تامل کرنا چاہیے کہ اللہ نے اہل کتاب کو
کتاب دی تھی اونہون نے اللہ کی آیات کا مشاہدہ کیا تھا جیسے زندہ ہو جانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
بقرہ سے پھر اونکے دل کسطرح مدام کے لئے سخت ہو گئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کر دیا ہمکو اونکے ساتھ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کیا فرمایا الم یأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق
الى قوله فاسقون اور بہت مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسية یعنی یہ قسوت قلوب عقوبت تھی اونکی نقض میثاق
پر وہ عہد شکنی یہ تھی کہ مخالفت امر کی وارتکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق وعہود اللہ سے

135872

Marfat.com

کر چکے تھے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرینگے پھر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی مواضع کلم سے دوسرے نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت وموعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائے گئے تھے
ترک کر دیا اور اپنا نصیب وحصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امر اون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہو جاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کرکے الفاظ
کتاب وسنت کو اونکی جگھون سے پھیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتھہ تلطف کرتا ہے کبھی حمل کا
مجازات مستبعدہ لغت ونحو ذلک پر کرتا ہے اور کبھی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتے
ہین اور اوسکا نام جاہل رکھتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول دیانات مین کلام کرتے
ہین اور فقہاء رای ہین یا صوفیہ فلاسفہ ومتکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہو چکی
ہے اب انکے دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سکھاتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی مذمت کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکھتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفہا فمن اشتغل بالتفسیر فغایتہ
ان یقص علی الناس ویذکرہم ومن اشتغل برایہم وعلمہم فانہ یفتی ویقضی ویحکم ویدرس وہو [illegible]
نصیب من الذین یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون انکا حال اسباب پر شدت محبت
وعلو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب اور اپنے نفس وعباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتھہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی [illegible]
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب وسنت کفایت کرسکتی تہی اور ایسے لوگ اکثر جو
قرآن وحدیث سے باہر نکل تھوڑے ہین اسلئے اللہ اون لوگون مین سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچھہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب وسنت کے پھیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ وحیل محرمہ سے جو سبب فتح ابواب ربا مین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچھہ پروا محرمات وتحلیل
محارم خدا کے ساتھہ اونے حیلون کے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال وحال تہی وہ [illegible]

Marfat.com

الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالے کا یہ عبارت مجکو بطور ایک رسالہ مختصر کے ملی تہی اوسمین
بعد حمد ونعت کے یہ کلمات لکھے ہین هذه كلمات مختصرات فی معنی العلم وانقسامه الی علم نافع
وعلم غیر نافع والتنبیه علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول والله المستعان وعلیه
التکلان ولاحول ولاقوة الا بالله مینے بیان علم نافع وغیر نافع کا قبل سکے کتاب حیاۃ وغیرہ سے مقدمہ
رسالہ ضوء الشمس مین لکھا ہے اور علوم شریعت کی گنتی رسالہ نصب الذریعہ مین ضبط کی ہے
لکن جوکہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ ومختصر پاتہ لگی اسلئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا
مقرر کیا گیا ولله الحمد

فصل بیان مین مذاہب اہل صحابہ کی

بعد زمانہ حضرت مسیح عیسے بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب وعجم اہل شرک اور بت پرست عابد غیر اللہ
تھے مگر بقایائے اہل کتاب اللہ تعالے نے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف ساری جہان
اور کافہ مردم کے رسول بناکر بہیجا جب قریش نے اونکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کرکے مدینہ مین آئے
تو ہر وقت لوگ اونکو گہیرے رہتے تہے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تہے کوئی بازار
مین حرفہ کرتا تہا کوئی کہجور کے باغ رکہتا تہا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تہی اسلئے جو
شخص جسوقت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکہتا اور جو اوسوقت حاضر
نہوتا اوسکو اون ارشادات کا علم نہوتا جو اوسکی غیبت مین صادر ہوتے تہے اسلئے بعض بات کسیکو اور
کوئی بات کسیکو معلوم ہوتی اور کسیکو معلوم نہوتی بلکہ جوبات بعض اعراب کو معلوم ہوتی وہ بعض اکابر صحابہ
پرمخفی رہتی حضرت کے زمانہ مین خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تہے بعد انتقال نبوی کے جب ابوبکر رضی
اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت واہل شام وعراق کے نکل گئے تہوڑسے
مدینہ مین باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفہ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن یا حدیث
مین وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر اونکے پاس بہی علم اوسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بھی رہے سہے صحابہ متفرق
ہوگئے کبھی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا
وہ چارنا چار اجتہاد کرتا پھر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کے لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک
شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوتی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین
کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایک زمانہ
تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹہ کھڑے ہوئے
اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوسپر حجت قائم
ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تہی سرد پڑگیا اور
عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق
پر تہے ایک حدیث کے لئے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تہے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا
اور ابو یوسف رح ۱۷۰ھ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان و شام مین وہی شخص قاضی ہوتا
تہا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو ۱۸۰ھ مین جسکو یحیی بن یحیے
اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تہے یحیی مالکی
تہے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تہا پھر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پھر جب سحنون
قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبد الرحیم بن خالد لائے یہ ۱۶۳ھ مین
تہے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا ہی نہ تہا یہانتک کہ امام شافعی رح مصر مین آئے تب سے
مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے ۲۶۳ھ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک و شافعی
پر تہے پھر ۳۵۰ھ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبد اللہ بن سبا یہودی
سے ہے ۵۶۴ھ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استعمال
کلی ہوگیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بہی باقی نرہا پھر محمود زنگی نے تعصب کرکے مذہب حنفی کو
کو رائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہوگئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا ھذہ احوال
المذاھب من اولھا الی اخرھا **ف** اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ
شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقاف دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

Marfat.com

وارض حجاز و یمن و بلاد مغرب مین مستمر الحال ہوگئے جو کوئی خلاف آوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی
اب تک یہی حال ہے دولت ایوبیہ مین مذہب ابوحنیفہ و امام احمد کا کچھہ بہت چرچا نہ تہا پہر آخر دولت
مین ان دونون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوئے
۶۶۵ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب وعقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب
اربعہ وعقیدۂ اشعری اِن لوگون کے لئے مدارس وخوانق وزوایا و رباط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو
اس مذہب وعقیدہ پر نہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹہیرتا اوسکو عہدۂ قضا نملتا نہ اوسکی گواہی قبول
ہوتی نہ اوسکو خطابت امامت تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا
مقریزی کہتے ہین وافتی فقہاء ہذہ الامصار فی طول ہذہ المدۃ بوجوب اتباع ہذہ المذاہب
وتحریم ما عداہا والعمل علی ہذا الی الیوم انتہی مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب وتحریم ٹہیک نہین تہا اسپر کوئی نص
جلی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لکن منحصر نہین ہے
مگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث وظاہریہ بہی اندر ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ اختیار
کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب وسنت پر لاباس بہ ہے تو ہوسکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے
ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہوچکا تو اب حال فرق
واختلاف عقائد خلیقہ کا بہی اجمالا معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین
مرقوم ہوچکی ہے جن لوگون نے اصول ودیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام
دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ
یعنی مجوس چوتہے طبائعیین پانچوین صابیہ چہٹے یہود ساتوین نصاریٰ آٹہوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین
مین قرامطہ بہی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفت حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار
نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الٰہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی
ثلاثا وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون ہالکۃ وواحدۃ ناجیۃ رواہ اہل السنن الا النسائی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
سے مراد ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیہود علی احدیٰ وسبعین
او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفرقت النصاریٰ علی احدیٰ وسبعین او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق
امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ رواہ البیہقی وقال حسن صحیح واخرجہ الحاکم وابن حبان فی صحیحہ

بنحوہ فاخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ وقال ہذا حدیث کثیر النفع فی الاصول وقد روی عن سعد بن ابی وقاص وابن
عمرو وعوف بن مالک رفعا بمثلہ مسلمانون کے فرقے پانچ ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج آئین سے ہر فرقہ مین فرق کثیر ہین اور اکثر افراد اہل سنت کا قضیا
مین ہے اور تہوڑا سا اعتقادات مین ہے چار فرقے باقی سواد عظم کیسا تہہ اہل سنت کے خلاف بعید
ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا
معا فقط اور اعمال فقط فرائض وشرایع ایمان ہین اور ابعد انمین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرام
ہین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی ہین اور ابعد انمین اصحاب ابو ہذیل
بن علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح ہین اور ابعد امامیہ رہے غالیہ سو وہ سرے
سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت وشرک مین آور اقرب فرق خوارج اصحاب عبداللہ بن یزید
اباضی ہین اور ابعد انمین ازارقہ رہے بطیخیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم
سو وہ باجماع امت کفار ہین الغرض فرق ہالکہ دس گروہ مین منحصر ہین ایک معتزلہ یہ نفی صفات آلہیہ
مین غلو کرتے ہین قائل عدل وتوحید کے ہین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے ہین حصولاً و وجوباً قبل و
بعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے ہین دوسرے مشبہہ
انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ ہین اور انکے سات فرقے ہین تیسرے قدریہ انکو ثابت کرنے
مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے ہین کہ ان امور مین کچھہ حاجت معاونت
کی طرف سے اللہ تعالے کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد من قبل وبعد فعل
ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے ہین اور کسب کے بہی نافی ہین یہ دونو فرقے باہم متضاد ہین
مجبرہ مین تین فرقے ہین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا
وتہذا یہ بات کہتے ہین کہ لا یضر مع الایمان معصیۃ کما انہ لا ینفع مع الکفر طاعۃ یا حکم اصحاب
کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے ہین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعد ورجا اور نفی وعید وخوف مین اہل
ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین ہین چھٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید
فے النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد ہین مرجیہ کے
نفی واثبات وعد ووعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے ہین اور عامہ خوارج اوسکو کافر کہتے ہین نہ

Marfat.com

مشرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اسبات پر اتفاق ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار ہانگ یہ منجملہ مجبرہ کے تہا انکے تین فرقے ہین آٹھوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا وقدر مین باوجود قدر سے میل خاطر کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت وصفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ بہت بڑا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی وبغض شیخین وعثمان و عائشہ ومعاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے ہین منجملہ ونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو نواصب بہی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلئے کہ موضع حرورا نام مین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابوبکر وعمر وبغض علی مین غلو ہے معریٰ نے کہا ہے ولا اجہل منہم فانہم القاسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق دہ گانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال اباطیل کے رسالہ کشف الغمہ مین ہوچکا ہے **ف** حقیقت حال عقائد اہل سلام ابتداء ملت اسلامیہ سے تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف سارے لوگون کے رسول بناکر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شئے کے معنے آپ سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ امر ونہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت وجنت ونار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص بہی صفات آلہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا جسطرح پر کہ احادیث احکام حلال وحرام وترغیب وترہیب واحوال قیامت وملاحم وفتن کے منقول ہوئے ہین اور دواوین احادیث وآثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی سے باوجود اختلاف طبقات وکثرت عدد یہ بات وارد ومروی وماثور نہین ہے کہ اونسے حضرت سے معنے کسی وصف کے صفات آلہیہ مین سے جو قرآن کریم بالسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم وقدرت وحیٰوۃ و ارادہ وسمع وبصر وکلام وجلال واکرام وجود وانعام وعز وعظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید ونحو ذلک مع نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلا تشبیہ کے کیا ہے اور تنزیہ بلا تعطیل کے اختیار کی تہی مع ذلک کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکہا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونمین سے کسی کے پاس کوئی چیز ایسی نہ تہی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبہی کوئی شے طرق کلامیہ ومسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر گزر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی شے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا **ف** سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر کہا معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تہا حسن نے کہا کذب عدو اللہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج کا بہی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بہی زمن صحابہ مین ہوا تہا علیؓ نے غلاۃ شیعہ کو آگ مین جلا دیا پہر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم بسبب اوسکے برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجہکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی اسی اثنا مین مذہب اعتزال حادث ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پہر مذہب تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تہا اسکا حدوث بہی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پہر حدوث مذہب قرامطہ کا ہوا اسکی ابتدا ۲۶۴ھ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف بقرمط تہا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تہا اسی [illegible] شیوع پکڑا **ف** مامون خلیفہ معتصم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کر کے [illegible] گز[illegible] ہجری سے انتشار مذاہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ وقرامطہ وجہمیہ وغیرہم اسپر سے مقریزی کہتے ہین

فانجر علی الاسلام واہلہ من علوم الفلاسفۃ ما لا یوصف من البلاء والمحنۃ فی الدین وعظم بالفلسفۃ ضلال اہل البدع وزادتہم کفرا الی کفرہم

۳۳۴ھ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور [illegible] تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع نے خوب قوت پائی عراق وخراسان وما وراء النہر مین [illegible] کیا مشاہیر فقہا بہی اوسکی طرف مائل ہوگئے ادہر افریقیہ وبلاد مغرب مین تجاہر مذہب اسمعیلیہ کا ہوگیا [illegible]

مین انکی سعی سے مذہب رفضہ عامۃ بلاد مغرب ومصر وشام و دیار بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وجمیع عراق وبلاد خراسان وماوراءالنہر وبلاد حجاز ویمن وبحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہل سنت کے فتن وحروب ومقاتلات رہے پہر مذاہب قدریہ وجہمیہ ومعتزلہ وکرامیہ وخوارج وروافض وقرامطہ وباطنیہ نے شہرت پکڑی ساری زمین انہین لوگون سے بہر گئی کوئی شہر وقطرہ بچا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تہے ابوالحسن اشعری نے مذہب اعتزال چہوڑکر طریق سنت اختیار کیا سالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال واثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتماد کیا جیسے ابوبکر باقلانی مالکی ابن فورک ابواسحق اسفرائنی ابراہیم شیرازی امام غزالی ابوالفتح شہرستانی فخرالدین رازی وغیرہم ٣٨٠ھ سے یہ عقیدہ عراق مین پہیلا پہر شام مین آیا پہر مصر مین پہر مغرب مین پہر ایسا انتشار ہوا کہ سوا اس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نرہا اگلے عقائد فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذہب یخالفہ الا ان یکون مذہب الحنابلۃ اتباع الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لایرون تاویل ما ورد من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق واعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ حرانی رحمہ کی ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے اور رد کرنیمین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کہلم کہلا انپر اور رافضہ وصوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حقمین دو فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتماد کیا اور انکی رائے کے عامل ہوئے اور انکو شیخ الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ پہچانا دوسرے گروہ نے تبدیع وتضلیل کی اور بابت اثبات صفات کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنمین انکے لئے سلف موجود تہا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجہا جنمین کہ سلف نہ تہا وکانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لایخفی علیہ شئی فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع ابتک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین انتہے کلامہ ف درمیان اشاعرہ وماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف بابت عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف وامام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ کچہ اوپر دش مسئلے ہوتے ہین اول امر مین بسبب انکے کچہ تباین وتنافر تہا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے عقیدے مین قدح کرتا تہا انجام کو چشم پوشی ہوگئی وللہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفوا ولک عفوا بلا تکلف

مشقة ولا ببذل مجهود ولكن الله يمن على من يشاء من عباده انتهى حاصله
مین کہتا ہون امام ابوالحسن اسمعیل بن اسحق بن سالم اشعری اولاد ابو موسی اشعری بصری رہ سے ہین
سنہ ۲۶۶ یا سنہ مین پیدا ہوئے سنہ ۳۳۴ بلکہ بغداد مین وفات پائی **ف** اللہ تعالے نے خلق سے اپنی
شناخت چاہی ہے لقولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون
ہے اللہ نے خلق کو پیدا کرکے زبان شرایع پر آپکو پہچنوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کی
معرفت خدا کی حاصل کی بعثت انبیاء وانزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالے کے اس طریق
سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب وافتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتے
تہے یہی تنزیہ عقلا مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالے نے اپنی شریعت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اپنے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہیرا کہ
عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلہ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت
جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان
موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر وتحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لیئے اوتارے ہین کہ عقول
بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جون کے تون جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ
استقلال کہان ہوسکتا ہے حالانکہ متقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالی اون
عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اوضاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع
دے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس منت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ
جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل وسنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالی
تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار متقید باوطار ہین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید [illegible] موافقت
قرآن وحدیث کے کہ موجب احکام وآثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم
اللہ تعالے بصائر سے کشف عطا فرماکر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہات عرفیہ
سے کرتا ہے **ف** سارے مسلمانون کا قاطبۃً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت
کرنا اونکا نقل کرنا اونکا پہچاننا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات
پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین لقول اللہ تعالے لیس کمثلہ شیء وهو السميع البصير

Marfat.com

ولقوله تعالیٰ قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد اس سورت کا نام سورۂ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعظیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہے یہانتک کہ اوسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلئے کہ یہ سورت گواہ ہے اللہ کی تنزیہ و عدم تشبیہ و تمثیل پر اسکا نام سورۂ اخلاص اسی لئے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھ خلق کے نہین ہے لیس کمثلہ کا کاف زائد ہے حرف کاف و کلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے ہین اللہ تعالے نے دونون کو جمع فرما کر نفی کی سو جبکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف عن التشبیہ پر ثابت ہے تو اللہ کی تعظیم مین اس سورت کے ذکر کرنے سے کچھ باقی نرہا مگر نفی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہین جنمین صفات علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ ایک قوم کفار نے کہا رب طبیعت ہے دوسرون نے کہا علت ہے اسطرح کا الحاد اسماء الٰہی مین اونہون نے بہت کیا ہے اوسپر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین اور اصحاب ابرار نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پھر ائمہ مسلمین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک کہ وہ احادیث ہم تک پہنچین اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جون کا تون روایت کیا اور کسی شے کی انمین سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تھا ان الله لیس کمثله شئ وهو السمیع البصیر اس سے ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی کہ مراد اللہ تعالے کی ان حدیثون سے جنکے ساتھ حضرت نے نطق و تکلم و تلفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول و تداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق مین غصہ ہو اور منکران صفات کا دلین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک نکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبایع و عناصر و علل وغیرہ مبتدعہ کے آثار کے مقتفی ہین اسی لیے اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم کا وصف اپنی کتاب مین کیا ہے اور حضرت نے اللہ کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہے یہ دلیل ہے اثبات پر کہ جب کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ لیس کمثله شئ وهو السمیع العلیم وانه احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شجا ہے حلوق مین معطلہ کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الاثبات امکن اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا ہے کہ یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے نہین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل کی ہو اللہ تعالے کا اجلال اثبات سے مانع ہے کہ اونکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوت بیان کیجائے

اور جب کہ قرآن عظیم ساتھہ کسی ایک صفت کے منجملہ ان صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید الله فوق
ایدیهم تو اسکے نفس تلاوت سے ہر سامع معنے مراد کو سمجھہ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدا تعالے کا
بل یداه مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اللہ پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تھے اوسپر اللہ
نے یہ آیت اوتاری نفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبیّن ہے ان آیتون کی تاویل
محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قوله تعالے الرحمن علی العرش استوی میں کہ استوا
اسجگہ بمعنے استیلا ہے حالانکہ اس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتھہ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات
الله تعالے کے جلال کی اس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ جانتے
جانتے ہین کہ یہ نطق مشتمل ہے اون کلمات پر جو کہ درمیان خالق و خلق کے متداول ہین اور اس
بات کے کہنے سے کہ مشترک مین تحرج کرتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین ہے و لہذا
سلف نے کسی حدیث کی منجملہ ان احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہے
کہ یہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف ان حدیثون
یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے جب
ذکر اوس مخلوقات کا جو کہ متولد ہے ذکر و انثی سے اس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجا و من
الانعام ازواجا یذرؤکم فیہ تو اللہ پاک نے جان لیا تہا کہ خلائق کے دلونمین کیا خطرہ ہوگا اوسپر فرمایا
لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم **ف** اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوئے سبب اسکا
یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تہا اونکا ہاتہہ ساری امم کے اوپر تہا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ
کے جلیل الخطر عظیم القدر تھے اسیلئے آپ کو احرار و انسیاد اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجھتے تھے جب
محنت زوال دولت کی ہاتہہ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے
یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر پر آئی چاہا کہ اسلام کے ساتھ پیکار کرین و لیکن
چلین اسلئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لیکن ہر جگہ ہر لڑائی مین اللہ نے عرب و حق ہی کو غلبہ دیا آخر
سردار فرس کے جو اس کام کے ساتھہ قائم تھے سنفاد و استنیس و مقنع و بابک وغیرہم مین آئے
پہلے قصد اس کید کا عمار ملقب بخداش و ابو مسلم سروج نے کیا تہا پھر یہ صلاح ٹہری کہ لڑنے سے کچہ کام
نکلیگا بلکہ مکر و حیلہ سے مدعا نکلیگا اسلئے ایکقوم فرس نے اظہار اسلام کا کر کے اہل تشیع کو اپنے ...

شروع کیا محبت اہل بیت کا اظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو مظلوم ٹہراکر استبتاع ظلم کیا پہر طرح طرح کی راہین اوس رستے مین چلکر اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اوتار دی کہ ایک مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت اوسیکے پاس ہے اور کفار سے دین کا اخذ کرنا روا نہیں ہے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کی کرتے تہے دوسری قوم کو اسپر لگا دیا کہ وہ مدعی نبوت کے واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کر دئے تیسری قوم کو قائل حلول بنا دیا اور شرایع کو ساقط ٹہرا دیا چوتہی قوم کے ساتہہ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکہا دیا کہ سترہ نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبد اللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے کے اسی کا قائل تہا پہر عبد اللہ بن سبا حمیری یہودی نے اظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام کے کیا اصل مین بہڑ کانیوالا لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تہا علی مرتضی نے چند طوائف کو اوسیکے گروہ مین سے آگ مین جلا دیا اسلئے کہ وہ کہلم کہلا اونکی الوہیت کا اعلان کرتے تہے انہین اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا مقریزی کہتے ہین و حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے کہ اللہ کا دین ظاہر ہے اوسمین کوئی باطن نہین ہے اور جو سر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شے نہین چہپائی نہ کوئی کلمہ اور نہ کسی شخص اخص کو زوجہ یا ولد عم سے کسی شے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی چمڑی والے سے چہپایا تہا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکہا تہا اور نہ حضرت کے پاس کوئی ستر یا رمز یا باطن تہا سوا اوسیکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تہے اگر وہ کچہہ بہی چہپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہوتی جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچہہ چہپا رکہا وہ باجماع امت کافر ہے **ف** مقریزی کہتے ہین اصل ہر بدعت کی دین مین بُعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدری نے قدر مین مبالغہ کر کے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹہرا دیا اور جبری نے مقابلہ قدری مین بالکل فعل اختیار عبد کو سلب کر لیا معطل نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹہرا دیا مشبہ نے مقابلہ معطل کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنا دیا عیاذاً باللہ مرجی نے سلب عقاب کے اندر مبالغہ کیا معتزلی نے تجدید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے ہوا غلاۃ نے علی کو خدا ٹہرا دیا سنی نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابو بکر مین یہانتک

ہواکہ اونکو معاذ اللہ کافر کہدیا غرضکہ میدان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شرو عناد و بغی و فساد مین اقصی غایت اور ابعد نہایت تک مبالغہ کیا باہم تباغض و تلاعن ہوا اموال کو حلال سمجھ لیا دماء کو مباح ٹھیرا لیا دولتون سے استعانت کیا ملوک سے استعانت لی فلو کان احدھم اذا بالغ فی منازع الاخر فی القریب منه فان الظن لا یبعد عن الظن کثیرا ولا ینتھی فی منازعة الی الطرف الاخر من طرفی المقابل لکنھم ابوالا ما ذکرنا من التدابر والتقاطع ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربك انتھی کلام المقریزی

فصل بیانمین ان فرقون کے جو راہ ہدے سے گمراہ ہو گئی مین

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے کہ اصل اس باب مین حدیث مرفوع عمرو بن عوف ہے لتسلکن سنن من قبلکم حذو النعل والنعل ولتاخذن مثل اخذھم ان شبرا فشبرا وان ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیه الا ان بنی اسرائیل فترقت علی موسی باحدی وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انھا فترقت علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلھا ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم دوسری حدیث عوف بن ملک اشجعی کی ہے رفعا تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمھا فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیھم یحرمون الحلال ویحللون الحرام تیسری حدیث ابن عمر کی ہے مرفوعا ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة

قالوا وما تلك الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیه واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے لیکن معانی سبکے متقارب ہین مین کہتا ہون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعا یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلہم فی النار الا ملة واحدة
قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون
فی النار وواحدة فی الجنة وہی الجماعة پہر فرمایا ہے کہ یہ افتراق جسکا ذکر حضرت نے کیا ہے
حضرت کے زمانہ مین نہ تہا اور نہ زمانہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی مین رضی اللہ عنہم یہ افتراق تو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانہ نبوت کو گزر گئے اور صحابہ وتابعین و فقہاء سبعہ وفقہاء مدینہ وعلماء امصار قرناً بعد قرن فوت
ہوگئے اور اونکے مرنے سے علم مقبوض ہوگیا مگر تہوڑی سی قلیلہ کہ وہ فرقہ ناجیہ ہے اللہ نے اس گروہ کو سبب
سے دین کو محفوظ رکہا چنانچہ حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے ان اللہ لا ینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیہم ولکن یذہب بالعلماء فکلما ذہب عالم ذہب بما معہ من العلم حتی یبقی من
لا یعلم فیضلون ویضلون دوسرا لفظ اسکا مرفوعاً یہ ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً من الناس
ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤساء جہالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا مین کہتا ہون کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف مین رفعاً آیا ہے ان الدین بدأ
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من سنتی من بعدی مین کہتا ہون اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیہ سنة واحیوا بدعة حدیث عرباض بن
ساریہ مین فرمایا ہے فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا
وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجة اصل تہتر فرقون کی
دس فرقے ہین اہل سنت وخوارج وشیعہ ومعتزلہ ومرجیہ ومشبہہ وجہمیہ وضراریہ ونجاریہ وکلابیہ
اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ چہ فرقے اور مرجیہ بارہ فرقے اور شیعہ بتیس ۳۲
فرقے اور جہمیہ ونجاریہ وضراریہ وکلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
خبر حدیث انہین فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے بیان انکے مذہب واعتقاد کا آئے گا اس
فرقہ ناجیہ کا نام قدریہ ومعتزلہ نے مجبرہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
اللہ کی مشیت وقدرت وارادہ وخلق سے ہے اور مرجیہ نے اسکا نام شکاکیہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ ایمان
مین استثنار کرتا ہے اور ہر ایک انمین کا یہ کہتا ہے انا مومن ان شاء اللہ تعالی اور رافضہ نے اسکا

Marfat.com

نام ناصبیہ کہا ہے اسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتہہ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے اسکا نام مشبہہ رکہا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالے کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ نے اسکا نام حشویہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اسکا کچہہ نام نہین ہے مگر اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح نے ہر ایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ کافی ہے پہر منجملۂ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے انکا نام مرجیہ اسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ ان الواحد من المکلفین اذا قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و فعل بعد ذلک سائر المعاصی لم یدخل النار اصلا و ان الایمان قول بلا عمل و الاعمال الشرائع و الایمان قول مجرد و الناس لا یتفاضلون فی الایمان و ان ایمانہم و ایمان الملائکۃ و الانبیاء واحد لا یزید و لا ینقص و لا یستثنی فیہ فمن اقر بلسانہ و لم یعمل فہو مومن پہر فرمایا ہے واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ و الاقرار باللہ و رسولہ و بما جاء من عندہ جملۃ علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ انتہے الغرض داخل ہونا نار مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے اللہ نے جنت کو پیدا کرکے بطور ثواب نعیم سے پر کر دیا ہے اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بہر دیا ہے اور دنیا کو پیدا کرکے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پہر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو انہون نے نہین دیکہا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پہر دنیا مین جسیقدر نمونے پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و انفاذ امر کا اور فرمایا تلک الامثال نضربہا للناس و ما یعقلہا الا العالمون ان امثال کو علماء باللہ اللہ سے تفہم کرتے ہین فلیس فی الدنیا نعمۃ و لا شہوۃ الا و ہے انموذج الجنۃ و ذوقہا و لیس فیہا آفۃ و لا نقمۃ الا و ہی انموذج النار و ذوقہا مین کہتا ہون اکثر فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہوگئے مگر خوارج و روافض کہ اب تک دنیا مین موجود ہین واسطے حصول امتیاز کے حق و باطل مین لیمیز اللہ الخبیث من الطیب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

کو بخوبی دریافت کرے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد مین موافق فرق ضالہ کے ہو جاتے ہین اور انکو خبر بھی نہین ہوتی اور وہ آپکو حق پر گمان کرتے ہین حالانکہ وہ باطل پر ہین جب آنکھہ بند ہوگی تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کس عقیدۂ باطل پر مرے ہین ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت | کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور
سنعلم لیلی ای دین تداینت | وای غریم فی التقاضی غریمہا

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام مین لکہا ہے ولیحذر من العمل بمواضع من کتاب الاحیاء للغزالی وفی کتاب النفخ والتسویۃ لہ وغیر ذلک من تالیفہ فانہا اما مدسوسۃ علیہ او وضعہا اوائل امرہ ثم رجع عنہا کما ذکرہ فی کتابہ المنقذ من الضلال وکذلک یحذر من مواضع فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قولہ اللہ تعالی قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن مواضع کثیرۃ فی کلام ابن میسرۃ الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیہ ولیحذر من مطالعۃ کلام منذر بن سعید البلوطی فانہ مخلوط بکلام اہل الاعتزال لما عاشرہم حین رحل الی بلاد المشرق ومن مطالعۃ کتب ابن برجان وکذلک مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعضہا کفر صراح وکذلک یحذر من مطالعۃ کتاب اخوان الصفا وہو مشتمل علی ثنین وخمسین رسالۃ وہو تالیف المجریطی وقد ذکروا انہ کان من الملحدین المجانبین لطریق الاسلام وکذلک یحذر من مطالعۃ کلام ابراہیم النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعۃ قصیدۃ عبد الکریم الجیلی التی رویہا العین المضمومۃ ومن جملتہا ؎ قطعت الوری من نفس ذاتک قطعۃ ؛ وما انت مقطوع ولا انت قاطع فانہ لفظ لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی مطلقا ومن مطالعۃ کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو مراقیہ عن الفہم وکذلک تائیۃ سیدی محمد وفا ولیحذر کل الحذر من مطالعۃ کتب محمد بن حزم الظاہری الابعد التضلع من علوم الشریعۃ لاسیما ما فیہا مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی والحقائق لانہ لم یکن لہ ید فی ہذہ العلوم وانما اخذہا بالفہم فلم یحسن کلامہ فیہا وکذلک ینبغی ان یحذر من مطالعۃ کلام المقبل بن رشد لان غالب کلامہ فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا من مطالعۃ کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی اللہ عنہ لعلو مراقیہا ولما فیہا من الکلام المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیۃ فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاہر

Marfat.com

عن شیخه عن الشیخ بدر الدین بن جماعة انه کان یقول جمیع ما فی کتب الشیخ محی الدین
من الامور المخالفة لکلام العلماء فهو مدسوس علیه وکذلک کان یقول الشیخ مجد الدین
صاحب القاموس فی اللغة ویحذر ایضا من مطالعة کتب عبد الحق بن سبعین لما فیها
مما یوهم الحلول والاتحاد والتشبیه واقوال الملحدین ومنع بعضهم من سماع کلام
سیدی عمر بن الفارض فی التائیة والجمهور علی جواز ذلک مع التاویل انتهی
مین کہتا ہون تحذیر ان کتب سے واسطے صیانت ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچھ من اولہا الی آخرہا لائق احتراز
کے نہین ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن
تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین جا بجا مواد فاسدہ مین فلسفہ و احادیث موضوعہ و مسائل کلامیہ وغیرہا
لکن شیخ محمد تستری رح نے احیاء کو ان مواد فاسدہ سے پاک کرکے احیاء الاحیاء نام خلاصہ کتاب کا لکھ کر [illegible] مین
بہت خوب لکھی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم و عمل تھے نسبت اونکی کتابون کے جو کچھ کہا ہے وہ محتاج [illegible]
ہے مقلدین مذاہب اکثر اونکو بسبب ترک تقلید و ایثار اتباع کے مجروح کرتے ہین حالانکہ نفس الامر مین یہ بات
نہین ہے ولا ایضاح ذالک موضع آخر لکھے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فهذه جماع نصائحهم و خلاصة [illegible]
فاعمل یا اخی بها وعلیک بمطالعة کتب الشریعة من حدیث وتفسیر وفقه والاقتداء بائمة الدین
من الصحابة والتابعین وتبع التابعین ومقلدیهم من الفقهاء والمتکلمین رضی الله عنهم
اجمعین وایاک والاجتماع بهؤلاء الجماعة الذین تظاهروا بطریق القوم فی النصف الثانی من
القرن العاشر من غیر احکام قواعد الشریعة فانهم ضلوا واضلوا بمطالعتهم کتب توحید القوم من غیر
معرفة مرادهم وقد دخل علی بعضهم شخص وانا مریض ولم یکن عندی احد من الناس فقلت له من انت
قال انا الله فقلت له کذبت فقال انا محمد رسول الله فقلت له کذبت فقال انا [illegible]
البهوکی فقلت له صدقت فوالله لو کان عندی احد یشهد علیه لرفعته الی [illegible]
فالحمد لله الذی عافانا واخواننا من مثل ذلک فالله تعالی یثبتنا [illegible]
الاخوان ویبقی لاهم انتهی مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب
ہے [illegible] سے جو کوئی صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور اونکے احوال کا متتبع
رہیگا [illegible] اونکی سیرت پر [illegible] اونکی راہ پر چلیگا و ان شاء اللہ تعالی ناجی ہوگا [illegible] فقہا [illegible]

سنت ہین نہ اہل رائے اور مراد متکلمین سے علماء ذامین عن الشریعۃ ہین نہ اہل کلام مصطلح اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد ۵۹۰ھ کے منع کیا ہے یہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود جنکا اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر جولاہا آپکو صاحب معراج اعتقاد کرتا ہے پھر من بعد ہم کا تازمانہ حال کیا ذکر ہے اسطرح ہر
ہر مسلمان کو مطالعہ سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جنکو اہل بدع ہند نے تالیف کیا ہے
اونمین علاوہ قلت علم و فقد فہم وانعدام طریقہ استدلال وکیفیت استنباط کی استعمال سب وشتم کا بحق اکابر
دین کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیاء مین مریدین جاہلین نے بنائی ہین
یا دہریہ ملحد نے واسطے ایقاع شکوک وشبہات کے عقائد اسلام مین رواج دیئے ہین یا اہل طبائع نے پیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا ناصحین ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فے الحال جابجا اس ملک مین دستمال عوام وخواص ہو رہے ہین وکان ذلک فی الکتب مسطوراً اسی انعام
کی ذیل مین شعرانی رحمہ نے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بھی کیا ہے جنکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ وعبارات
کے احتراز کرے اور صیانت اپنے عقائد حقہ کی پیش نہاد خاطر عاطر رکھے واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی والیہ استنادی

فصل بیان مین فقہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت اور خیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالی
ایک ہے لکن نہ بطریق عدد بلکہ اس طرح سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اوسنے نہ کسیکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جناگیا اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے ناموں اور صفتون ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ[1] قدرت[2] علم[3] کلام[4] سمع[5] بصر[6] ارادہ[7] صفات فعلیہ یہ مین تخلیق[1] ترزیق[2] انشار[3] ابداع[4]
صنع[5] وغیر ذلک کوئی صفت اوسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

صفت ازلی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ محدث ہین نہ مخلوق اور جو کوئی اونکو مخلوق یا محدث کہے یا اونمین توقف وشک کرے وہ کافر باللہ ہے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے اور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتہہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور وہ جو قرآن مین اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون وابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے ہمکو اوسکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے نہ اون لوگون کا کلام موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سُنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسی تکلیما اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسیٰ سے بات کی نہی اور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا نہی کی تہی پہر جب موسیٰ سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتہہ کی جو اوسکی صفت ازلی تہی اللہ کی ساری صفتین برخلاف صفات مخلوقین کے ہین وہ عالم ہے مگر نہ ہماری سے علم کے ساتہہ اور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت کے ساتہہ اور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا اور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا اور سُنتا ہے نہ ہمارا سا سُننا ہم بات کرتے ہین آلات وحروف سے وہ بلا آلہ وحرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق اللہ ایک شے ہے لیکن نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم وجوہر وعرض اوسکیلئے نہ حد ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلئے ہاتہہ منہہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات بلا کیف ہین کوئی یہ نکہے کہ مراد ہاتہہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول تو اہل قدر و اعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب ورضا بہی اوسکی دو صفتین کیف ہین اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل کون اشیا کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر و مقضی کیا ہے دنیا و آخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت و علم و قضا و قدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا بالوصف ہے نہ بالحکم ۳ قضا و قدر و مشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر فنا ہوگی اور قایم کو حال قیام مین اور قاعد کو حال قعود مین جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم واسطے

Marfat.com

اوسکے حادث ہو لکن یہ تغیر و اختلاف مخلوقات مین حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم
پیدا کیا تہا پہر اونکو نہی طلب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار و انکار و نکر جانی سے ناما اللہ نے اوسکو مخذول
کر دیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے ماما اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ۴ آدم کی ذریت
کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہون نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی اونکا
ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہین اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایماندار
و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے کفر پر مجبور نہین کیا ہے
اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولکن اونکو شخص پیدا کیا یہ ایمان و کفر عباد کا فعل ہے
اللہ تعالے کافر کو حال کفر مین جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان مین ہی جانتا
ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت مین کچہ تغیر آئے ۵ سارے افعال عباد جیسے حرکت
و سکون حقیقت مین کسب عباد ہین اور اللہ تعالی اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا
و قدر سے ہوتے ہین جتنی طاعات ہین تہوڑی ہون یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا
اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہین جتنے معاصی ہین وہ سب ہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی
ہین نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ۶ سارے انبیا علیہم السلام پاک صاف ہین صغائر و
کفر و قبائح سے ہان اونسے زلات و خطیات ہوئے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب اور بندے اور رسول اور
نبی اور برگزیدہ اور پاک ہین اونہون نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک ہی نہین کیا
اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ۷ سب آدمیونسے بہتر بعد حضرت کے ابو بکر صدیق ہین
پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم ان سبکو دوست رکہتے ہین اور کسی ایک
کا ذکر اصحاب نبوی مین سے نہین کرتے مگر ساتہہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہین کہتے
اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیون نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہین جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہین کرتے
بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہین ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ۸ مسح کرنا موزون پر سنت ہے اور
نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کی جائز ہے ہم یہ نہین کہتے ہین کہ مومن کو گناہ ضرر نہین کرتا اور نہ یہ کہتے ہین
کہ وہ آگ مین نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے
مسلمان اوٹہہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہین کہ ہماری نیکیان مقبول ہین اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

کہتے ہین بلکہ ہتو یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے کریگا اور اونکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو البتہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول کریگا اور اونپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک وکفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار نے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اللہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسے معاف کردے لیکن مدام اوسکو آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین آگہستی ہے تو اوسکا اجر باطل کردیتی ہے اسی طرح عجب پیغمبرون کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعداء خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوئے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات و کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء حاجات رکھتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے دشمنون کی حاجتونکو بھی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے وہ اس فریب مین آکر اور زیادہ طغیان و کفر کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن وجائز ہے ۱۰ اللہ تعالی قبل تخلیق وترزیق کے خالق ورازق تھا آخرت مین اوسکی رؤیت ہوگی مومن اوسکو جنت مین اپنی سر کی آنکھونسے بلا تشبیہ وکیفیت دیکھین گے درمیان اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان وزمین والون کا زیادہ وکم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان وتوحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم وبیش اسلام کہتے ہین اللہ کے اوامر مان لینے اور بجا لانے کو سو لغت کی رہ سے تو درمیان ایمان واسلام کے فرق ہے ولیکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ شکم کے ہین اور دین ایک ایسا نام ہے جو ایمان واسلام وسارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا چاہیے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے اور قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچھہ کہ چاہیے ویسی کرسکے ولیکن بندہ کو جسطرح حکم دیا ہے اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے سارے مومن معرفت ویقین وتوکل ومحبت ورضا وخوف ورجاء وایمان لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اللہ اپنے بندونپر مہربان ہے عادل ہے کبھی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے چوگنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی ہے کبھی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبھی براہ فضل معاف فرما دیتا ہے ۱۴ شفاعت انبیاء کی حق ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون و اہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو مین دن قیامت کے حق ہے اور حوض حضرت کا حق ہے اور بدلا جھگڑنے
والو مین نیکیون کے ساتھہ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان نہونگی تو برائیون کا اونپر پڑنا حق ہے اور بہشت
و دوزخ آجکے دن موجود مین کبھی اونکو فنا نہوگی اور نہ حورعین کو موت آئیگی اور نہ کبھی اللہ کا ثواب وعقاب
فنا ہوگا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے
کہ اوسکو مخذول کر دیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا جسمین اوسکی رضا
ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے
کہ شیطان بندہ مومن سے جبرًا و قہرًا ایمان کو سلب کرلیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چھوڑ دیتا
ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کرلیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے
اور اعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے
کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علمانے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عزاسمہ
کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اور یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عزوجل بلا تشبیہ وبلا کیفیت
اللہ کا قرب و بعد براہ طول و قصر مسافت کے نہین ہے ولکن کرامت و اہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ
سے قریب ہے بلاکیف اور عاصی اوس سے بعید ہے بلاکیف قرب و بعد و اقبال کا وقوع مناجات
کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسائگی اللہ کی جنت مین اور کہڑا ہونا سامنے اوسکے بلاکیف ہے ۱۹ قرآن اللہ
کے رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین بابت فضیلت عظمت
کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ
کے جلال و عظمت و صفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت
مذکور کی اور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصۂ کفار اونمین مذکور کیلئے کوئی فضیلت
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسماء و صفات عظم و فضیلت مین یکسان ہین درمیان
اونکے کچہ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابوطالب کافر مرے اور
قاسم و طاہر و ابراہیم حضرت کے فرزند تھے اور فاطمہ و رقیہ و زینب و ام کلثوم آپکی بیٹیان تہین ف انسان
پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیئے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ
نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے اور اوس سے پوچھے لیکن اوسکو

Marfat.com

تاخیر طلب کرنا جائز نہین ہے اور نہ وہ توقف کرنے مین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہوجاتا ہے ۲۱
خبر معراج کی حق ہے اور رد کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب
کا مغرب سے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامہ کی جسطرح کہ اخبار
صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالی یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا
ترجمہ فقہ اکبر کا اسکے بعد امام اعظم رح نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکہا تہا کہ مذہب
اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا
نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ۱ ایک ایمان ہے یہ اقرار
کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان
ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہو اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو
سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالے نے حقمین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ایمان نہ بڑہے
نہ گہٹے کیونکہ زیادتی ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہوسکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادت
کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن کافر ہوگا مومن کے
ایمان مین کچہ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچہ شک نہین ہوتا ہے کقولہ تعالے اولئك هم
المؤمنون حقا واولئك هم الكافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین
۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہوجاتا ہے
اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہوگیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہوجاتی ہے اور
نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے اللہ تعالی
نے اوس سے یہ کہا ہے دعی الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دعی الایمان ثم اقضیہ اور
یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوۃ واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور
اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر باللہ ہوجائیگا اور اوسکی توحید
باطل ہوجائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری
فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے اور فضیلت اگرچہ امر الٰہی سے نہین ہے لیکن اوسکی
مشیت ومحبت ورضا وقضا وتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے اور
معصیت بھی اللہ کے امر سے نہین ہے لیکن اوسکی مشیت ومحبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے اور اوسکی
تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسپر پکڑ دہکڑ ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ کے
علم مین ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہے ۴ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالے عرش پر
مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت ورا ستقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے
اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پر مثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج جلوس قرار کا ہوتا
تو قبل خلق عرش کے وہ کہان تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ
کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے علی التحقیق مصاحف
مین لکھی ہوئی ہے زبانون سے پڑہی جاتی ہے دلونمین محفوظ ہے کچہہ اونمین حال نہین ہے اور حروف
وسیاہی وکاغذ وکتاب سب مخلوق ہین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلئے کہ
یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے اور اللہ کا کلام اوسکی
ذات کے ساتہہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام
مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالے معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اوسکا
کلام مقروء ومکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے
بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین لقولہ تعالے والسابقون السابقون اولئک المقربون
فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن
رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اسبات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ
مع افعال خود مخلوق ٹہیرے تو بالاولی وہ خود بھی مخلوق ہین اونکو کچہ طاقت نہین اسلئے کہ وہ ضعفا عاجزین
ہین اور اللہ تعالے اونکا خالق رازق ہے لقولہ تعالے واللہ خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کی کمائی
حلال ہے اور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے اور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک
مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق
مین مداہن ہے اللہ تعالے نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

بقولہ تعالٰے یا ایہا الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اے کافرو ایمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اسبات کے مقر ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اللہ سے وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے بقولہ تعالٰے واللہ الغنی وانتم الفقراء ۲ اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو قرار ہے اسبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک رات دن اور مسافر کیلئے تین رات دن اسلئے کہ حدیث اسیطرح آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر و افطار رخصت ہے سفر مین بنص کتاب لقولہ
تعالٰے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ اور افطار مین فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھہ قلم نے کہا مین کیا لکھون اے میرے رب فرمایا لکھہ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقولہ
تعالٰے وکل شیٔ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر ۱۱ ہمکو اقرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث مین آچکا ہے جنت و نار حق ہین اور وہ دونون مخلوق و موجود ہین انکو
فنا نہین لقولہ تعالٰے اعدت للمتقین واعدت للکافرین پہلی آیت حقمین جنت کے ہے اور
دوسری آیت حق مین جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب و عقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقولہ تعالٰی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الآیۃ اور پڑھنا عملنامہ کا حق ہے لقولہ تعالٰی اقرأ کتابک کفٰی بنفسک الیوم علیک حسیبا
۱۲ ہمکو اقرار ہے کہ اللہ تعالٰے ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزا و ثواب کے اور
ادا ر حقوق کے لقولہ تعالٰے وان اللہ یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف و تشبیہ و جہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص
جو کہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتون سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل اور مادر مومنین اور زنا سے پاک ہین جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے لقولہ
تعالٰی فی حق المؤمنین اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون وفی حق الکفار اولئک
اصحاب النار ہم فیہا خالدون انتہی بعض الفاظ پر ان عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کما سیجیٔ اور
نیز اس امر مین بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح سے ہے یا نہین واللہ اعلم

Marfat.com

فصل بیان مین عقیدہ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی مطابق کتاب المواعظ والاعتبار بذکر والخطط والآثار تصنیف مقریزی

اللہ تعالٰی عالم بعلم قادر بقدرت حی بحیاۃ مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی قائم بذاتہ ہین نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہین اور نہ یہ کہ غیر ہین اور نہ یہ کہ وہ عین نہین ہین اور غیر بھی نہین ہین اوسکا علم ایک ہے متعلق ہے ساتھہ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتھہ تمام اوس چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتھہ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعدہ ہے وعید ہے یہ سب جو وجوہ اعتبارات کلام خدا کے پہرتی ہین نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیاء علیہم السلام کے نازل ہوئے ہین دلالات ہین کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقروء قدیم ازلی ہے اور دلالت یعنی عبارات جسکو قرات کہتے ہین مخلوق و محدث ہے قرات و مقروء مین اور تلاوت و متلو مین فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر و مذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوسپر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت کو کلام مجازاً کہتے ہین اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضر انکا میلان خاطر انکے کلام مین طرف جواز تکلیف ما لا یطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یون کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کہ ہوتی ہے اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہین ہے ساری افعال عباد کے مخلوق ہین اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندون نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق مین کوئی غیر اوسکا شریک نہین ہے اخص وصف خدا قدرت و اختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے سو اللہ تعالٰی موجود ہے اوسکی رویت بھی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار آخرت مین دیکھین گے یہ دلیل کتاب و سنت مین موجود ہے ہان یہ جائز نہین کہ وہ کسی مکان یا صورت یا مقابلہ و اتصال شعاع سے دکھائی دی کہ یہ سب محال ہے ماہیت رویت مین دو رائین ہین ایک یہ کہ یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق موجود سے ہوتا ہے نہ عدم سے دوسری یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماوراء علم کے سمع و بصر دو صفتین ازلی ہین دو ادراک ہین ماوراء علم کے یدین و وجہ صفات خبریہ ہین دلیل سمع ساتھہ انکے

واردہے اعتراف کرنا ساتھ انکے واجب ہے معتزلہ نے وعد و وعید و سمع و عقل [illegible]
ایمان کہتے ہین دلکی تصدیق و زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے [illegible] دل سے
کی یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا رسول کا سچے دل سے اعتراف کیا [illegible]
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف خدا کے ہے چاہے اوسکو [illegible]
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کریں اور چاہے اوسکو اپنے عدل سے [illegible]
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوسپر اصلا کوئی شے واجب نہین ہے ان دلیل سے [illegible] ہے کہ اللہ توبہ
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کی اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو یا جمیع آگ مین داخل کرے تو کچھ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچھ [illegible]
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے [illegible]
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل تقاضا تحسین و تقبیح نہین کرتی اللہ تعالیٰ
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب یہ سب بحسب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کچھ
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب و صلاح و لطف سب اوسکا تفضل ہے [illegible]
دعوئے کند حکم خداوند راست [illegible] اللہ کی طرف کوئی نفع ہے اور نہ نقصان اسلئے کسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچھ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچھ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی و مقدس ہے بھیجے رسول کا [illegible] جاتا
ہے نہ واجب اور نہ محال سو جب اللہ نے رسول بھیجا اور معجزہ خارق عادت سے اوسکی تائید کی اور تحدی
فرمائی اور لوگون کو ڈرایا اور نیکی بتایا تو اب اوسکی بات سننا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی پیروی [illegible]
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن و سنت پر اور اخبار امور غیبیہ [illegible]
ذکر سی و جنت و نار حق و صدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی [illegible]
و ثواب و عقاب و حشر و معاد و میزان و صراط و انقسام فریق طرف فریق جنت و فریق نار کے صدق
و حق ہے انپر ایمان لانا اونکے ساتھ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق و اختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص و تعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق [illegible]
عائشہ و طلحہ و زبیر کے یہی ہے کہ اونہون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ و زبیر کو عشرہ مبشرہ مین سے کہتے ہین

Marfat.com

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ وعمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی علی نے اونکے ساتھ ویسا ہی مقاتلہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اہل نہروان جنکو شُراۃ کہا جاتا ہے وہ مارق ہین دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب احوال مین اور حق ہمراہ علی کے تھا جدہر وہ جاتین انتھی مقریزی کہتے ہین کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جماہیر اہل امصار اسلامیہ ہین اور جسنے کہ اس عقیدہ کے خلاف کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ ہین پھر اون الفاظ مین جو کتاب وسنت وارد ہین جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و مجی متفرق ہین ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتملہ لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہین ہوتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو شعریہ اثریہ کہتے ہین اس بارہ مین مسلمانون کے پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا اوس چیز کا جو شکل اوسکے لغت سے سمجہا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا مجاز پر پانچوین حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل و حجتین ہین جنپر کتب اصول دین متضمن ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقھم واللہ یحکم بینھم یوم القیٰمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون مین کہتا ہون اشاعرہ و ماتریدیہ وحنابلہ سب سے خوبتر مین لیکن صواب و بحت و حق خالص و صدق صرف یہی ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز و سنت مطہرہ رکہے اور جسکا قول سرمو اونسے برخلاف ہوا وسکو اپنا عقیدہ نہ ٹھیرائے

فصل بیان مین عقیدۂ امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ

اس کتاب مین ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکھی ہے اسجگہ دلائل کو چھوڑ کر نفس مسائل اعتقادیہ پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حضرات الجلی من نفحات التجلی والتخلی کے مراجعت کرنا چاہیئے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے بعد کا پہچاننا اور ساتھ اوسکے وجوب وجود کے اقرار کرنا ہے قال تعالیٰ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا تہا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا ہے اوسکیلئے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کیوجہ سے مرتے وقت مُنہ سے بہی یہ کلمہ نہ نکلے مگر

Marfat.com

وہ اس کلمہ کو دل سے جانتا اور مانتا ہو تو بہی جنتی ہوتا ہے وللہ الحمد ۲ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدث
و مدبر سارے جہان کا اللہ واحد قدیم لاشریک لہ ہے منکر حدوث عالم اور صانع عالم کا فر ہوتا ہے ۳ اللہ
تعالیٰ کیلئے اسماء علیا و صفات حسنیٰ ثابت ہین یہ منقسم ہین طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسماء ذات
کو ہمارفعل پر فضل حاصل ہے صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل مین تہا اور ابد تک ساتہ اوسکے اتصاف
رکہتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود قدیم ہے یہ سارا ملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم مین
اسم و مسمیٰ ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہین جو اوسکی ذات پاک کیساتہ قائم ہین جیسے حی عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اس قسم مین اسم کو نہ عین مسمیٰ کہتے ہین اور نہ غیر مسمیٰ رہی وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہین جیسے وجہ و یدین و عین وغیرہا سو یہ بہی اوسکی ذات سے قائم ہین انہین
بہی اسم کو مسمیٰ یا غیر مسمیٰ نہین کہسکتے ہین اسجگہ تکییف تمثیل تشبیہ تعطیل بہمال جائز نہین ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہین اوسیطرح پر انکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل اجراء و امرار کرنا چاہیے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ مشابہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہوسکتا ہے لیس کمثلہ شیء و لم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزرے ہین خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچھ ٹہیک بات نہین ہے اسلیئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہین کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہین اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرف ذات کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتہ اوسکی ذات کے یہان گنجائش مسمیٰ غیر مسمیٰ کی نہین ہے اور اگر یہ تسمیہ طرف
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدمین اسی پر دلیل ہے ۴ اللہ نے اپنی ذات کے نام آیت قرآنی
مین ذکر کئے ہین اور حدیثون مین بہی آئے ہین جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اول آخر ظاہر باطن احد صمد
مجید واحد قہار نصیر ملک قدوس سلام مؤمن مہیمن عزیز جبار متکبر ذوالجلال والاکرام وغیرہا اللہ تعالیٰ کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۵ آیات و احادیث
مین صفات زائدہ بہی آئی ہین جو اوسکی ذات کیساتہ قائم ہین جیسے ھو الحی القیوم اس سے ثبوت حیاۃ کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیئت اور سمع و بصر اور کلام اور بقا ۶ قرآن و حدیث نے
صفت وجہ و یدین عین وغیرہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چوالیس وصف کے ہین جو رسالہ العقائد الی
العقائد اور اوسکے ترجمہ ساتق العباد مین لکہے ہین اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

Marfat.com

الجوائز والصلات مین مذکور ہے یہ سب صفتین ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز وسنت مطہرہ سے
ثابت ہین سب پر بلا تکییف وتاویل ایمان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور تاویل مخطی ہے ۷ خلق ایک
صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوار
رحمٰن کا عرش پر قرآن وحدیث دونون سے بخوبی ثابت ہے آیات واحادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین
نہ متشابہات ۱۰ رؤیت اللہ عزوجل کی آخرت مین آنکھہ سے ثابت ہے قرآن وحدیث دونون اسپر دلیل شاہد
ہین منکر رؤیت کا کافر ہے حدیث رؤیت کی صحیحین وسنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی
جو کچھہ عالم مین اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر وشر وغیرہ سب وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین
قدر کے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ سارے افعال عباد وغیرہم کا خالق اللہ تعالےٰ ہے خواہ وہ فعل
خیر ہو یا شر یا اور کچھہ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھہ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی ومضل عباد کا خالق
عباد ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ
کی مشیت سے واقع ہوتے ہین اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع وضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ
وتابعین وفقہا سلف وصدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہین کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے
۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پہر ان باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے
ہین یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہین یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض ادلہ سے نکلتا ہے کہ ذریات
مومنین کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالےٰ ۱۶ اسکی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ بڑھے نہ گھٹے
اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال وحرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے
حلال کا حساب حرام پر عذاب شبہہ پر عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے قرآن وحدیث
دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق بجنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح
وصحیح وقوی ہے انشاء اللہ تعالےٰ کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸
گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے
صحابہ وتابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت وجماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے
بخشا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بروجہ کمال ادا ہوتے ہین اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق
عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتہہ شرک وکفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

باطن کے کبائر ساٹھہ ہین اور ظاہر کے چارسو ایک اللہم احفظنا باسمائک [illegible]
واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام [illegible]
کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استحلال شرک کا ہوگا [illegible]
اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالیٰ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون [illegible]
لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض [illegible]
ساعت کے واجب ہے جنت ونار اس دم موجود ومخلوق ہین ۲۱ عذاب قبر [illegible]
ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم نیران [illegible] بصراحت قرآن وحدیث [illegible]
ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ۲۲ اعتصام بسنت [illegible]
سکے نشر ذرہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتار یک مین [illegible]
بہتر ذرہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالیٰ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ [illegible]
خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست [illegible] منع فرمایا ہے اور قدریہ [illegible]
ٹھیرایا ہے ۲۳ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے [illegible]
ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ۲۴ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت [illegible]
پکڑنا امر منکر پر ہاتھہ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا [illegible]
عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوٰۃ اموال وحج [illegible]
بجالانا مطابق کیفیت وآداب وارکان وردود کے فرض ہے تارک انکا عمداً بلا عذر کافر ہوجاتا ہے [illegible]
اداء ترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے [illegible]
صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر وکثرت ثابت ہے دلائل نبوت کے [illegible]
تالیف ہوچکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا [illegible]
معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حضرات التجلی مین اس مقام کو بسط کے ساتھہ لکھا ہے منکر حضرت کی
نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کاذب ہے ۲۷ کرامات اولیاء کی قرآن وحدیث واقوال [illegible]
بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیاء کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ [illegible]
بہتر گروہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوئی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین فضل مین [illegible]

Marfat.com

جنسے صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب وسنت سے بتواتر صوری ومعنوی بخوبی ثابت ہین حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و صغار جو اونکو دوست رکہتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکہتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہے جسکو صحابہ پر غصہ آتا ہے اوسمین ایک علامت کفر کی ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار اسیطرح انکے تابعین بالاحسان اور اتباع تابعین سے محبت رکہنا واجب ہے حضرت نے ان قرون کیلیئے شہادت خیر دی ہے بغض انکا ارکو واجب کر دیتا ہے عیاذا باللہ ولہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہون یا عترت امجاد سکی ساتہ محبت رکہنا اور اونکا حق تعظیم وخدمت بجالانا واجب ہے آیات کتاب وسنت اسپر دلائل واضحہ ہین انکے اعداء کلاب نار ہونگے ولہذا علماء نے خوارج کو کفار ٹہیرایا ہے ۳۰ دس صحابی کیلیئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفاء اربعہ اور طلحہ وزبیر وعبد الرحمن ابن عوف وسعد بن مالک وسعید بن زید وابو عبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہین اسلیئے کہ ایک ہی سیاق حدیث مین انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہے ورنہ انکے سوا بہی ایک جماعت کو بشارت جنت کی دی ہے جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس رہیگی پہر ملک ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس برس تمام ہو گئے ابو بکر دو برس چار ماہ دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چہہ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ برس بارہ دن کم خلیفہ رہے علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابو بکر کی بائیس جمادی الآخرہ روز دوشنبہ ۱۳ھ ہوئی شہادت عمر کی دن چہارشنبہ کو چہبیس ذیحجہ ۲۳ھ مین ہوئی عثمان اٹہارہ ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے ہی یہی مذہب ہے امام شافعی و امام احمد و سائر اہل سنت کا کتاب وسنت شاہد ہین ان سبکی صحت خلافت پر باشارۃ النص یا دلالۃ النص مسلمین نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع واتفاق کیا تہا اوسوقت مہاجرین وانصار سب موجود تہے وللہ الحمد یہی عقیدہ حق ہے اسکے سوا مین خوض کرنا اور دوسری شاخین نکالنا موجب خرابی ایمان کا ہے امام حسن چہہ ماہ خلیفہ رہکر دست بردار ہو گئے انکی علیحدگی پر تیس برس انہ خلافت کے پورے ہوئے بلا کم وکاست ۳۲ جنہنے اہل شام وغیرہم مین سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ مصیب نہین ہے بلکہ مخطی ہے لیکن باغی کو حکم کفر کا نہین ہے تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرت النجلی کا جو مختصر

Marfat.com

ہے کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اس کتاب مین کہا ہے هذا الذی اودعناه
هذا الكتاب اعتقاد اهل السنة والجماعة واقوالهم وقد فردنا كل باب منها بكتاب يشتمل
على شرح مع الدلائل وحجج واقتصرنا فی هذا الكتاب على ذكر اصوله والاشارة
الى اطراف ادلته ارادة انتفاع من نظر فيه الله تعالى يوفقنا لمتابعة السنة واجتناب البدعة انتهى
اگرچہ اس کتاب الاعتقاد مین بھی ادلہ ہر قول الخصوص کتاب براہین احادیث سے لکھی ہین لکن جس کتاب شرح
کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میری نظر سے نہین گذری اللہ تعالی مجکو مطالعہ اس کتاب کا بھی قبل ممات کے
نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہین جنمین کسی مسئلہ پر انتقاد نہین کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان مین عقیدہ امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ کی جو کتاب احیاء العلوم مطالب صاحب التصنیف امام محمد مشتہر ہے

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ دل مین اللہ تعالی نے اپنے بندونکو یہ بات بتائی
ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین فرد ہے کوئی اسکا مثل نہین صمد ہے کوئی اوسکا ضد
نہین منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہین قدیم ہے اوسکے لئے اول نہین ازلی ہے اوسکے لئے بدایت نہین مستمر الوجود
ہے اوسکے لئے آخر نہین ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہین قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہین دائم ہے
اوسکیلئے انصرام نہین ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتھ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا و تغیر زوال
کا جاری نہین ہو سکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہین ہے
اور نہ مانند اجسام کے اور نہ جوہر اور نہ عرض اور نہ مانند کسی موجود کے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے
نہ مقدار سے محدود ہو سکے نہ امکنہ وجہات واقطار اوسکو حاوی ہو سکین وہ مستوی ہے عرش پر بطرح کہ
اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہین اوٹھاتا بل اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹھائے ہوئے ہے وہ فوق
ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شے پر شہید کسی چیز مین
حلول نہین کرتا اور نہ کوئی شے اوسمین حلول کرے وہ تو قبل زمان و مکان کے تھا اور اسدم بھی اوسی حال
ہے جسپر کہ پہلے تھا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتھ اپنی صفات کے نہین ہے اوسکی ذات مین سوا اوسکے اور نہ اسکے
سوا مین ذات اوسکی مثل نہین آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھہ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھہ ابصار کے دار القرار مین **قدرت**
الله حیّ و قادر و جبار و قاہر ہے کسی شے سے عاجز نہین نہ سوتا ہے نہ فنا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک وملکوت
وسلطان وامر وخلق سب کچھہ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد اور مقدّر
ارزاق وآجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے **علم** وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکی
علم سے غائب نہین ہے نہ آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظواہر اور بواطن پر اطلاع ہے ساتھہ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھہ اس علم کے نہ ساتھہ علم متجدد کے جو کہ بواسطہ حلول وانتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو **ارادہ** وہ مرید ومدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک وملکوت مین جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضا و
قدر و حکم ومشیت سے اوسنے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہین ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھہ اوسکی ذات کے جملہ صفات
مین وہ ہمیشہ سے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیاء کو اوسنے اوقات اشیاء مین مقدر کیا تہا
سو جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تہا اوسیطرح پر وہ اشیاء پائی گئین وہ سارے امور کا مدبر ہے
لکن نہ ساتھہ فکر وزمان کے اسیلئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے **سمع وبصر** وہ
سمیع وبصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید وخفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ وپلک
کی رکہتا ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھہ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے **کلام** الله تعالی متکلم
آمر وناہی وواعد ومتوعد ہے ساتھہ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتھہ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتھہ جو انسلال ہوا
اور صدمات اجرام سے محدث ہوا اور نہ ساتھہ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن وتوریت وانجیل وزبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے ہے نہ اوس سے جدا ہو نہ مل کے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقرو مصحف مین مکتوب دلمین محفوظ
ہے موسی علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت وحرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر وعرض کہائی
دیگی **افعال** الله کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو الله ہی نے اکمل وجوہ پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچھ چیز نہ تہا
الله اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلئے کہ غیر کی کچھہ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت وتحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلئے کہ وہ اوسکی طرف محتاج تہا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوسپر واجب فضل و احسان

Marfat.com

اوسیکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد پر عباد کو معذب نکیا اور کرتا تو یہ اوسکا عدل تہا طاعت
پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم و استحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسکا
حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیاء علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمہ ثانیہ سے بندون کو یہ
خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافہ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے
ساری شرایع منسوخ کردئے سارے انبیاء پر اونکو فضیلت دی سید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو
جبتک کہ حضرت پر ایمان نلاوے روکدیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر و نکیر و
عذاب قبر و وزن اعمال و صراط ہے واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے
زیادہ باریک ہے حوض مورود ہے جو کوئی ایکبار پانی پیئیگا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا اس دن بندون کا
حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیاء پہر علماء پہر شہداء پہر مؤمنین
کے دوزخ سے باہر نکالے جائینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار نہوگا
اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک
گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد ہذا کلہ کما ذکرنا فہو من اہل السنۃ **ف** ارشاد مین تدریج کرکر
پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہو جائینگے سو
پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہو جاتی ہے کیا
کہ دل واسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے
ہان کبہی اعتقاد تقلیدی ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کرلیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر
القا کرنے مین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہو رہے سو طریقہ اس تلقین کا یہ نہین ہے کہ
صناعت جدل و کلام کا سیکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قرارت حدیث و معانیہ سے ... کے
مین مشغول ہو اس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کان مین ادلہ قرآن و لوامع
حدیث آئین گے اور انوار عبادات سانح ہونگی اور مشاہدہ صالحین سے اونکا حال اسمین سرایت کریگا جدل
و کلام سے حراست سمع کرے کہ افساد انکا نسبت اصلاح کے اکثر ہے عقیدہ عوام صالحین کو عقیدہ متکلمین سے
قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا واہی ہوگا ادنی شبہ
اوسکو زائل کر دیگا مگر ہان جو کوئی ان مین مقلد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسدم کچہ فرق

درمیان تلقف دلیل وتقلید دلیل اور درمیان تلقف مدلول وتقلید مدلول کے نہین ہے نتیجا جب اس عقیدہ پر
ناشی ہوا اور پہر وہ مشغول بدنیا ہوگا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچہ منفتح نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے طالب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتہ ان عقائد کے نہ بحث ونظم ادلہ کو پہر
اگر وہ صبی سالک طریق آخرت وملازم تقوی وریاضت ہوکر ہوائے نفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اسکے
لئے کہل جاینگے اور حقایق ان عقائد کے بحسب اجتہاد واستعداد اوسکی نور آلہی سے کشوف ہونے لگین گے ق
الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا امام شافعی ومالک واحمد وسفیان وسلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل وکلام بدعت وحرام ہے اگر یہ علم امر دین مین سے ہوتا تو حضرت اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہا جانے اس
علم والونپر ثنا فرماتے جسطرح کہ فقہ کی ثنا کی ہے صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تہے اور ترتیب الفاظ مین افصح تہے نسبت اپنے
غیر کے لکن اونسے کسینے اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ وفرض عین کہا لکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم وحمد اس علم کی مطلقًا خطا ہے اسجگہ تفصیل کا ہونا ضرور ہے
مگر احوط یہی ہے کہ اوسمین مزید خوض نکرے اور جدل باطل سے بچے مجادلہ احسن پر مکتفی ہو کیونکہ تولد ساری بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اہل بدعت ہو گئے **ف** جسنے یہ کہا کہ باطن مخالف ظاہر شریعت
ہے تو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر ہین ایک مُفرِط جو ساری
شرعیات وارده بلسان الحال کو تاویل کرتے ہین جیسے قولہ تعالے تکلمنا ایدیہم وتشھد ارجلھم یا جیسے
خطاب منکر ونکیر ومخاطبت اہل نار واشباہہا کو دوسرے مُفرِّط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امر دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل انکا زعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتہ حرف وصوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے ہین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین اللہ فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن سوا اس زجر
کا کچہ ڈر نہین تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق بامبدء ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وھم الاشاعرۃ رہے معتزلہ سو اونہون نے رویت وسمع وبصر ومعراج جسمانی وعذاب قبر ومیزان وصراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع ملاذ محسوسہ جنت اقرار کرتے ہین ومعرفۃ القصد فی امثال
ھذہ الاشیاء دقیق لا یطلع علیہ الامن فی ید رک الامور بنور الٰھی وھو من علم المکاشفۃ
فلا نخوض فیہ **ف** الحاصل کلمہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات الٰہ وصفات وافعال اور صدق

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد انہین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل ونقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر الی قولہ لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لئے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح عقل دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم بھی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حقتعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پھر تسلسل رہتا یا منتہی طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے اصل سوم بقا حقتعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بنفسہ ہوتا یا کسی معدم سے اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالے جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچھ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھہ سے نظر آئے گا لقولہ تعالے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ اجرار رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلیئے کہ رویت ایک کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالے لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا **ف** اللہ کے صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شے پر دوسرے علم ساری موجودات کا وہو بکل شئ علیم وقال تعالے الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لامحالہ ہے اور جو کوئی اسمین شک کرے اوسکو چاہیئے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی متشکک ہو چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسکے ارادہ سے صادر ہے پانچوین سمع وبصر کہ کوئی شے اوسکی سمع وبصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے وہ متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات وصفات اور سارے مخلوقات کا دایما عالم ہے نوین یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتھ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہو چکا ہے موافق سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بالعلم حی بحیاۃ ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسیکا فعل واختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال تعالے واللہ خلقکم وما تعملون اوسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ متفرد

ہے افعال عباد کا اس سے یہ بات خارج نہین ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر باکتساب نہون بلکہ خالق قدرت
و مقدور و اختیار و مختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق
اور بندہ کا وصف و کسب ہے یہ کچھ جبر اوس تفرقہ ضروریہ کا نہین ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعدہ
ضروریہ کے ہے تیسرے یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادے سے ہے کوئی شے بدون اوسکی
قضا و قدر و ارادہ و مشیت کے جاری نہین ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا
عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء ویھدی من یشاء چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ اس ایجاد تکلیف
مین متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہین ہے پانچوین یہ کہ تکلیف مالا یطاق دینا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو
سوال دفع کا اسکیلئے کیا جاتا قال تعالیٰ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ چھٹے یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق
و ثواب لاحق کے جائز ہے بخلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک مین اور ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنے کو و الاملاک لغیرہ اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم مین ایلام بغیر جرم ہے ساتوین یہ کہ وہ
جو چاہے سو اپنے بندون کے ساتھ کرے اوسپر رعایت صلح للعباد کی کچھ واجب نہین ہے آٹھوین یہ کہ شناخت
اللہ کی اور اوسکی طاعت کی شرعاً واجب ہے نہ عقلاً نوین یہ کہ بعثت انبیاء کچھ مستحیل نہین ہے خلافاً للبراھمۃ
کیونکہ عقل طرف امور مفیدہ نجات آخرت کے راہ نہین پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہین جانتی
ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی
محتاج ہین دسوین یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرایع متقدمہ ہے اللہ نے
اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر و تسبیح حصیٰ وغیر ذلک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا مگر یہی
تنزیل مجید تو کافی تھا کیونکہ اونھون نے اسکے ساتھ تحدی کی اون لوگونسے جو کہ منابع فصاحت و بلاغت
تھے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے معھذا اوسمین اخبار غیوب و تواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود
اُمّی غیر مارس کتب تھے اور معجزہ کا صدق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے
ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی دس اصلین ہین ایک حشر
بشر یعنی اعادہ بعد فنا کے اور یہ عقلاً بھی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتداءً انشا اوسکے مقدور
مین تھی اذ الاعادۃ ابتداء ثان فیمکن کالابتداء الاول قال تعالیٰ بل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ
دوسرے سوال منکر و نکیر کا یہ بھی ممکن ہے اسلئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزء مین اجزاء سے مستدعی ہے

Marfat.com

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ سُننا و سنوا و سکون اجزاء میت کا اسکو دفع نہیں
کر سکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام و لذات کرتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام
کو دیکھتے اور اُنکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء تیسرے عذاب قبر سے حضرت سے
اور سلف سے مشتہر ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزاء میت کچھ اسکا
مانع نہین ہے کیونکہ مدرک رنج و عذاب کا ایک جزو یا اجزاء مخصوصہ ہوتے مین اور اللہ تعالی اعادہ ادراک پر قادر ہے
چوتھے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالی صحائف اعمال مین بحسب درجات اعمال حداث وزن واسطے
اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو و تضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بھی شرع
مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اڑاتا ہے اسکو یہ قدرت بھی ہے کہ انسان کو
ایسی چیز پر چلائے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چھٹے جنت و نار یہ دونون پیدا ہو چکی مین
لقوله تعالی اعدت للمتقین و اعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزاء کے پیدا کرنے مین ان دونون کے کیا فائدہ
ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر مین پھر عمر پھر عثمان
پھر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہو کر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے
صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم کا الزام آتی اسکو کوئی منصف لبیب جائز نہین رکھیگا اور معاویہ نے علی مرتضی سے بمقدمہ
امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی نزاع کی بنیاد اجتہاد پر تھی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام
اضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر و قبائل اور اونکا اختلاط ساتھ لشکر کے بہت تھا اور معاویہ نے یہ گمان کیا
کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت است وارد ائمہ پر ہوگا و کل مجتہد مصیب و ان کان
المصیب واحدا فهو علی الاجماع آٹھوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ مشاہدین
وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکھی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام ...
امر مین ذکورت ورع علم کفایہ نسب قریش اور اگر ان اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو بہتر ہے کہ ایک
بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتھ ان صفات کے نہو اور وقت کہ
صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہو جاتی ہے فهذه هی الارکان
الاربعة والاصول الاربعون فمن اعتقدها کان من اهل السنة ومن لم فمن رهط البدعة
عصمنا الله منها انتهی ما حصلہ مین کہتا ہون ان اصول کے بعض الفاظ مین بحث باقی ہے بیان اسکا علیحدہ

اس رسالہ مین آئیگا **ف** ایمان و اسلام مین تین مسئلے ہین ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمین اہل علم کا اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا متغایر متلازم ہین بعض نے کہا متباین ہین امام نے کہا ایضاح حق اسجگہ مین بحث سے ہے ایک یہ کہ ایمان لغت مین معنے تصدیق ہے اور اسلام معنے تسلیم واذعان وانقیاد و ترک تمرد وابا ہے سو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل اور زبان اور جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم و ترک ابا رہ وجود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہین ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع مین دونون مترادف و مختلف و متداخل آئے ہین ہر ایک قول پر دلیل حدیث سے موجود ہے سلف نے جو عمل کو ایمان مین گنا ہے سو اسلئے کہ ایمان مکمل و متمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے یا نہین سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے **ف** سلف یون کہتے تھے انا مؤمن ان شاء اللہ تعالیٰ یہ استثنا صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلئے کہ تزکیہ نفس کا خوف ہے قال تعالیٰ فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تہا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ تادب ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال مین اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالیٰ ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ حضرت جب مقابر مین جاتے کہتے وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اگرچہ اونکو اس لحوق مین کچھ شک نہ تہا اور عرف مین استعمال اسکا معنے اظہار رغبت و تمنی آتا ہے جسطرح کوئی کہتا ہے کہ فلان مریگا یا آئیگا تو کہتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مؤمن حقا انشاء اللہ تعالیٰ قال تعالیٰ اولئک ھم المؤمنون حقا تو مستثنیٰ مین شک کمال ایمان مین ہے نہ اصل ایمان مین اور یہ کچھ کفر نہین ہے بلکہ حق ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ ایمان اعمال طاعات سے کامل ہوتا ہے لیکن وجود اسکا علی الکمال معلوم نہین ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل کمال ایمان ہے اور وہ ایک امر خفی ہے اوس سے برات کا ہونا متحقق نہین ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے اکثر منافقی ھذہ الامۃ قراؤھا اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النملۃ تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کا لگا ہوا ہے معلوم نہین کہ ایمان وقت موت کے سلامت رہیگا یا نہین اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہوجائیگا کیونکہ وہ سلامت آخرت پر موقوف ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام احیاء الاحیاء کا وللہ الحمد **ف** شیخ ابن الہمام نے مسایرہ مین عقاید رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو ہمراہ زیادت بیان و ایضاح کلام کے جمع کیا ہے اور اسی ترتیب کو ملحوظ رکہا ہے اور ایک خاتمہ بڑہا کر ایمان و اسلام و ما یتصل بہا کی بحث کی ہے اور دیباچہ مین کہا ہے ان بعض الفقراء من الاخوان کان قد شرع فی قراءۃ الرسالۃ القدسیۃ للامام الحجۃ ابی حامد الغزالی رح فلما تو سطہا

احب ان اختصرها واجيب ذلك فشرعت على هذا القصد فلم استمر عليه الا نحو ورقتين ويعرض للخاطر استحسان زيادات ارانى الذى ينبغى ان ذكرها اهم وانه تتميم لطالب الغرض فلم يزل يزداد حتى خرج عن القصد الاول فلم يبق الا كتابا مستقلا غير انه يسائرها فى تراجمه وزدت عليه بخاتمة ومقدمة الى قوله وبالغت فى توضيحه وتسهيله اذلم اضعه الا ليسهل على الاوساط والمبتدئين وسميته كتاب المسايرة فى العقائد المنجية فى الاخرة انتهى شارح سائره كہتے ہین المسائرة فى الاصل مفاعلة من السير وهى ان يسير الركبان متحاذيين اطلق هنا مجازا على محاذاة كتابه لكتاب الامام الغزالى فى تراجمه انتهى یہ متن وشرح نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی ہین انہون نے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جو کہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علما حنفیہ سے حصوصًا فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچہ ضرورت ترجمہ سائرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل بیان مین اعتقاد امام ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رح کے

علما حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے رسول ہین یہ لوگ اللہ کو اون صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے نہین کہتے بلکہ اسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتہ سے بنایا ہے کما فى القرآن خلقت بيدى اور کیفیت ... تشبیہ وتحریف وتعطیل وتمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین ليس كمثله شئ وهو السميع العليم ... وبصر وعین ووجہ وعلم وقوت وقدرت وعزت وعظمت وارادہ ومشیت وکلام ورضا وغضب ... وخوشی وضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ وتاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے

۲ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل ووحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق قرآن کا کافر ہے جبریل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر ونذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون پر مقرو مصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز ہے اگر مرجائے نماز جنازہ اوسپر نہ پڑہین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن ...

Marfat.com

ماریں ابن خزیمہ وشیخ ابو بکر اسمعیل کا قول یہی ہے ابن مہدی بھی اسیطرف گئے ہین یہ مصاحب تھے ابو الحسن اشعری
تلفظ قرآن کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابو عمر وبستی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ۳ اللہ ساتون
آسمانون کے اوپر عرش پر ہے جسطرح اوسنے قرآن مین فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم آلہی ہے ام سلمہ نے کہا
استوار معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل مین نہین آتی اقرار استوار کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے امام مالک نے
اتنا اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضل و ابن مبارک کا بھی قول یہی ہے ابن خزیمہ بھی
اسیطرف گئے ہین ۴ اللہ تعالی ہر رات آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے بلا تشبیہ وتکییف وتعطیل وتاویل ۵
مرکر قبرون سے اوٹھنا اہوال حشر ونشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتون مین ملنا پل صراط سے گزر کرنا اعمال کا ترازو
مین تلنا حق ہے ۶ حضرت کا موحدین کے لئے شفاعت کرنا جنسے گناہ کبیرہ ہوے ہونگے حق ہے ۷ حوض
کوثر وحساب وکتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بحساب جنت مین جانا اور عصاۃ کا نار مین داخل ہونا
حق ہے مگر عصاۃ مخلد فی النار نہونگے ۸ اللہ پاک کو مومنین کا دیکھنا مثل ماہ نیم ماہ کے حق ہے انہین آنکھونسے
اوسکو دیکھین گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہوچکی ہین وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہوگی موت ذبح کر دی جائیگی
جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ کے لئے باقی رہینگی ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑہتا گھٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہوجاتا ہے اعمال داخل ہین ایمان مین ۱۱ مومن
سے کتنی ہی گناہ ہون کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہین ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید واخلاص پر مرگیا تو اللہ تعالی کو
اختیار ہے معاف کرکے جنت مین لیجاوے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پھر بخشے سہل
بن محمد رح کہتے ہین گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لیکن کافرون کیطرح نار مین ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح اوسمین
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ مسلمان فرض نماز کے عمداً ترک کرنیسے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہوجاتا ہے اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہین ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لیکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہین منکر اسکا گمراہ ہے ہادی ومضل اللہ ہے اور عادل ہے ایک فریق جنت مین
جائے گا اور ایک جہنم مین سعادت وشقاوت ماں کے پیٹ مین لکھدی جاتی ہے پھر دنیا مین وہ قسمت کا لکھا
پورا ہوتا ہے ۱۴ بھلا برا نفع نقصان سب اللہ کی تقدیر سے ہے نافع وضار وہی ہے نہ امدکوئی مگر اللہ
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندون کے سب کام اللہ کے ارادہ

ومشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا تو سب لوگون کو ایک مذہب پر کر دیتا اور اگر یہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے تو شیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسیکی قضاء وقدر سے ہے ۱۶ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچھا ہوگا یا برا نہ کسی شخص معین کو ہم کہہ سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چند روز جہنم مین رہکر اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جاوینگے ہمیشہ اوسمین نرہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ۱۷ اللہ نے جو بات غیب کی چاہی وہ پیغمبر کو بتلا دے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم ۱۸ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا زمانہ آگیا ابوہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابو بکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہوجاتی یعنی دین اسلام مٹ جاتا اور شرک شائع ہوجاتا عمرؓ کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین حدیث مین فرمایا ہے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ۱۹ نماز پیچھے ہر حاکم نیک وبد کے پڑہنا اور اوسکے ساتہہ ہوکر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نا درست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ۲۰ صحابہ مین جو جھگڑے ہوئے اونسے اپنی زبان کو روکے رکہے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج مطہرات طالب رحمت ہو اور سبکی عظمت وحرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ بی بیان سارے مسلمانون کی مان تہین ۲۱ جنت کو کسی شخص کے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے فضل ورحمت سے جنت مین داخل نکرے ۲۲ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کر دی ہے جبتک وہ وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مر گیا یا مارا گیا اوسکی اجل پوری ہوچکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۲۳ اللہ نے شیطانون کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتہہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ۲۴ دنیا مین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچہہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجھے وہ کافر ہے اسلئے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن ماری جائے قائل حلت سحر واجب القتل ہوجاتا ہے ۲۵ ہر شے ا ـ

جو نشہ کرے تر انگور کی ہو یا خشک انگور کی یا کھجور کی یا شہد کی یا جوار کی یا کسی اور چیز کی تھوڑی ہو یا بہت پاک ہو
یا نجس حرام ہے اوسکے پینے سے حد آتی ہے ۲۶ نماز کا اول وقت مین پڑھنا افضل ہے دیر کرنے سے اور امام
کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا ضرور ہے اور رکوع وسجدے کا پورا پورا ادا کرنا ضرور ہے اسکو اطمینان واعتدال کہتے
ہین یہ نماز مین واجب ہے علماء حدیث نصیحت کرتے ہین تہجد کے بعد سونے کی اور صلہ رحم وافشاء سلام اور
اطعام طعام اور ضیافت مسافرین کی اور ترحم وشفقت کرنے کی فقراء ومساکین ویتامی پر اور مسلمانونکا کام نکالدینے
پر اور کہانے و پینے وجماع ولباس مین حرام سے بچنے کی اور نیک کامونمین کوشش کرنے کی اور نیک بات کا
حکم دینے کی اور بری بات سے منع کرنے کی اور نیکی کیطرف جلدی کرنے کی اور یہ لوگ محبت رکھتے ہین دین کے
لئے اور دشمنی رکھتے ہین دین کے لئے اور اللہ کی ذات وصفات مین جھگڑنے سے پرہیز کرتے ہین اور اہل بدع
وضلال سے جدا رہتے ہین اور بدمذہبون اور جاہلون کو دشمن رکھتے ہین اور دین مین سلف صالحین کی پیروی
کرتے ہین ۲۷ اہل بدع کی علامتین کھلی ہوئی ہین اونمین ایک یہ ہے کہ وہ اہل حدیث سے دشمنی رکھتے ہین
اور اونکو حقیر جانتے ہین اور اونکا نام کبھی حشویہ رکھتے اور کبھی جہلہ اور کبھی مشبہہ وہ سمجھتے ہین کہ حضرت کی حدیثین
علم سے کچھ علاقہ نہین رکھتی ہین اور علم وہ ہے جو شیطان نے اونکو سمجھا دیا ہے یا اونکے خیالات جاہلانہ اور وساوس
کا ذبہ مین آیسے ہی لوگون پر اللہ نے لعنت کی ہے اور اونکو بہرا اور اندھا کر دیا اور جس کو اللہ ذلیل کرے اسکو
کون عزت دے ابن قطان کہتے تھے دنیا مین کوئی بدعتی ایسا نہین ہے جو اہل حدیث سے دشمنی نرکھتا ہو
پھر جو شخص بدعت نکالتا ہے اوسکے دلسے مزہ حدیث کا جاتا رہتا ہے ابو نصر بن سلام فقیہ کہتے تھے بدعتیون پر
کوئی بات اس سے زیادہ بھاری نہین ہے کہ وہ حدیث کو سنین اور اوسکو روایت کرین احمد بن اسحاق فقیہ حدیث
بیان کرتے تھے ایک شخص نے کہا تم کب تک حدثنا کہوگے شیخ نے کہا اوٹھ جا اے کافر میرے سامنے سے اور پھر
کبھی میرے گھر مین نہ آنا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون شیخ امام اسمعیل صابونی جنکی کتاب کا یہ خلاصہ ہے ۳۷۳ھ
مین پیدا ہوئے تھے بیہقی نے امام المسلمین و شیخ الاسلام کہا ہے امام الحرمین نے کہا ہے مجکو عقائد و مذہب مین
شک رہتا تھا مینے رسول خدا صلعم کو خواب مین دیکھا فرمایا تو عقائد صابونی کا اتباع کر انتہی ذہبی کہتے ہین یہ
صابونی فقیہ و محدث و حافظ و صوفی و شیخ خیابور اور مقیم سنت وقامع بدعت تھے اللہ تعالی اونسے راضی ہوا انکا
انتقال ۴۵۹ھ ہجری مین ہوا چہارم محرم روز جمعہ کو قرآن شریف کی چند آیتین سنکر ایسی تاثیر ہوئی کہ سات روز
تک مضطرب رہکر انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جو بیان عقائد کا انہون نے کیا ہے وہ میزان

کتاب وسنت مین موزون ہوچکا ہے ایک کتاب حافظ الحکمی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین مین مع ادلہ
اور ہے لکن وہ مجکو میسر نہین آئی اس رسالہ مین بھی انہون نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ وسلف کا کیا ہے
مگر اسجگہ اختصار کے لئے وہ ادلہ حذف کر دیئے گئے ہین اردو ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہوچکا ہے جزاہم
اللہ تعالے عنا خیرا

فصل بیان مین اصول عقائد کے

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیاء کی ثابت ہین اور علم ساتھ ان حقائق کے متحقق ہے بخلاف سوفسطائیہ اور سبب
علم کے واسطے خلق کے تین ہین ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے
دیکھنا تیسرے سونگھنا چوتھے چکھنا پانچوین چھونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان
سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم
بادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ مین اور علم دور کے شہرون کا دوسری خبر رسول موید بمعجزہ ہے
اس سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اس علم کے ہے جو بالضرورة
ثابت ہے حصول یقین وثبات مین یہی علم بمعنے اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات نہو تو یہ ظن یا جہل
یا تقلید ٹھیرے گی عقل بھی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوتی ہے وہ ضروری ہے
جیسے یہ علم کہ کل شے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جز سے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے [illegible]
الہام سو وہ کچھ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہین ہے ا عالم مع اپنے تمام اجزا کے
محدث ہے کیونکہ عین وعرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پھر اگر مرکب [illegible]
ہے تو جوہر ہے اسکو جزء لایتجزی کہتے ہین عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ [illegible] پیدا ہو جیسے ہر طرح
کے رنگ والوان اور ہر طرح کے اکوان جیسے حرکت وسکون واجتماع وافتراق [illegible] قسم کی
بو سو یہ عالم قابل فنا ہے کل شیء ھالک الا وجھہ ۲ محدث اس عالم کا اللہ تعالے ہے اسکی ذات
واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض
نہ متجزی نہ مترکب ان دونون سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن ہے کسی مکان مین نہ اوسپر

Marfat.com

کوئی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہو سکے اوسکے علم وقدرت سے کوئی شے باہر نہیں ہے ۳
اللہ کی صفات ازلیہ ساتھ ذات خدا کے قائم ہیں نہ عین ہیں نہ غیر وہ یہ صفتیں ہیں علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل و تخلیق و ترزیق و کلام ۴ اللہ کا کلام اللہ کی صفت ازلی ہے حرف وصوت کی جنس سے نہیں ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت و آفت کو اللہ تعالیٰ متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
مین لکھا ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبان پر پڑھا جاتا ہے کانونسے سننے مین آتا ہے لیکن اوسنے ان سب
مین کچھ حلول نہین کیا ہے ۵ تکوین ایک صفت ازلی ہے اللہ کی اللہ تعالیٰ نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزا کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل مین تھی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ۶ ارادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اللہ پاک کا کوئی مثل شبہ و ضد و ند و ظہیر و معین نہین ہے اور نہ اللہ اپنے غیر کے
ساتھ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر مین حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتھ جمیع صفات کمال کے اور منزہ ہے سارے
سمات نقص و زوال سے ۷ دیکھنا اللہ کو آنکھ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت مین واجب بتلایا ہے سو اللہ تعالیٰ اوسدن نظر آئیگا لیکن نہ کسی مکان
اور جہت مین بطور مقابلہ و اتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اللہ
کو دن قیامت کے دیکھینگے ۸ خالق افعال عباد کا اللہ ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچھ اللہ ہی کے ارادہ و مشیت و حکم و قضیت و تقدیر سے ہوتا ہے ۹ بندونکے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہے تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اللہ کی رضا سے ہے اور زشت اسکو ناپسند
ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ۱۰ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقت ہے
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے یہ نام سلامت اسباب و آلات و جوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندے کی وسع مین نہین ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہین دیجاتی ہے ۱۱
مارنے کے بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ مین پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہی کے
ہے بندہ کو اسکے پیدا کرنے مین کچھ دستکاری نہین ہے ۱۲ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتھ میت کے
قائم ہے یہ بھی اوسکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت والحیوٰۃ مرگ و مدت مرگ ایک ہی شے ہے ۱۳
حرام رزق ہے اللہ جسکو چاہے ہدایت پر لگائے جسکو چاہے گمراہ کر دے ۱۴ اجابت مضمین بندہ کے صلح و

Marfat.com

مفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے ادسکے ... اور کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیا مین کچھ دخل نہین ۵ عذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے اسیطرح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حسابکا اور ہونا سوال
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونون سدم مخلوق و موجود ہین و رباقی رہینگی انکے
لوگ فنا نہونگی ۶ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر اونکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہی جائز ہے کہ ہم
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کر دے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹہیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۷ شفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حق مین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مرگئے ہون ۱۸ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑہتے رہتے
ہین اور ایمان نہ بڑہتا نہ گھٹتا ایمان و اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اب وہ یہ کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہئیے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین مومن ہون ایمان یاس کیوقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۱۹ سعید شقی ہو جاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقا پر کہ یہ دونون اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۲۰
ارسال رسل مین حکمت ہے اسیلئے اللہ نے رسول جنس بشر سے طرف بشر کے بشارت و نذارت دیکر بھیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج سارے لوگ تہے بیان کیا پہر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادت
سے مؤید فرمایا ۲۱ اول نبی آدم ابو البشر ہین اور آخر انبیاء محمد صلعم بعض احادیث مین پیغمبرونکی گنتی آئی ہے
لکن اولیٰ یہ ہے کہ عدد و تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیا مین داخل ہو جاوے یا کوئی
نبی انبیا مین سے خارج ٹہیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول تہے ۲۲ افضل
انبیا محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین ذکر مین انثی ۲۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین و تارین انمین امر و نہی و وعد و وعید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۲۴

Marfat.com

حضرت کی معراج بیداری مین مع بدن کے آسمان پر جہانتک کہ اللہ نے چاہا جانب علو مین ہوئی آپکی امت بہترین
امم ہے اور آپکی شریعت اکمل شرایع اور آپکا دین ناسخ جملہ ادیان اور آپکے اصحاب خیار امت ہین ۲۵ کرامات
اولیا کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز مدت
قلیل مین اور چلنا پانی پر اور اڑنا ہوا مین اور بات کرنا جماد وحجار کا اور دفع کرنا بلا متوجہ کا اور کفایت کرنا مہم اعدا کو
وغیر ذلک من الاشیا اور یہ کرامت جو ہاتھ پر کسی شخص کے امت مین سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول خدا
صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اللہ کا ولی ہے اور ولی نہین ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی
دیانت مین محق ہو دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا مقر ہو ۲۶ افضل بشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق
پھر عثمان ذی النورین پھر علی مرتضی ہین خلافت انکی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس رہا پھر ملک امارت
ہے مسلمانون کے لئے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام نافذ کرے حدود قائم رکھے سرحدات کو روکے فوج کو طیار
کرے صدقات اخذ کرے متغلبین رہزنان اور سارقان کو مقہور کرے جمعہ واعیاد کو اقامت کرے جو منازعات درمیان عباد
کے واقع ہوتی ہین انکا فیصلہ کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہو اوسکو قبول فرمائے صغائر وصغار بے اولیا کو بیاہ دے
غنیمت کو تقسیم کرے یہ امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو نہ مخفی اور قریش مین سے ہو نہ کسی اور قوم مین سے اگرچہ امامت مختص ساتھ
بنی ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے نہین ہے امام کا معصوم ہونا کچھ شرط نہین ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ وہ اہل زمان سے
افضل ہو اور نہ یہ کہ صاحب ولایت کاملہ مطلقہ ہو اتنا کافی ہے کہ سیاست کرنیوالا اور تنفیذ احکام وحفظ حدود اسلام
اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق وجور کے سبب سے معزول نہین ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچھے ہر نیک
وبد کے پڑھنا جائز ہے اسیطرح جنازہ پر ہر نیک وبد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ سے باز رہتے ہین مگر ساتھ خیر کے دس
شخصونکے لئے گواہی جنت کی دیتے ہین پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل بیعت رضوان کے لئے ۲۹ ہم معتقد ہین مسح کی
موزہ پر سفر وحضر مین اور نبیذ تمر کو حرام نہین کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیا کو نہین پہونچتا اور نہ کوئی بندہ
اس رتبہ کو کہ اوس سے تکلیف امر ونہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہین جن معانی کا ادعا
اہل باطن الحاد کرنے مین اسطرف پھرانا چاہئے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے
اسیطرح استہانت معصیت کی اور استہزا شریعت پر کفر ہے اور ہزل بالکفر کفر ہے یعنی کلمہ کفر کا بطور ہنسی دل لگی کہنا
ہم ست کو کافر نہین کہتے امن ہونا اللہ سے اور ناامید ہونا اوس سے دونون کفر ہین اور کاہن کی تصدیق کرنا
غیب مین کفر ہے معدوم کوئی شے نہین ہے ۳۲ زندونکی دعا وصدقہ واسطے مردونکے نافع ہے مجیب الدعوات قاضی الحاجات اللہ ہے

Marfat.com

ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہے ۴۳ حضرت نے جو خبر اشراط ساعت اور خروج دجال اور دابۃ الارض اور یاجوج و ماجوج و نزول عیسی علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر اور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے دی ہے وہ سب حق ہے ۴۴ مجتہد سے خطا و صواب دونون ہوتے ہین اصابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر ملتا ہے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے یعنی اگرچہ اونکے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے ولکن جب تک کہ وہ اوسکا التزام نکرین یا وہ لزوم غایت ظہور مین نہو تکفیر اونکی نہین کرینگے ۴۵ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے انتہی کلام النسفی ان مین سے ہر عقیدہ کی دلیل ہمنے کتاب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد مین مذکور ہے ان مین بعض عقائد پر انتقاد بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل ۲۸ بیان مین عقائد حنابلہ کی منقول کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ

اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتون اور رسولونکا اور اوس چیز کا جو اللہ کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگون نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوسمین سے کچھ رد نہین کرتے اور جانتے ہین کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہین ایمان قول و عمل ہے اور مسک کرنا ساتھ سنت کے یہ ایمان کم و بیش ہوتا ہے ایمان مین انشاء اللہ تعالیٰ کہتے ہین لیکن نہ شک کی راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علما کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے مین مومن ہون انشاء اللہ تعالیٰ یا یون کہے کہ امید رکھتا ہون کہ مین مومن ہون مین ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ و رسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال شرائع نہین تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبرئیل و ملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ معرفت دل مین پڑتی ہے گو منہہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر اور باطن اور شیرین و تلخ اور محبوب اور مکروہ اور خوب اور زشت اول و آخر سب طرف سے اللہ کیطرف ایک حکم ہے جو سب بندون پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو اونپر مقدر کیا ہے کوئی نفس اوسکی مشیئت سے

Marfat.com

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچھہ اونکی تقدیر
مین لکہا ہے اوسیمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شرابخواری قتل نفس مال حرام کا کہانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اللہ کی قضا و قدر سے ہے بے اسکے کہ کسی مخلوق کو اللہ پر کچھہ حجت ہو بلکہ اوسیکی حجت
بالغہ نیر ہے اوس سے کوئی کچھہ نہین پوچھہ سکتا یہی پوچھے جاتے ہین اوسکا علم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیونکو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کرلیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اللہ ہیچ حکم کی طرف پہرتا ہے اللہ کی مشیت و تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اللہ ہی جو چاہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ نے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
وطاعت کرین لیکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہ گمان کرتا ہی کہ بندونکی خواہش اللہ کی خواہش پر گویا غالب ہی اس سے بڑہکر اور کیا افترا اللہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہیئے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اور اوسنے
بچہ جنا ہے اللہ نے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اللہ کیساتہ
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہلا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضا و قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہی اسبات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہی بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اللہ نے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اوسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اللہ کی تقدیر سے نہین ہی تو اوسنے یہ گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مرگیا ہی اس سے بڑہکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اللہ ہی کے حکم سے ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عادل ہی جو کچھہ اوسنے کیا معترف علم خدا کو
لازم ہے کہ مقر ہو اللہ کی قدر و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہی بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہی مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث مین آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہی یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہی مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دو آدمی بہی اونمین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

Marfat.com

کیسے اونپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے **ف** حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ و عیدین و حج ہمراہ بادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک عادل و متقی نہوں صدقات خیرات عشر خراج فی غنیمت بادشاہ کو دے دے اوسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مقرر کیا ہے اوسکی طاعت کرے ہاتھ کو اوسکی طاعت سے نہ کہینچے اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع و طاعت کرے بادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے بادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہوتی ہے تو اوسمین طاعت بادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا **ف** فتنہ مین رک جانا ایک سنت ماضیہ ہے اس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پہر اگر مبتلا ہو جائے تو اپنی جان کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے ہان اوسکو ہاتھ و زبان سے روکے اللہ مددگار ہوگا **ف** اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا بادہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے **ف** کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جہوٹا ہے سب جہوٹون مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچہ شک نہین ہے اللہ تعالی اموات کو قبور سے اوٹہائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ پوچہا جاتا ہے دین و رب و نبی سے منکر و نکیر حق ہین یہ دونون دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا حوض حق ہے آپکی امت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پیئے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکہا جائیگا اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیان بدیان جسطرح اللہ نے چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پہونکین گے ساری خلق مر جائیگی پہونکین گے تو سب لوگ اوٹہ کہڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب و عقاب کا ہونا حق ہے افعال بندونکے لوح محفوظ مین لکہے جاتے ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکہہ رکہا ہے **ف** شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت علیہ السلام اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم انکی شفاعت سے دوزخ مین نجائیگی ایکقوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

Marfat.com

انہا پیدا ہو چکی ہے اللہ نے اِن دونوں گھروں کے لئے لوگ بنائے ہیں جنت و نار کو فنا نہیں ہے اور نہ اُن اشیاء کو جو
اِن دونوں کے اندر ہیں اگر کوئی مبتدع مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ کل شیءٍ ھالک الا وجھہ
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اُس سے یہ کہا جائیگا کہ بیشک ہر چیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکھ دیا
ہے وہ ہالک ہے مگر جنت و نار کو اُسنے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونوں منجملہ آخرت کے ہیں
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حوریں نہیں مرینگی اور نہ کبھی اور اسلئے کہ اللہ نے انکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اور اُسنے موت کو نہیں لکھا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ مبتدع مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اُٹھانے والے ہیں اللہ اُس تخت کے اوپر ہے اور اسکے لئے کوئی
حد نہیں ہے اور اسکے دو ہاتھ ہیں بلا کیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بیدی اور فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان پھر یہ دونوں ہاتھ
داہنے ہیں وکلتا یدیہ یمین اُسکی دو آنکھیں ہیں بلا کیف جسطرح فرمایا ہے تجری باعیننا اُسکا ایک منہ ہے جسطرح
کہا ہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام **ف** اللہ کے نام ہیں نہ یہ کہیں کہ وہ غیر اللہ ہیں جسطرح کہ معتزلہ و خوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہیں کہ جن میں اللہ عالم ہے سب اشیاء کا جسطرح فرمایا انزلہ بعلمہ اور کہا وما تحمل من انثی ولا
تضع الا بعلمہ اسیطرح وہ سمیع و بصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے ان دونوں صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا ھو اشد منھم قوۃ زمین میں کوئی بدی نیکی نہیں ہوتی مگر اوسیکے ارادہ و مشیت سے سب باتیں
اوسیکی خواہش سے ہوتی ہیں جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچھ کام کرنے سے پہلے نہیں کرسکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہو سکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اُسکو کوئی نہیں کرسکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے بندوں کے سب کام اللہ کے
پیدا کئے ہوئے ہیں بندے کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے اللہ ہی نے مومنوں کو توفیق اطاعت کی دی ہے کافروں کو مخذول کیا
ہے ایمان والوں پر وہ مہربان ہے انکے طرف نظر رحمت سے دیکھا ہے اُنکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافروں پر مہربان
نہوا نہ اُنکی اصلاح کی نہ اُنکو راہ دکھائی اگر وہ اُنکو سنوارتا تو وہ سب صلحا ہو جاتے اگر راہ دکھاتا اُنکو تو وہ سب راہ پاتے
کامیاب ہو جاتے اللہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ سب کفار کو سنوار دے اُنپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہو جائیں جسطرح فرمایا ولو شاء اللہ لجمعکم اجمعین لکن اُسنے یہی چاہا کہ یہ کافر ہیں جسطرح کہ اُسکے علم میں تہا اسلئے اُنکو مخذول کیا
گمراہ کیا اُنکے دلوں پر مہر لگائی **ف** اہل حدیث اسبات پر ایمان لائے ہیں کہ لوگ اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک نہیں
ہیں مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کاموں کو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہیں ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہیں ہر حال

مین اُسکے دَر کے فقیر ہین اللہ تعالیٰ سنتا ہے شک نہین کرتا دیکھتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے
بخل کے حفیظ ہے بے نسیان و سہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست
رکہتا ہے مکروہ رکہتا ہے دشمن رکہتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے
روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے اوس جیسی کوئی چیز نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندے کے
دل درمیان اُسکے دو انگلیون کے ہین وہ اُنکو اولٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتہ سے
بنایا اپنی صورت پر آسمان و زمین دن قیامت کو اُسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکہدیگا تب اجزار
آگ آپسمین لپٹ سمٹ جائینگے ایک قوم کو اپنے ہاتہ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے اُسکے مُنہ کیطرف دیکہین گے
وہ اُنکی آؤ بہگت کریگا اُنکے لئے تجلی فرمائیگا بیشک اللہ آنکہونسے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکہائی دیتا ہے اوسکو
سب مومن دیکہین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون بیشک موسے
علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پہر موسے کو
یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکہائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ
پر عرض کئے جائینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی اُنکے حساب کا ہوگا کوئی دوسرا محاسب نہ ہوگا قرآن کریم اللہ کا
کلام ہے اللہ نے اُسکے ساتہ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے
کلام کا اقرار کرکے مخلوق ہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ
ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت و قرارت مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسے علیہ السلام سے باتین کین اور اپنے
ہاتہ سے اُنکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے بہی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب
اپنے خواب غیر پریشان مین کچہہ دیکہے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجہے اوسکی تاویل و تعبیر بیان کرے
صحیح طور پر بغیر تحریف کے ایسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی ستہے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور
اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچہہ چیز نہین ہے تو اُس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اسکی تاویل
خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو منکر خواب کا ہے وہ اسبات کا بہی معتقد نہین ہے کہ احتلام
سے غسل کرنا واجب آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اُسکے رب نے اپنے بندے سے
کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکہتے ہین اسبات پر کہ جو چیز
چوک گئی وہ پہونچنے والی نہ تہی اور جو پہونچی وہ چوکنے والی نہ تہی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

Marfat.com

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اسبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی امت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر ہین کہ ایمان
نام ہے قول وعمل کا نہین کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسمار الٰہی عین الٰہی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے وہان ونکو داخل کرے کہ
اختیار ونکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی ایکقوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنمین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ہان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور ان آثار کو جو ثقات
سے آئے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے اونکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہین یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکر اور کسلئے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بہلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے راضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہے
جو حدیثین حضرت سے آئی ہین اونکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اوسکو بخشدون الحدیث ہر اختلاف و نزاع
مین قرآن حدیث سے تمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین و سلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا اتباع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربک
والملک صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید وجمعہ وجماعت کو پیچہے ہر امام نیک و بد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزونپر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جبتک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑیگی
اور بعد اوسکے تاقیام قیامت **ف** معتقد ہین اسباتکے کہ مسلمانون کے لئے دعاء صلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین نلڑین دجال کا نکلنا سچ جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرینگے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ اونکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ اونکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

Marfat.com

وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر یہہ جادو دنیا مین موجود ہی ہر میت اہل قبلہ
مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ
ڈالکر انسان کو متشکک ومخبط کر دیتا ہے **ف** یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتہہ اپنی نشانیون کے جو آگے
ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے
عذاب کرے چاہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچھہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور
بندہ یون کریگا معتقد ہین اسباب کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے حکم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے
خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا
کبائر سے جیسے زنا قول زور فخر وکبر وحسد وغیر ذلک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب وگہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی
بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن وکتابت احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا دینے
سے رکنا غیبت وچغل خوری وسعایت وجستجوی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ
وتابعین وتبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی بہڑائی کی باتون سے جو اونکی آپسمین ہوئی ہین باز رہنا بڑی
بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے رکنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے
گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ مبتدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے
اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض ونفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے
دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہہ تمسک کرنا فضیلت ہے **ف** بہتر
امت بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین
مہدیین تہے پہر بقیہ اصحاب بعد انکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ
یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب ونقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب اور
عقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے
یا مرجائے اور عرب کا فضل وسابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان
ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین
رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا
نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین۔

Marfat.com

اور اصل مین عربی نہین ہین **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام کہا اُسنے جہل وخطا کی کیونکہ سامے مکاسب اپنے طور پر حلال ہین اللہ و رسول نے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اللہ کے فضل کی جستجو مین رہے جو کوئی تارک کسب ہے اسلئے کہ حلت کسب کا معتقد نہین ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہین ہے مگر یہی خدا کی کتاب یا آثار سنن اور روایات صحیحہ جو کہ معتمد لوگونسے مروی ہین اور صحت وقوت اُنکی معروف وثابت ہے اور سند مرفوع اُنکی حضرت تک پہونچتی رہے اور آپکے اصحاب وتابعین وتبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا ان ائمہ متقدا تک جو کہ متمسک بسنت متعلق باثار تھے اور ساتھ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہین ہین اور نہ بدنام بدروغگوئی تھے یہ ہین مذاہب اہل سنت وجماعت کے جو کہ اصحاب روایت واثر اور حامل سنت وخبر گزرے ہین انہین عقائد کے ساتھ تمسک کرنا اور انکا سیکھنا وسکھانا چاہئے انتہی کلامہ رح اسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق ہین بشارت جنت کے قولاً وعملاً واعتقاداً وباللہ التوفیق

فصل بیان مین عقائد اہل مذہب کے تا التعرف التصوف

اس جگہ بنفس مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابوبکر بن اسحق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اللہ تعالی ہین سنہ تین سو اسّی یا چوراسی یا پچاسی ہجری مین انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف ا صوفیہ سبات پر مجتمع ہین کہ اللہ تعالی واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع بصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر الٰہ سید مالک رب رحمن رحیم مرید حلیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے اور جو نام اپنے نفس کے اُسنے رکھے ہین اُن سب صفات کے ساتھ متصف اور اُن سب نامونکے ساتھ مسمے ہے وہ ازل سے ہمیشہ مع اپنے اسماء وصفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہین ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوئی شئے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہین ہے ... بقا مین ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شئے سے پہلے موجود تھا اُسکے سوا کوئی قدیم نہین ہے اور نہ کوئی سوا اُسکے الٰہ یعنے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجتماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضا ہے نہ صاحب جہات و اماکن
نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھ و نیند آئے نہ وہ تداول اوقات مین آئے اور
نہ اشارات اُسکو معین کرین اور نہ کوئی مکان اُسکا حاوی ہو اور نہ زمان اُسپر جاری نہ مماست اُسپر جائز ہے اور نہ
عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کر سکین اور نہ اُستار اوسکو حجاب مین لے سکین اور
نہ ابصار اُسکو پا سکین بعض کبرا نے کہا ہے قبل اُسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ من
اوسکو مصادر ہوا اور نہ عن موافق اور نہ الیٰ اوسکو ملاصق بنے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اِذا اوسکی
توقیت کرے اور نہ اِن اوسکو موامر ہو نہ فوق اُسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹھائے نہ حذار اُسکو مقابل ہو
اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اُسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اُسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اُسکو فنا کرے اور نہ کل اُسکو
فراہم کرے اور نہ کان اوسکا موجد ہو اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اُسکو مستور رکھے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے
اُسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متیٰ کہے تو اُسکا ہونا وقت پر سابق ہو چکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اُسکے بعد ہے
اور اگر تو ہو کہے تو ہا و واو اُسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر
این کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ماہو کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیا سے بائن ہے اجتماع
دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہوگا بطریق تضاد اسیلئے وہ اپنے ظہور مین باطن
اور اپنے استتار مین ظاہر ہے غرضکہ ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ
ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایما کے نہ ہمتین اُس
سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اُسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف
اسپر اجماع ہے کہ آنکھین اوسکا ادراک نہین کر سکتی ہین اور نہ ظنون اُسپر ہجوم لا سکتے ہین اور نہ اُسکی [illegible]
متغیر ہون اور نہ اوسکے اسما متبدل وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر
والباطن وهو بكل شيء عليم ليس كمثله شيء وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تہا ۲ اسپر اجماع
ہے کہ اللہ کی صفتین سچ سچ ہین وہ اُنکے ساتہ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عز و حلم و حکمت و کبریا و جبروت
و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اُسکی ذات بہی جسم و
عرض و جوہر نہین ہے وہ سچ مچ سمع و بصر و وجہ و ید رکہتا ہے لکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے
نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضا و اجزا اور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات کے کچھ یہ معنی نہین ہین کہ وہ انکا محتاج ہی یا اشیاء کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولکن معنی اسکے یہ
ہین کہ ان صفات کے اضداد اوس سے منفی ہین اور یہ صفات فی نفسہا ثابت ہین اور اوسکی ذات کے ساتھ قائم
ہین معنی علم کے کچھ فقط نفی جہل کے نہین ہین اور معنی قوت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم وقدرت کی ہین اور
اگر نفی جہل سے عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل وعجز کے عالم وقادر ہوتے یہی حال باقی
صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتھ ان صفات کے کچھ اللہ کا وصف نہین ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہماری
صفت ہی اور ایک حکایت ہی اُس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اور جو شخص اپنے وصف کرنیکو اللہ کی صفت
ٹہیراتا ہے بغیر اسکے کہ سچ مچ اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جہوٹ باندہتا ہی اور اسم
کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتوںمین تغایر نہین ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہی اور نہ غیر قدرت
یہی حال سارے صفات سمع وبصر ووجہ وید کا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ ساری صفات
نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات اتیان مجی ونزول مین اختلاف ہی جمہور صوفیہ نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتین ہین
جسطرح پر کہ لائق اوسکے ہین اور انسے تعبیر زیادہ اس سی نہین کرتے کہ تلاوت وروایت انکی کرین اور ایمان لاٰئین
ان سے بحث کرنا کچھ واجب نہین ہی محمد بن موسیٰ واسطی کہتے ہین کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہین ہی اسیطرح
اوسکی صفتین بہی معلول نہین ہین اظہار صمدیت کا نا امیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات کے
اور بعض نے انکی تاویل کی ہی مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قرب کے
معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہین یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالیٰ ازل مین خالق باری
مصور غفور رحیم شکور تہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتھ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ
صفت فعل اور غیر فعل مین تفرقہ نہین کرتے ہین اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہین اسماء مین اختلاف ہی کہ عین اسم ہین یا غیر اسم
بعض نے کہا کہ عین ہین ؏ قرآن کو علی الحقیقۃ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہین اور مخلوق ومحدث وحدث نہین جانتے
زبان پر متلو اور مصحف مین مکتوب اور صدور مین محفوظ ہے حال نہین جسطرح کہ اللہ ہمارے دلون مین معلوم ہمارے
زبانون پر مذکور ہمارے مسجدون مین معبود ہے اور نہین حال نہین ہے ہم اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم
ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سی متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام
مخلوقین کی نہین ہے کسیطرح پر بہی اوسکی کوئی ماہیت نہین جسطرح کہ اوسکی ذات کی ماہیت نہین ہے مگر اسی جہت
اثبات سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر ونہی وخبر ووعد ووعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد جامد

قائم ہے تم جب پیدا ہوا اور ایک زمانہ تمیز گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا و کذا کرو اور تم اپنے معاصی پر
مذموم اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گئے لقولہ تعالیٰ لانذرکم بہ ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور ہیں طلب
ہیں ساتھ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہیں ہوئے اور نہ ہم موجود تھے جمہور صوفیہ کا اسپر
بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت و ہجا نہیں ہے بلکہ حروف واصوات آلات ہیں کلام کے اور یہ آلات ہیں
جوارح لہوات وشفاہ والسنہ کے اور اللہ تعالیٰ نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے ویسکا کلام حرف
وصوت نہیں ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہیں کہ کلام اللہ کی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق
ہے وھذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ
آخرت میں ابصار سے مرئی ہوگا مومن وسکو دیکھین گے نہ کافر یہ ایکطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ اس رویت کو عقلاً جائز اور سمعاً واجب کہتے ہیں اس بارہ میں اخبار مشہور ومتواتر آئی ہیں ای
اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا
مین ان ابصار و قلوب سے مرئی نہیں ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ غایت کرامت وافضل نعم ہے اجاب
نہیں کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان میں ورنہ پھر دنیا سے فانی اور آخرت باقی میں کیا فرق رہیگا اللہ تعالیٰ نے
یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت میں ہوگی اور یہ خبر نہیں دی کہ دنیا میں ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے
اوسی تک منتہی ہونا چاہیئے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب اسرا میں دیکھا یا نہیں جمہور اور اکابر صوفیہ
کہتے ہیں کہ اس آنکھ سے نہیں دیکھا جنید ونوری وابوسعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکھا اور کسینے کہا
کہ دل سے دیکھا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا میں دیکھا جملہ مشائخ نے اونکی تضلیل کی اور اونکے دعوے
کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار میں اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب میں لکھے ۶ اسپر صوفیہ
کا اجماع ہے کہ اللہ عزوجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچھہ خیر و شر کرتے ہیں سب اسکی قضا و قدر و مشیت و ارادہ
سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پھر وہ بندے کب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹھیرینگے ۷ استطاعت کے بارہ
مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہیں لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتھ
قوت کے جسکو اللہ اوسمین حادث کرتا ہے اور ساتھ استطاعت کے جسکو اللہ اوسکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع
اوسکے افعال کے نہ متقدم ہوں نہ متاخر اور فعل بہی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو اللہ کی

صفت پر ہون کہ جو چاہین سو کرین اور جو چاہین حکم دین اور اللہ قوی عزیز قدیر ہو نسبت عبد حقیر ضعیف فقیر کے قولہ تعالیٰ یفعل ما یشاء ۸ اسپر بہی اونکا اجماع ہے کہ بندون کے لئے افعال اکتساب ہے سچ مچ جسپر وہ مثاب یا معاقب ہوتے ہین اسیوجہ سے اونپر امر و نہی آئی اور وعد وعید وارد ہوئی اکتساب کے یہی معنی ہین کہ فعل کو قوت محدثہ سے کرتے ہین یا افعال انکا واسطے جر منفعت یا دفع مضرت کے ہوتا ہے لقولہ تعالیٰ لها ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ۹ بندے اپنے اکتساب مین مختار و مرید ہین نہ مجبول مجبور و مکرہ مومن نے ایمان کو اختیار کیا دوست رکہا چاہا اپنے ارادے سے اوسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو مکروہ و مستقبح جانا اوسکو اختیار نکیا کما قال تعالیٰ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اور کافر نے کفر کو اختیار کیا اور دوست رکہا اور چاہا اور اوسکو ایمان پر اختیار کیا ایمان کو دشمن و قبیح رکہا قال تعالیٰ کذلک زینا لکل امۃ عملہم اسپر صوفیہ کا اجماع ہے ۱۰ اقول صوفیہ کا دربارہ صلح اجماع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ اپنے بندون کے ساتہ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کی موافق اونہین حکم دیتا ہے خواہ یہ اونکیلئے صلح ہو یا نہو کیونکہ اوسیکی خلق ہے اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو درمیان رشد و ضلالت کے کچہہ فرق نہوتا اللہ نے جو کچہہ احسان و صحت و سلامت و ہدایت و لطف ساتہ بندون کے کیا ہے یہ اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بہی جائز تہا اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے اگر ایسا ہوتا تو وہ مستحق حمد و شکر کا نہ ہوتا یہ بہی مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بہی اجماع ہے کہ ثواب عقاب کچہہ استحقاق کی راہ سے نہین ہے بلکہ مشیت و فضل و عدل کی راہ سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر مستحق عقاب دائم ہین اور نہ افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود بلکہ اگر وہ سارے آسمان و زمین والونکو عذاب کرے تب بہی ظالم نہین ہے اور اگر سارے کفار کو جنت مین لیجائے تب بہی یہ کچہہ محال نہین ہے لان الخالق خلقہ والامر امرہ ولکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مومنین کو آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتین سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ اونکی ساتہ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ جہوٹ نہین بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بہی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایۃ اور یہ باطل ہے اللہ کا کوئی کام نہ ظلم ہے نہ جور نہ کوئی شے اوس سے قبیح ہے قبح و حسن اشیاء کا اوسیکی طرف سے ہے ۱۲ اونکا اجماع ہے اسپر کہ وعید مطلق حقین کفار کے ہے اور وعد مطلق حقین محسنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بصورت اجتناب کے کبائر سے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جواز عقوبت مین مثل کبائر کے ہین اور غفران کبائر کو مشیت و شفاعت پر رکہا ہے اور اہل صلوۃ کا خروج نار سے واجب بتاتے ہین کہتے ہین معنی اس آیت کے

Marfat.com

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ الآیۃ یہ مین کہ کفر و شرک سے بچے اسکی انواع بہت ہین اور اطلاق [illegible]
ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمع واحد کا و بحن سے علی الجمع کبائر ہین کہ [illegible] ان اللہ لا
یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو اور شرک مین شرط آیا ہے قول [illegible]
کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکھتا ہے اللہ کے فضل سے [illegible]
اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ مشیت کے شرط [illegible]
آئی ہے اور جتنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچھ [illegible]
ہے بلکہ وجوب حق الٰہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجھا ہے اور گناہ [illegible]
ٹھیرایا اگر بطور نسبت و اضافت انکا ڈر اتنا زیادہ ہوا کہ گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے [illegible]
ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعدہ بندون کا حق ہے اللہ پر [illegible]
سو اگر اوسنے استیفا اپنے حق کا اور ردّ انکا حق وفا نفرمایا تو یہ بات لائق [illegible]
غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق تفضل یہ ہے کہ اونکے حقوق [illegible]
دے ف یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے [illegible]
کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما
لفظ من لدنہ دلیل ہے اسپر کہ یہ اسکا تفضل ہے نہ جزاء [illegible] اسپر اجماع ہے کہ [illegible]
کیا ہے اور جو کچھ روایات مین حضرت سے آیا ہے درباره شفاعت وغیرہ [illegible]
ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولے جاوینگے اگرچہ کیفیت [illegible]
کہ مراد پر ایمان لانا چاہیئے جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث [illegible]
ابدی اور موجود ہین ابدالآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار [illegible]
نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر اسم مین ایمان رکھنے مین [illegible]
دار و مدار ایمان و اسلام ہے اہل دار مومن و مسلمان ہین اہل [illegible] مسلمان ہین کیونکہ [illegible] اسلام رکھتے ہین اگرچہ
بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہیئے اور نماز پیچھے ہر نیک و بد کے پڑھنا جائز ہے اور
جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان پر [illegible] ہمراہ امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج [illegible]
خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہیئے خلفاء اربعہ مقدم ہین سب پر اور [illegible] سلف صالح کی [illegible]

اور اونکی مشاجرات مین سکوت بہتر ہے یہ تشاجر کچہہ اونکے سبق حسنی مین قادح نہین ہے جسکے لئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت مین جائیگا اوسکو عذاب نار نہوگا ولاۃ اگرچہ ظالم ہون اونپر تلوار لیکر نکلنا نچاہئے
امر و نہی واجب ہے جس سے ہوسکے مگر ہمراہ شفقت و رافت و رفق و لطف و رحمت قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
و نکیر حق ہے حضرت کا معراج مین آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاء اللہ تعالی وقت شب کے حالت بیداری مین
سات بدن کے حق ہے رویا حق ہے مومنین کیلئے بشارت و انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مرگیا یا مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہین ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آبا کے جنت مین ہونگے اطفال مشرکین مین اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام رزق ہے
جدال و مراء دین مین اور خصومت قدر مین اور تنازع کرنا اوسمین درست نہین ہے مالہم و ما علیہم مین مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال ہے مراد علم وقت ہے جو ظاہرا و باطنا اوسپر واجب
ہوتا ہے یہ لوگ اللہ کی خلق پر فصیح ہون یا اعجم سب سے زیادہ مہربان و شفیق ہوتے ہین اور بڑے باذل مال
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور بڑے حریص اتباع سنن پر انکا اجماع
ہے اسپر کہ جو کچہہ اللہ و رسول نے کتاب و سنت مین ذکر کیا ہے وہ فرض واجب و حتم لازم ہے حقمین عقلاء بالغین
کے اوس سے تخلف کرنا جائز نہین نہ کسیطرح اوسمین تفریط کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بہی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیون نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلئے ایسا
کوئی مقام نہین ہے کہ اوسمین آداب شریعت اوس سے ساقط ہو جائین محظور کو مباح حرام کو حلال کر بیٹھے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط سمجہہ لے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت سات اوسکے آئے ہین اور جو شخص اصفی سترو اعلی رتبہ اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد مین شدید تر اور عمل مین مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے ۱۵ اسپر اجماع ہے کہ افعال نہ سبب
سعادت مین نہ سبب شقاوت سعادت و شقاوت و نکی بمشیت الہی سابق ہو چکی ہے اور پہلے سے لکہہ گئی ہے
جسطرح کہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے هذا کتاب رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة و اسماء آبائهم و قبائلهم ثم اجمل
علی آخرهم فلا یزاد فیهم و لا ینقص منهم ابدا اسیطرح حقمین اہل نار کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعید من سعد فی بطن امه و الشقی من شقی فی بطن امه یہ اعمال کچہہ من حیث الاستحقاق موجب ثواب
و عقاب کے نہین ہین بلکہ عدل کی راہ سے ہین اور اللہ کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے ۱۶ النعیم جنت اوسکیلئے

ہے جسکے لیئے اللہ کیطرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہو چکی ہے اور عذاب نار اسکے لیئے ہے جسکے لیئے
اللہ کیطرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کر چکی ہے کما قال هؤلاء في الجنة ولا ابالي وهؤلاء في النار
ولا ابالي اعمال عباد علامات و امارات ہین اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فكل ميسر لما خلق له ۱۶ سب صوفیہ
مجمع ہین اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ اعمال پر ثواب دیتا اور عقاب کرتا ہے کیونکہ وسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل بد پر وعید
فرمائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانه صادق وخبره صدق ۱۷ انکا اجماع ہے اس بات پر کہ دلیل
اللہ پر خود اکیلا اللہ ہے رہی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت مین طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ
وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہین ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اللہ کو اوسکی خلق سے پہچانا
افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام و صفات سے پہچانا افلا يتدبرون القرآن
ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها انبیا نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وكذلك اوحينا اليك روحا من امرنا
ہان اللہ کو نہین پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیاء کی
کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے هي وجود جهلك عند قيام علمه معلوم
ہوا کہ معرفت و علم مین فرق ہے ۱۸ جنید رح فرماتے ہین کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ
مختص ہے اوسنے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے اوسپر آگاہ نہین کیا اور بجز اسکے کہ اوسکو موجود کہین اور کوئی
عبارت بولنا جائز نہین ہے لقوله تعالى قل الروح من امر ربي صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہے
ابن عطا کہتے ہین اللہ نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قوله تعالى خلقناكم يعني الارواح ثم صورناكم يعني
الاجساد ۱۹ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہین کہتے ہین
فضل اوسکو ہے جسکو اللہ نے فضیلت دی ہے یہ کچھ جوہر و عمل سے نہین ہے عقل و خبر کی راہ سے اوسکا
واجب نہین جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے
ملائکہ افضل ہین سارے مومنین سے اور مومنین مین ایسے بھی ہین جو ملائکہ سے افضل ہین یعنی انبیاء علیہم
السلام ۲۰ اسپر انکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے افاضل ہے لقوله تعالى ولقد فضلنا بعض النبيين
على بعض لکن فاضل و مفضول متعین نہین ہین لقوله صلعم لا تخيروا بين الانبياء لکن حضرت کا افضل ہونا
بموجب حدیث انا سيد ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہین ۲۱ انبیاء باجماع جمیع صوفیہ افضل البشر ہین اور
بشر مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ فضل مین برابر انبیاء کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

Marfat.com

جلیل القدر عظیم الخطر کیون نہو انبیا سے زلات کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل وخطا ہون یا بہو وغفلت لیکن وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہین نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہین ۱۲ اولیاء سے کرامات ہوتی ہین بات قرآن حدیث دونون سے ثابت ہے حضرت کے عہد مین اور بعد آپکے عہد کے بھی ظہور اوسکا ہوا اولیا سے جب کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو اونکا تذلل وخضوع وخشیت واستکانت بڑہ جاتا ہے وہ اللہ کا شکر بجالاتے ہین اور اللہ اونکا اجر زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیا کیلئے معجزات ہوتے ہین اولیار کے لئے کرامات عادتکیلئے مخاوعات اولیار کو علم اپنی کرامت کا نہین ہوتا ہے انبیار کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیار غیر معصوم ہین اور انبیار معصوم ہین بعض نے کہا ولی کو اپنا ولی ہونا معلوم نہین ہوسکتا ہے اور بعض نے کہا جائز ہے کہ وہ اس امر کا شناسا ہو اعلام ولایت کا کچھہ طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج من العادۃ کے نہین ہوتا ہے ولکن یہ اعلام سرائر مین ہوتا ہے جو اللہ کو معلوم ہے

۱۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول وعمل ونیت ہے نیت کے معنی تصدیق ہین اصل ایمان بھی اقرار زبان ہمراہ تصدیق قلب کے ہے اور فرع اوسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر وباطن مین ایک شئے ہے اور وہ دل ہے اور ظاہر مین اشیار مختلفہ ہین اسپر اجماع ہے کہ وجوب ایمان کا ظاہر اشد اوسکے وجوب کے باطنا ہے اور وہ اقرار ہے کہتے ہین کہ ایمان بڑہتا گھٹتا ہے جنید وسہل نے کہا کہ تصدیق بڑہتی گھٹتی نہین ہے اگر گھٹتی تو پھر بندہ ایمان سے نکل جائے کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اخبار ومواعید کی اوسمین ادنیٰ شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے قوت ویقین کے ہوتی ہے ہان زبان کا اقرار نہ بڑہے نہ گھٹے اور عمل بالارکان زائد وناقص ہوتا ہے **ف**

بعض نے کہا جس مومن نے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجالایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے عذاب سے امن مین ہے اور جسنے یہ کچھہ کیا وہ مخلد فی النار رہے اور جسنے باوجود اقرار وتصدیق کے اعمال مین تقصیر کی جائز ہے کہ وہ معذب غیر مخلد ہو سو وہ خلو سے تو امن مین ہے لیکن عذاب سے مامون نہین ہے تو اوسکا امن ناقص غیر کامل ہوا اور جو شخص نے سب بجالایا اوسکا امن تام غیر ناقص ہے اسلئے یہ بات ٹہیری کہ نقصان امن کا سبب نقصان ایمانکے ہوا اور تمام امن سبب تمام ایمانکے ہوا حضرت نے حق مین قاصر فی الواجب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ دربارہ انکار منکر بالقلب کے فرمایا ہے کہ ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو کامل ٹہیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا اخلاق ظاہر وباطن دونون مین ہوتے ہین سو جسکو عام ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جسکو عام نہین ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کم وبیشی ایمان کی کچھہ طرف سے عین کے نہین ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جودت وحسن وقوت سے زیادت ہوتی ہے اور

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل
ہوئین سو کچھ ساری عورتین اعیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسار کو ناقص العقل
والدین فرمایا ہے بعض کبرا نے کہا ہے ایمان طرف سے اللہ کے ہے نہ زیادہ ہوتا نہ کم اور طرف سے انبیار کے زیادہ ہوتا ہے
نہ کم اور طرف سے غیر انبیار کے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۴ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بلا حد اور ذکر
بلا بت یعنی قطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اسکے
ساتھ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہدہ حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور
دوسرے وقت مین مشاہد نہو ۲۴ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسی نے کہا اسلام
ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و اعتقاد
ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہے
وہی ٹھیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اسمین خوض زائد کرنا کچھ ضرور نہین ہے ۲۵
قول صوفیہ رحمہم اللہ تعالے کا در بارہ مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے حوطہ و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہار مین
اخذ کرتے ہین اور ہمیشہ انکی اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہار کو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر
اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ مذہب
نزدیک اسکی صحیح ہوا اسطور پر کہ مثل اسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بھی ہے تو
تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ
کو اسکا دل علم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس
بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت وجوب کے بجا لاوے اور کرے تقصیر
تاخیر و تفریط روا نرکھے مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہتا ہو اور اسکا کوئی
مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑھا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکھنا دونون جائز ہین اور استطاعت
حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے
کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال و مال فمن لم یکن له حال تقله فمال یبلغه ۲۷ اباحت مکاسب پر
حرف و تجارات و حرث وغیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لکن ساتھ تیقظ و تثبت و تحرز
کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

Marfat.com

مہربانی کرے یہ پیشہ کرنا نزدیک اِنکے اوس شخص کیلئے واجب ہے جسکا فرض نفقہ اِسکے ساتھ لگا ہوا ہے جنید کہتے ہین کسب ایک عمل متقبل الی اللہ ہے سو جتنا نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے اوتنا ہی اسمین شغل کرے یہ نجانے کہ جلب رزق و جر منفعت اسی مین ہے بس بس آور سفر و آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کچھ اوسپر واجب نہین ہے آور نہ قادح توکل و جارح ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی واحق ہے اور اعراض اوس سے وقت صحت توکل و ثقت باللہ کے واجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب کرتے ہین اور غیر متوکل واسطے نفع اون کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما تحققناه وصح عندنا من مذاهب القوم من اقاويلهم فی کتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرف اصولهم و تحقق فی مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم انتهی حاصله

فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی بابت کتاب فتوحات و الیواقیت و الجواہر شیخ عبد الوہاب شعرانی

ہر مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس اللہ کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر یہ اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اسکا فساد ظاہر کر دینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکھو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تھا حالانکہ وہ لوگ مشرک تھے اونکو اپنی جان پر اپنی برات کا شرک باللہ سے اور اپنے اقرار بالوحدانیۃ کا گواہ ٹھیرایا تھا اسلئے کہ اونکو یہ بات معلوم تہی کہ اللہ تعالے جہان والون کو اپنے سامنے کہڑا کرکے اوس موقف عظیم ہولناک مین اونسے سوال کریگا اور ہر گواہ کو اپنی گواہی ادا کرنا پڑیگا آور ہر امین اپنی امانت ادا کریگا آور موذن کیلئے ہر سامع اذان گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بہی گواہی دینگے لہذا شیطان وقت سماع اذان کے پشت پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگتا ہے تاکہ اذان موذن کو نہ سنے اور اوسکے لئے گواہی دینا نہ پڑے آور منجملہ اون لوگون کے نہ ٹہیرے جو ساعی اوسکی سعادت مین ہین یہ شیطان لعنۃ اللہ ہمارا خالص دشمن اور عدو محض ہے وہ کب ہماری بہلائی و بہتری چاہتا ہے سو جب دشمن کو چارہ سہادت سے نہین ہے کہ جس بات پر تو نے اوسکو گواہ ٹہیرایا ہے وہ اوسکی گواہی دے کیونکہ وہ اوسکے حق مین یہ بات سچ سچ ہوگی تو پہر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور اپنا آدمی ہے تجکو چاہئے کہ تو اونکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کرلے سوا ے

میرے اخوان واحباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اس بات پر کہ مینے اللہ تعالے کو اور ملائکہ اور انبیاء کو اور ان مومنین
کو جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اس بات پر کہ مین بطور جزم اپنے
دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ و ولد سے مالک
ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے ملک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ
نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے
سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی
ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا نہ آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے
وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکان کا کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر
محال ٹھیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت اور تلقاء ہو وہ تو مقدس ہے جہات و اقطار سے دیکھا جاتا ہے
دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی
کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے ساتہ اوسکے مستوی ہے آخرت و اولی اوسکے
لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کرسکتا اور نہ
مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا وهو الآن علی ما علیه کان یعنی اب بہی وہ
جون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حی ہون جسکو حفظ مخلوقات
نہین تہکاتا اور نہ اوسکیطرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے بر تر ہے
کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے
ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل بعد صیغے ہین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے
کہ سوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچھ نہین کرسکتا لیس کمثله شیء و هو السمیع البصیر
عرش کو پیدا کرکے استواء کی ایک حد ٹھیرائی اور کرسی بناکر اوسکو آسمانون زمین کی وسعت دی لوح محفوظ اور
قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کرکے مطابق اپنے علم کے حقمین خلق کے فصل و قضا کے دن تک کاتب
بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹھیرایا روحونکو اندر بدنون
کے اوتارا امانت دار کیا پہر اون بدنون کو جنمین یہ روحین اوتاری گئی ہین زمین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچھ
آسمانون و زمین مین ہے اوس سبکو مسخر اون خلفاء کا ٹھیرایا یہ سب اوسکی طرف سے ہے وہ قائم

Marfat.com

ہے ایک ذرہ حرکت نہین کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنایا بغیر اسکے کہ اوسکو کچہہ حاجت خلق کی ہو
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اللہ پر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تہا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
ٹہیرا فہو الاول والاخر والظاہر والباطن وہو علی کل شئ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا مُحصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکہ کے اشارہ کو اور جی کے اندر کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر اشیاء
نہ تہی مگر اوسکو علم اون کا حاصل تہا پہر اوسی علم کے بموجب ونکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیا رہا
کچہہ اشیا کے موجود ہونے پر کوئی علم جدید اوسکو نہین لگا ساری اشیا کا اتقان واحکام اور اونپر حکمرانی
کرنا اوسکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بہی ہے باجماع اہل نظر صحیح وہی عالم غیب وشہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب وشہادت مین ہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد سے متعلق
نہین ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جبتک کہ اوسکو جان نہین لیا کیونکہ
عقل مین یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
فاعل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حی قیوم کے پائی جائین یا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہ سکین وجود مین کوئی طاعت یا معصیت رنج یا نقصان عبد یا حُر بُرد یا حر
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بر یا بحر نفع یا ضر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیا ارض یا سما ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل غداۃ یا اصیل بیاض
یا سواد سہار یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہین ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالی ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہین یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لا راد لامرہ ولا معقب لحکمہ یؤتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویہدی من یشاء
ویضل من یشاء ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اگر ساری خلائق مجتمع ہو کہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد خدا نہین ہے تو نہین کر سکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکے ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہین کیا ہے یا خلاف
مراد خدا کے کچہہ کرنا چاہے تو ہرگز نہین کرسکتے اونکو یہ استطاعت نہین ہے اور نہ اللہ نے اونکو اس

Marfat.com

امرکی قدرت دی ہے کفر وایمان وطاعت وعصیان سب وسکی مشیت وحکم وارادہ سے ہے اللہ تعالے
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتہ اس ارادہ کے اور عالم تہا معدوم کا پہر اوسنے عالم کو بلا تفکر وتدبر ایجاد کیا
وہ جاہل نہ تہا کہ تدبر وتفکر سے وسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل وعلا عن ذلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق
کی بنیاد اور تعیین ارادہ منزہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان و مکان و اکوان و الوان کے ایجاد کیا سو علی الحقیقت جو
مین کوئی مرید بجز اوس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل ہے قول کا وما تشاؤن الا ان یشاء
اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کرکے ایجاد کیا وہ سنتا دیکہتا ہر
ہر متحرک و ساکن و ناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلی ہے نہ بُعد وسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے
اور نہ قرب وسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے حی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت مس
کے صوت مماست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندہیرے مین پانی کو اندر پانی کے دیکہتا ہے نہ امتزاج
اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع وہی ہے سنتا دیکہتا اوسنے تکلم کیا لیکن نہ خاموشی تقدیم
سے اور نہ سکوت متوہم سے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم وارادہ وقدرت کے موسی
علیہ السلام وغیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور وتوریت انجیل فرقان رکہا بغیر کسی تشبیہ تکییف کے
اوسکا کلام بغیر لہات لسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر اصمخہ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ جفان
ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب جنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار و نظر کرنے کے برہان مین ہے
یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اوسکی ذات نہ
زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو تو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچہ وسکے
سوا ہے وہ اوسیکے وجود سے فائض ہوا ہے اوسکا فضل و عدل باسط و قابض ہے جب جہان کو ایجاد
واختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل و بدیع بنایا اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین [illegible]
ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر ستائے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے
اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچہ تصرف نہین ہے کہ اوسکی طرف جور و حیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور
کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع وخوف ٹہیرے جو کچہ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اسکی
ارادہ وامر سے متصرف ہے نفوس مکلفین مین الہام تقوی وفجور کا کرنیوالا وہی ہے پہر جسکی سیئات سے
چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑلے خواہ یہان خواہ دن نشور کے اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

حکم کرے اور نہ اوسکا فضل اوسکے عدل مین حکمران ہو عالم کو دو قبضے مین نکالا اور اونکیلئے دو مرتبے رکہے فرمایا ہؤلاء للجنة ولا ابالی وہؤلاء للنار ولا ابالی کسی معترض نے دسدم وہان کچہہ اعتراض نکیا کیونکہ اوسوقت وہان کوئی موجود نہ تہا وہی خود موجود تہا سو سب نتیجے تصریفیا اسمار الٰہی کے ہین ایک قبضہ زیر اسما ہے دوسرا قبضہ زیر اسمار آلارہے اسمہ پاک اگر چاہتا کہ سارا جہان سعادتمند ہو تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سب اوسکی شان تہی لیکن اوسنے اسطرح پر چاہا بلکہ اوسطرح پر ہوا جو کہ اوسنے چاہا کہ کوئی شقی ہے اور کوئی سعید یہان ورسعادمین اب کوئی رستہ طرف بدلنے اوسکے حکم کے نہین ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ پانچ نمازین برابر پچاس نمازون کے ہین ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید کیونکہ ملک مین میرا ہی تصرف ہے اور میری ہی مشیت جاری ہے اسکی حقیقت سوا انکہین سہارے دل کی اندہی ہین افکار وضمائر کا اوسپر گزر نہین ہوتا مگر بطور وہب الٰہی او رجود رحمانی کے جس بندہ پر اوسکی عنایت ہوتی ہے اور حضرت شہادت مین اوسکے لئے یہ امر سابق ہو چکا ہے اوسکو یہ موہبت ملتی ہے جسوقت الوہیت نے یہ تقسیم کی تہی اوسکو معلوم تہا کہ یہ دقائق قدیم ہین اوسکے سوا کوئی فاعل نہین ہے اور نہ کوئی موجود بذات خود ہے مگر وہی ایک اللہ ہی نے تمکو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا اوس سے سوال اوسکے فعل کا نہین کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے حجت بالغہ اوسیکے لئے ہے وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگا وے

ف مینے جسطرح اللہ اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو اپنی نفس پر اپنی توحید کا گواہ ٹہیرایا ہے اسیطرح مین اللہ اور ملائکہ اور ساری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر اپنی توحید اور ایمان لانیکا اللہ کے مصطفےٰ ومختار مجتبیٰ پر گواہ کرتا ہون وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہین جنکو اللہ نے سب لوگون کیطرف بشیر ونذیر اور داعی الی اللہ اپنے اذن سے اور سراج منیر ٹہیرا کر بہیجا ہے حضرت پر جو کچہہ اللہ کیطرف سے اترا تہا وہ اونہون نے پہنچا دیا امانت ادا کر دی امت کی خیر خواہی کی حجۃ الوداع مین کہڑے ہو کر سارے اتباع حاضرین کو خطبہ سنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعد و وعید پہنچائے اعطاء وار عاد کیا اس تذکیر کے ساتہہ کسیکو خاص نہین کیا یہ تذکیر باذن احد صمد تہی پہر کہا الاھل بلغت سب نے کہا ہان فرمایا اللہم اشہد مین ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہین خواہ مجہے وہ معلوم ہے یا نہین منجملہ اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے نزدیک خدا کے جب آتی ہے تو دیر نہین کرتی سو مجکو اسپر ایمان ہے اسمین کچہہ شک وشبہہ نہین ہے جسطرح کہ مین اس بات پر بہی ایمان لایا ہون

اور ہمینے قرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث اجساد کا قبور سے حق ہے اور عرض ہونا اسپر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت مین اور ایک فریق کا دوزخ مین جانا حق ہے اور کرب وسدن کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن مین نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے اور شفاعت ملائکہ وانبیاء ومومنین وشفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے جہنم مین جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم مین اور رہنا ہمیشہ کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم مین حق ہے اور جو کچہہ کتب مین آیا ہے اور رسل لائے ہین علم ہو یا جہل وہ حق ہے یہ شہادت میری میرے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس یہ پہنچی ہے وہ اس امانت کو وقت سوال کے ادا کرے جہان کہین ہو اللہ تعالیٰ ہمکو اور تمکو اس ایمان سے نفع دے اور ہمکو اوسپر وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکہے اور کرامت رضوان کے گہر مین ہمکو داخل کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سرابیل قطران ہونگے اور ہمکو اوس عصابہ مین کرے جنہنے کتب آلہیہ کو ایمان کے ساتہہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہو کر پہرا ہے اور اوسکی ترازو بہاری ہوگئی ہے اور اوسکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم محسان انتہی اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق وتقریر فائق کے ثابت کیا ہے اور علماء واولیاء کے اقوال اوسکی تائید مین نقل کئے ہین ان عقائد مین وہ مسائل اتحاد وغیرہ جنہپر انتقاد کیا گیا ہے مذکور نہین ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے اونکو کتاب فتوحات مین طرف سے حساد شیخ کے مدسوس بتایا ہے بنیاد تکفیر کی اونہین مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اللہ کسی مسلمان کو اونکی تکفیر کرنا نہین پہنچتا اور جس کسی عالم باعمل نے اونکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر در حقیقت اونکی نہین ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہین جنکو بظاہر شرع سے مخالفت رکہتے ہین سو تفوہ وتکلم کرنا شیخ کا ساتہہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی مین کیون نہو یا وہ عبارات ماول ہین اور ہر شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہین ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق مین شیخ کے منکر تھے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ اونکے بعض الفاظ محتمل و ماول ہین در تکفیر کو روا رکہا واللہ الحمد

ف شیخ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

ان لایکون عنده شطح عن ظاهر الشریعة ابدا بل یری ان من الواجب علیه ان یحق الحق و یبطل الباطل ویعمل علی الخروج من خلاف العلماء ما امکن انتھی بلفظہ شعرانی رح نے کبریت احمر میں بعد نقل عبارت کے کہا ہے ومن تامل وفهم عرف ان جمیع المواضع التی فیها شطح فی کتبه مدسوسة علیه لاسیما کتاب الفتوحات المکیة فانه وضعه فی حال کماله بیقین وقد فرغ منه قبل موته بنحو ثلث سنین وبقرینة ما قاله فی الفتوحات المکیة فی مواضع کثیرة من ان الشطح کله رعونة نفس لا یصدر قط من محقق وبقرینة قوله ایضا فی مواضع من اراد ان لا یضل فلا یرم میزان الشریعة من یده طرفة عین بل یستصحبها لیلا ونهارا عند کل قول وفعل واعتقاد انتھی میں کہتا ہوں مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح نے مکتوبات میں کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کما سیاتی معلوم ہوتا ہے کہ شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رح پر نہیں ہوئی ورنہ وہ اون عقائد کو جنپر انتقاد کیا ہے مدسوس سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہیں وبالجملة فلا یحل مطالعة کتب التوحید الخاص الا لعالم کامل ومن سلک طریق القوم واما من لم یکن واحدا من هذین الرجلین فلا ینبغی له مطالعة شئ من ذلک خوفا علیه من ادخال الشبه التی لا یکاد الفطن یخرج منها فضلا عن غیر الفطن ولکن من شان النفس کثرة الفضول ومحبة الخوض فیما لا یعنیها وقد اجمع اهل الحق علی وجوب تاویل احادیث الصفات کحدیث ینزل ربنا الی سماء الدنیا وخالف فی ذلک الکرامیة المجسمة والحشویة المشبهة فمنعوا تاویلها وحملوها علی الوجه المستحیل فی حقه تعالی من التشبیه والتکییف حتی ان بعضهم کان علی المنبر فنزل درجا منه وقال ینزل ربکم عن کرسیه الی سماء الدنیا کنزولی من منبری هذا وهذا جهل لیس فوقه جهل وکل هؤلاء محجوجون بالکتاب والسنة ودلائل العقول واذا تعددت وجوه الحمل لآیات الصفات وجب الاخذ بالوجه الراجح عند الشیخ ابی الحسن الاشعری لقوله تعالی فاعتبروا یا اولی الابصار ولقوله تعالی فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه وذهب سفیان الثوری والاوزاعی وغیرهما الی انه یطرح التشبیه والتکییف ونقف عن تعیین وجه من وجوه التاویل انتھی میں کہتا ہوں کہ مراد شعرانی رح کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ وتکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ وحشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیحہ ہے اس مراد پر اور مذہب سلف دربارہ صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے اسجگہ نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گزرے ہیں اور قول اشعری مرجح ہے اور اہل بدع جو کبھی

Marfat.com

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی استطالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المكية وحذفت منها كل ما يخالف ظاهر الشريعة فلما اخبرت
بانهم دسوا فی کتب الشيخ ما يوهم الحلول والاتحاد ورد علی الشيخ شمس الدين المدنی بنسخة
فی الفتوحات التی قابلها على خط الشيخ بقونيه فلم اجد فيها شيئاً من ذلك
الذی حذفته ففرحت بذلك غاية الفرح فالحمد لله علی ذلك
انتہی مین کہتا ہون مینے مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح اسبات پر ہے کہ مسائل اتحاد و حلول
و نحوہما مدسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حث علی الاتباع کیون ہے -

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیۃ الطالبین

معرفت صانع عزوجل کی مطابق آیات و دلالات کے بروجہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد لیس کمثله
شیء وهو السميع البصير ٥ نہ کوئی اوسکا شبیہ و نظیر ہے اور نہ کوئی عون و شریک اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر اور نہ کوئی ند و مشیر وہ نہ جسم محسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیاء
اور شاہد کائنات ہے بغیر مماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق رازق اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی الملکوت سرمدی الجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسماء عظام مواہب کرام
مین آوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیها فان و یبقی وجه ربك ذو الجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیا ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

Marfat.com

کرتا ہے پہر وہ کام اوسیکی طرف چڑہ جاتا ہے ایسے دنمین جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے اوسینے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچہ اہل عالم کرتے ہین اوسیکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
عصمت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم ستر و اخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر محرک مسکن
سب ہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کر سکتے ہین اور نہ اذہان تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہوسکتا وہ جلیل
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے مشابہ ہوسکے یا طرف کسی اختراع و ابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر سع اوسکے کسب کے قائم ہے لقد احصٰهم وعدّهم عدا وکلهم اٰتیه یوم القیٰمة فردا لتجزیٰ کل
نفس بما تسعیٰ لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ خلق سے غنی ہے تربیت کا
رازق ہے کہلاتا ہے کہاتا نہین دیتا ہے لیتا نہین مجبر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچہ واسطے جلب نفع یا دفع ضر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
و فکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ صرف اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق قائلین ہے اور صاحب
عرش مجید اور فاعل لما یرید متفرد ہے ساتہہ قدرت کے اختراع اعیان و کشف ضر و بلوی و تقلیب اعیان
و تغییر احوال پر کل یوم هو فی شان جو بات مقدر جسوقت کی ہے اوسکو اوسیوقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتہ حیات کے عالم ہے ساتہ علم کے قادر ہے ساتہ قدرت کے مرید ہے ساتہ ارادہ کے سمیع ہے ساتہ
سمع کے بصیر ہے ساتہ بصر کے مدرک ہے ساتہ ادراک کے متکلم ہے ساتہ کلام کے آمر ہے ساتہ امر کے ناہی
ہے ساتہ نہی کے مخبر ہے ساتہ خبر کے اپنے حکم و قضا مین عادل ہے اپنے عطاؤ انعام مین محسن متفضل ہے مبدی
معید محیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
بہولتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب مکروہ رکہتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب و سخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتہ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسموٰت مطویٰت بیمینه ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹہی مین لیگا کوئی طرف اونکی اوسکے قبضہ سے باہر نظر
نا آئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیه یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتہ سے بنایا جنت عدن

Marfat.com

کو اپنے ہاتہ سے لگایا درخت طوبیٰ کو اپنے ہاتہ سے بویا توریت کو اپنے ہاتہ سے لکہکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اونسے بغیر واسطہ و بغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمٰن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو الٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان زمین دن
قیامت کے اوسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکہدیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جائینگے اور وہ کہے گی بس بس پہر ایک قوم جہنم سے باہر آئے گی جنت والے اسکے
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکہین گے کچہہ شک و شبہ اوسکی رویت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلی لہم و یعطیہم ما یتمنون وقال تعالیٰ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ حسنے سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے وقال تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ بندے دن
فصل کے اوسپر عرض کئے جائینگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا اللہ نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک اور سات زمینین بنائین ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان دوسرے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے پانی آسمان ہفتم
پر ہے رحمٰن کا عرش پانی پر ہے اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے واسطے اوسکے ستر ہزار پردے نور و ظلمت کے
ہین اور جو کچہہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹہانیوالے ہین جو اوسکو اوٹہائے ہوئے ہین قال تعالیٰ الذین
یحملون العرش ومن حولہ الآیۃ عرش کی ایک حد ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے وتری الملئکۃ حافین حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی وسعت مثل وسعت سمٰوٰت وارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہو اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانون کے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچہہ زمینون مین اور اونکے درمیان ہے اور جو کچہہ تحت الثریٰ اور دریاؤن کی تہ مین
اور ہر بال کی جڑ مین ہے وہ ہر درخت اور ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتی کے گرنیکو اور اونکی گنتی اور عدد
سنگریزہ و ریت اور وزن پہاڑون کا اور تول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکے اسرار و الفاظ
وکلام کو معلوم رکہتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہیئے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمٰن علی العرش استویٰ
وقولہ ثم استویٰ علی العرش الرحمٰن وقولہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور حضرت نے اوس

Marfat.com

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تہا کہ اللہ کہان ہے اور اوسنے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تہا اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لما خلق اللہ الخلق کتب کتابا علی نفسہ و ہو عندہ
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب طلاق لفظ استوا رکا بغیر تاویل کے چاہئیے یہ استوار ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جسطرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہین اور نہ بمعنے علو و رفعت جسطرح کہ اشعریہ کہتے
ہین اور نہ بمعنے استیلا ر و غلبہ جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین کیونکہ یہ معنے شرع مین نہین آئے ہین اور نہ کسی شخص ایک
سے منجلہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و اصحاب حدیث کے منقول ہین بلکہ اونسے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجہول والاقرار بہ واجب والجحود بہ
کفر یہ روایت صحیح مسلم مین آئی ہے اسیطرح حدیث انس بن مالک مین بہی مروی ہے امام احمد رح نے
مرنے سے پہلے کہا تہا اخبار الصفات تمر کما جاءت بلا تشبیہ ولا تعطیل دوسر الفظ انکا یہ ہے
کہ کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شئ من ہذہ الاماکن فی کتاب اللہ عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابہ رضی اللہ عنہم او عن التابعین تیسرا لفظ یہ ہے نحن
نؤمن بان اللہ عز وجل علی العرش کیف شاء و کما شاء بلا حد ولا صفۃ یبلغہا واصف او یحدہ حاد
کعب احبار کہتے ہین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہے انا اللہ فوق عبادی و عرشی فوق جمیع خلقی
وانا علی عرشی علیہ ادبر عبادی ولا یخفی علی شئ من عبادی شیخ جیلی رح فرماتے ہین کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی مین جو کسی نبی مرسل پر اوتری ہے بلا کیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالی
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتہ علو و قدرت و استیلا ر و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استوار کا اوسپر چاہئیے یہ استوار اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی ورسات آیتون مین اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ مین آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتہ ان صفات کے ہم اسطرح کتاب و سنت سے خروج نہین کر سکتے ہین بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکہہ کر اوسپر ایمان لاتے ہین اور کیفیت کو صفات مین سپرد علم الہی کرتے ہین سفیان بن عیینہ نے کہا ہے
کما وصف اللہ تعالی نفسہ فی کتابہ فتفسیرہ قراءتہ لا تفسیر لہ غیرہا ولم نتکلف غیر
ذلک فانہ غیب لا مجال للعقل فی ادراکہ ونسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من ان نقول فیہ

Marfat.com

ونی صفاتہ ماالم یخبرنا بہ ھو او رسولہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اسد تعالی ہررات آسمان دنیا پر جیسا اور جسطرح کہ وہ
چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس مذنب مخطی مجرم عاصی کو اپنے بندو نمین سے پسند کرتا ہے اوسکو
بخشدیتا ہے یہ نزول معنی نزول رحمت و ثواب نہین ہے جسطرح کہ معتزلہ وشیعہ یہ دعوی کرتے ملکہ حدیث
عبادہ بن صامت مین آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح و یعلو علی کرسیہ یہ حدیث بلفاظ
مختلفہ ابو ہریرہ و جابر و علی و ابن مسعود و ابو الدردا و ابن عباس و عائشہ سے مروی ہے ان سبھون نے
اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل
دیتے تہے اسیطرح شب نصف شعبان مین نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا تہا ما ھذہ الاحادیث
التی تحدث بھا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد و یتحرک اونہون نے سائل
سے فرمایا تقول ان اللہ یقدر علی ان اللہ ینزل و یصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تنکر یحیی بن
معین کہتے ہین کہ جب کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن
عیاض نے کہا کہ جب تجہسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب ینزل تو تو یون کہہ انا مؤمن برب یفعل
ما یشاء ۲ ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب وحی ہے جسکو جبریل علیہ
السلام لیکر حضرت پر آتے تہے بہ لغت رسول میں نازل ہوا ہے اسد کا کلام یہی قرآن شریف ہے جو کہ
مخلوق نہین ہے یہ کسیطرح پڑہا جائے تلاوت کیا جائے لکہا جائے متفرق طور پر اللہ کی صفت ذات ہے
نہ محدث ہے نہ مبدل نہ متغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزاد فیہ اوسکی طرف سے آیا اوسکیطرف عود
کریگا یہ حافظین کے سینون مین اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کفدست اور ناظرین کے ملاحظہ
مین اور اہل اسلام کے مصاحف مین اور جیسا کہ الواح مین ہے جہان کہین مرئی و موجود ہو جو شخص
اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ ساتہ
قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف
گئے ہین ۳ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ اصوات مسموعہ ہین کیونکہ انہین سے گونگا اور خاموش
آدمی متکلم و ناطق ہوجاتا ہے اسد کا کلام حروف و اصوات سے منفک نہین ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے
وہ کور باطن اور مکابر حس ہے اسد تعالی نے کہا الم حم طسم تلک آیات الکتاب ان حرفون
کو ذکر کرکے کتاب ٹہیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

کلمات ربی اور حدیث مین آیا ہے لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ومیم حرف ولام حرف اور فرمایا انزل القرآن علی سبعۃ احرف کلہا شاف اور بخاری مین عبداللہ بن انس سے رفعاً آیا ہے یحشر اللہ سبحانہ العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب انا الملک انا الدیان دوسری روایت مین یون ہے اذا تکلم اللہ بالوحی سمع صوتہ اہل السماء فیخرون سجداً الحدیث ابن عباس کا لفظ یہ ہے صوتاً کصوت الحدید اذا وقع علی الصفا فیخرون لہ سجداً محمد بن کعب کہتے ہین بنی اسرائیل نے موسیٰ سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا شبہت صوت ربی بصوت الرعد حین لا یسجع اسکے بعد شیخ حنبلی رح نے فرمایا ہے وھذہ الآیات والاخبار تدل علی ان کلام اللہ صوت لا کصوت الآدمیین الخ قولہ وقد نص احمد علی اثبات الصوت فی روایۃ جماعۃ من الاصحاب رضی اللہ عنہم بخلاف قول اشعریہ کہ اللہ کا کلام ایک معنی قائم بنفس خدا ہے واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل الغرض اللہ پاک ہمیشہ سے متکلم ہے اوسکا کلام محیط ہے سارے معانی امر ونہی واستخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے کلام اللہ تعالیٰ متواصل لا سکوت فیہ لاصحت احمد بن حنبل سے پوچھا تہا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانہ سکت لقلنا بہ ولکنا نقول انہ متکلم کیف شاء بلا کیف ولا تشبیہ ہم اسیطرح حروف کو ہم غیر مخلوق ہین خواہ اللہ کے کلام مین ہون یا آدمیونکے کلام مین یہی مذہب ہے اہل سنت کا بلا فرق لقولہ تعالیٰ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہو الی ما لا نہایۃ لہ امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین جو طرف اہل نیسابور وجرجان کے لکہا تہا اور کہا ہے ومن قال ان حروف التہجی محدثۃ فہو کافر باللہ ومتی حکم ان ذلک مخلوق فقد جعل القرآن مخلوقاً اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان الیہود اول ما ہلکت بہذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو اسیطرح غیر قرآن مین بہی ثابت ہے ۵ ہم معتقد ہین اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو حفظ کر لیگا وہ بہشت مین جائیگا یہ بات حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آئی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ سارے نام سور قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے انکو نام بنام ہر ایک سورت سے نکال کر بتایا ہے اور غنیۃ الطالبین مین مذکور ہین عبداللہ بن امام احمد نے اسماء زوائد کا بہی ان عدد پر ذکر کیا ہے

Marfat.com

ابو بکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین
اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام ہین یہ سب صفات پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر ستہ کر رہ
نام پائے اون سکو شمار جانا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث
ترمذی مین تو ننانوے نام بطریق سرد آئے ہین وہی معتبر ہین کتاب الجوائز والصلات مین معانی اسماء و صفات کے
ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان
عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گھٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہے
توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات و احادیث دلیل ہین زیادت و نقصان ایمان پر ابن عباس و ابو ہریرہ و ابو الدرداء
کہتے ہین کہ الایمان یزید و ینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت و نقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب
ہے متضمن ہے علم کو ساتھ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتھ اللہ و صفات
الٰہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات و نوافل و اجتناب زلات و معاصی کے اور یہی کہنا جائز ہے کہ ایمان نام ہے
دین و شریعت و ملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات و محرمات سے اور یہ صفت ہے
ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر اسلام ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام
بمعنی انقیاد و استسلام ہے ہر مومن مستسلم و منقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن باللہ نہین ہوتا اسلئے کہ کبھی
خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متناول ہے ہمیات کثیرہ کو فعلاً و قولاً
اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانینت قلب اور عبادات خمس کے امام
احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے موجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رفعاً مروی ہے اوسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا
فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم و فی لفظ لیعلمکم امر دینکم **حکایت** امام احمد سے پوچھا تھا کہ ایمان مخلوق ہے یا
غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام واتحد بعض ہے ساتھ قرآن کے اور جسنے کہا
کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق
نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنیاد طریقہ امام احمد کی اثبات
پر ہے کہ جس چیز کے ساتھ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ
منقرض ہو گیا اور کسی ایک سے منجملہ اونکے یہ قول منقول نہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہے

مین کہتا ہون یہ قاعدہ بہت سے آفات عقائد سے امن و عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ
اس ضابطہ کو دانتون سے پکڑ کر اون امور مین بحث و کلام و خوض کرنے سے باز رہے جنمین صحابہ و تابعین
و تبع تابعین نے خاموشی اختیار کی ہی اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ایسا شخص ہالک نہوگا اور سلامتی ایمان کے
کے ساتہ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہین ہے کہ انا مؤمن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہے
انا مؤمن ان شاء اللہ بخلاف معتزلہ کہ وہ قول اول کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم
انہ مؤمن فہو کافر مومن کو چاہیئے کہ خائف راجی مصلح حذر مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور
وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اللہ کی مخلوق اور اونکی کسب ہین خیر یا شر حسن یا
قبیح طاعت یا معصیت کچہہ ہی ہون لکن اس معنی سے کہ اسنے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے
کہ وہ اوسکی قضا و قدر سے بسبب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت و تقدیر رزق کی ہی کی ہے
کوئی شخص اوس سے صاد و مانع نہین ہوسکتا ہے نہ زائد ناقص ہوا ورنہ ناقص زائد ورنہ ناعم خشن اور نہ
خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جاسکتی ہے اللہ
تعالےٰ جسطرح رزق حلال دیتا ہے اسیطرح پر رزق حرام ہی دیتا ہے اسمعنی پر کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم
کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہین
کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے تلے دب کر مر گیا ہو
یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین و مومنین کی
اور ضلالت کافرین و منافقین کی اللہ کے اختیار مین ہے یہ سب اللہ کا فعل و صنع ہے کوئی شریک اوسکا
اندر ملک کے نہین ہے ہمنے بندہ کو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر و نہی و خطاب ہے پر استحقاق
ثواب عقاب کا موجب وعد و ضمان کے رکہتا ہے قال تعالیٰ جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبرتم
وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال ھذہ النار التی کنتم بھا
تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک اسکے سوا اور بہت آیتین ہین غرضکہ اللہ سبحانہ نے جزا کو اونکے
افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے
بلکہ مثل دروازے کے ٹہیراتے ہین کہ بند کیا کہولا گیا جیسے درخت کہ حرکت و اہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق
از کتاب و سنت ہین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین تبًا لہم یہ مجوس ہین اس امت کے

Marfat.com

انہون نے اللہ کے لئے شرکا ٹہیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت وارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے واللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سو جب جزا اونکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدائش بہی
اونکی اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خلق کل صانع وصنعتہ حتی خلق الجزار
وجزرہ ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر وصغائر سے مرتکب ہو لکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید واخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے رد ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ وبین خلقہ مالم یخبرنا اللہ بمصیرہ ۱۰ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ بسبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہے گا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین وہ اوسمین استیفا اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ وجریمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نرہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جلیگی اور نہ اعضاء
سجود آگ مین جلین گے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب دس طاعت پر نملیگا وکذلک قول المرجۂ ۱۱ ہم سبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر وشر وحلو ومر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نتہی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانہ گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اللہ کی قضا وقدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر [illegible]
سے گریز وپناہ نہین ہے وہ پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہو چکا ہے ساری خلائق اگر [illegible]
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب [illegible]
جہد کرین کہ ضرر پہنچائین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کر سکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک
بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ حدیث ابن مسعود جسمین وقائع خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت وعمل نار اور حدیث کل میسر لما خلق لہ الخ دلیل ہین خیر

وحشر قدر پر ۱۲ ہم ایمان لائے ہین اسپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا مین اپنے رب عزوجل کو انہین سر کی
آنکھون سے دیکھا ہے نہ دل سے اور نہ خواب مین یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور
اوریہ اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر آابوبکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عزوجل کو گیارہ
بار دیکھا نو بار شب معراج مین جب کہ درمیان موسی اور حق سبحانہ کے تردد کیا اور پینتالیس ۴۵ نمازین کم ہوئین
یہ سنت سے ثابت ہے اور دو بار کا دیکھنا کتاب اللہ سے ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ جابر کہتے ہین آپنے فرمایا
رایت ربی مشافہۃً لاشک فیہ وقولہ تعالے وماجعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس ابن عباس نے
کہا ہے رویا عین اریہا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکھتے ہین کہ منکر ونکیر ہر ایک شخص کے
پاس آتے ہین سوائے انبیاء کے اور اوس سے سوال کرتے ہین اوسکا امتحان لیتی ہین عقائد دین مین وہ جب
قبر مین آتے ہین تو مردہ مین روح آجاتی ہے وہ اوٹھہ بیٹھتا ہے اوسکی روح بلا الم مشغول ہوتی ہے مردہ
اپنے زائر کو پہچانتا ہے خصوصًا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر وضغطۂ قبر پر واجب
ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت و ایمان کے بخلاف معتزلہ کہ وہ منکر ہین
مسئلہ منکر ونکیر و عذاب و نعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث و نشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشاء خلق پر
قدرت ہے اوسکو اعادۂ خلق پر بہی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک نبأ لہم ۱۵ ایمان
لانا اسبات پر کہ اللہ تعالے شفاعت حضرت کی حق مین اہل کبائر واوزار کے قبول کریگا واجب ہے یہہ
شفاعت قبل دخول نار کے عمومًا واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت
خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلین گے یہانتک کہ جسکے دلمین
برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر مین یکبار باخلاص اللہ عزوجل لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ مین
باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبہم وکذلک فی السنۃ
۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ تر باریک چنگاری سے زیادہ تر گرم تلوار سے زیادہ
تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سالہائے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرت
سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت مین حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی
پئینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط وقبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہ راہ ہے دودہ سے زیادہ
سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمین دو پرنالے جنت سے بہتے ہین ایک چاندیکا دوسرا سونیکا

۱۸ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ
سائر انبیاء و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
وعدنی ربی القعود علی العرش وکذلک عن عمر و عن عبد اللہ بن سلام حجاج کا لفظ یہ ہے
اذا کان یوم القیامۃ نزل الجبار علی عرشہ وقدماہ علی الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد
بین یدیہ علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہوئی تو ہمراہ ہوئے کہا ہان ۱۹ ایک عقیدہ اہل
سنت کا یہ ہے کہ اللہ اوس دن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر
رکھیگا یہانتک کہ وہ لوگون سے مستور ہو جائیگا پھر اوس سے اقرار اوسکے گناہون کا کرائیگا پھر فرمائیگا عبد سے
ذنوبک ہذہ فانی قد سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم معنی محاسبہ کے یہ ہین کہ
اللہ بندہ کو مقادیر ثواب و عذاب عمال کا عارف بقرارت سیئات و حسنات و مالہ و ما علیہ کریگا وقد انکرت
المعطلۃ المحاسبۃ وقد کذبہم اللہ تعالیٰ بقولہ ان الینا ایابہم وان علینا حسابہم ۲۰ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات و سیئات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو
پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلۃ مع المرجیۃ والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے
مراد عدل ہے وفی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ تکذیبہم یہ میزان ہاتھ مین رحمن کے ہوگی یا ہاتھ مین جبریل علیہ
السلام کے آنٹ اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگی حسنات کا پلہ نور ہوگا سیئات کا پلہ ظلمت
ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل اور علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موازین دنیا کے پھر سبب ثقل کا ایمان
اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیئے کہ وہ عالی ہے اور
جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلیئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پر ہونگے
ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیئات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیئات راجح ہونگی انکو
حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پھر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو
جنت مین داخل کریگا جنکے نامہ سجل ہونگے اوسکا بھی وزن ہوگا یہ بات نقل و سمع سے ثابت ہے رہے مقربین
سو وہ بیحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بیحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتھ
ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پھر مومنین مین کسیکا حساب آسان ہوگا اوسکو حکم جنت کا ملیگا
کسی سے مناقشہ کیا جائیگا وہ اللہ کی مشیت مین ہے چاہے جنت مین بھیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضی مین آیا ہے جا کل الذنوب الا من اشرک باللہ فانہ لا نجاۃ

وابیں مں یہ الی النار ۲۱ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت ونار پیدا ہو چکی ہین یہ دو گھر ہین
ایک کو اللہ نے واسطے اہل طاعت و ایمان کے نعیم و ثواب مقرر کیا ہے دوسرے گھر کو واسطے اہل معاصی
وطغیان کے عقاب و نکال ٹہیرایا ہے اللہ نے جب سے ان دونون گھرونکو بنایا ہے تب سے اب تک
باقی ہین یہ کبہی فنا نہون گی یہ وہی جنت ہے جسمین آدم وحوا اور ابلیس تہے پہر وہان سے نکالے گئے وقد
انکرت المعتزلة ذلك سو یہ معتزلہ جنت مین نجائین گے لکن نار مین خالد مخلد رہین گے اسلئے کہ وہ
اسکے منکر ہین اور یہ کہتے ہین کہ مومن موحد جو ستر برس تک اللہ کا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب
جنت مین نجائیگا وفی کتاب اللہ وسنة رسول اللہ تکذیبہم الحاصل جنت ونار اسدم مخلوق وموجود
ہین اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے وہ لقا کے لئے ہین وہ نکو کبہی
فنا نہو گی حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر
کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور عین کے تو ایذا نہ دے اوسکو قتل کرے تجہے اللہ وہ تو تیرے
پاس دخیل ہے قریب ہے کہ وہ تجکو چہوڑ کر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت ونار وما فیہما کو فنا نہین ہے
تو پہر اللہ کسی کو جنت سے نہ نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ
ہر روز مزید نعیم مین ابدالآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی
جو درمیان جنت ونار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے ۲۲ ایک اعتقاد اہل اسلام کا قاطبة یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا وسید المرسلین و خاتم النبیین ہین ہر طرف کافہ مردم
کے اور طرف جن کے عامة مبعوث ہین ہر حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیاء کو ملے تہے بلکہ زیادہ اونسے
چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزے گنے ہین منجملہ اونکے ایک قرآن منظوم بروجہ مخصوص مفارق جمیع اوزان
کلام عرب ہے جسکی نظم و ترتیب و بلاغت و فصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ
سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام نلا سکے اور نہ ایک سورت بنا سکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ مین سب
سے زیادہ بلاغت و فصاحت مین تہے اسی جگہ سے یہ قرآن آپکے حقمین معجزہ ٹہیرا جیسے عصا معجزہ تہا موسے
علیہ السلام کا یا احیاء موتی و ابراء اکمہ و ابرص معجزہ تہا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ
مین اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا مین ہوئی تہی ۲۳ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد
صلعم خیر جملہ امم و افضل اہل قرن ہے اسمین اہل بیعة الرضوان افضل اہل قرون ہین یہ ایکہزار چارسو

نفر تھی پھر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی ہیتے بعد وصحاب طالوت پھر انہین چالیس شخص اہل دار
خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوئے افضل ہین پھر ان چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل
ہین خلفاء اربعہ وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد وسعید وابو عبیدہ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ
مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پھر افضل ان چار یار مین ابو بکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی انہین چار نے بعد حضرت
صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابو بکر کچھ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس
علی چھ برس پھر انیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس
تک والی رکھا تھا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ واتفاق ورضاء صحابہ ہوئی تھی انمین ہر ایک اپنے
عصر وزمان مین سائر صحابہ سے افضل تھا کچھ سیف وقہر وغلبہ سے یا افضل سے چھین کر نہین
ہوئے تھے شیخ حنبلی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان خلافۃ ابی بکر ثبتت
بالنص الجلی والاشارۃ وھو مذھب الحسن البصری وجماعۃ من اصحاب الحدیث رحمہم اللہ تعالی
عمر کو ابو بکر نے خلیفہ کیا تھا جملہ صحابہ نے اس امر مین ونکا اقتدا کیا اور امیر المومنین نام رکھا بعد عمر کے
سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبد الرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پھر علی نے پھر سب
لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیہ ما یوجب الطعن فیہ ولا فسقہ ولا
قتلہ خلاف ما قالت الروافض تبا لہم پھر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بھی باتفاق جماعہ واجماع صحابہ
ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انہ لم یکن اماما فتبا لہم
رہا قتال کرنا علی کا ساتھ طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے ہمسات پر کہ ان
مشاجرات سے جو باعث منازعت ومنافرت وخصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے اللہ تعالی روز
قیامت کے اس امر کو ونکے درمیان سے زائل کر دیگا کما قال عز وجل ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تھا اور وکی امامت پہلی ہی بعد
اتفاق اہل حل وعقد کے وںکی امامت وخلافت پر جسنے اونپر خروج بالنصب کیا وہ باغی خارجی ہے اس سے
قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ وطلحہ وزبیر وہ طالب تھے ثار عثمان کیونکہ وہ
ظلما مارے گئے تھے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تھے اسلئے ہر کوئی طرف اپنے تاویل پر عمل
کیا فاحسن احوالنا الامساک وردھم الی اللہ عز وجل وھو احکم الحاکمین وخیر الفاصلین

Marfat.com

والاشتغال بعیوب انفسنا وتطهیر قلوبنا من امہات الذنوب وظواھرنا من موبقات الامور

رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور خلع حسن بن علی کے پس امامت معاویہ بعقد
حسن واجب ہوگئی اوس سال کا نام جماعت ٹھیرا اسلئے کہ سبکے درمیان مین سے خلاف اوٹھہ گیا اور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث مر خلافت مین باقی نرہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث میز
ہے تدور رحی الاسلام خمسا وثلاثین او ستا وثلاثین اوسبعا وثلاثین مراد دوران رحی سے
اس حدیث مین قوت دین ہے سو یہ پانچ برس جو تیس برس سے جدا ہین منجملہ خلافت معاویہ کے ہین
اونیس سال ورچند ماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۲۴ ہمکو حسن ظن ہے ساتھ
نسا نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہین مومنون کی اور عائشہ افضل نسار عالمین ہین ہمنے
قول ملحدین سے اونکو بری کیا جسکی قرات وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نسار عالمین
ہین اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سو یہی اہل قران
ہین انکا ذکر اسنے کتاب عزیز مین کیا ہے اور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار ہین جنہون نے دونون
قبلو نکیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ سے مراد عشرہ مبشرہ ہین اہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکی مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ مین ہوا
اللہ ہی اوسکو جانتا ہے ہمکو چاہیے کہ ہم ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذین
جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا
للذین امنوا ربنا انك رؤف رحیم ۔ قال تعالی تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون
عما كانوا یعملون اور حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یدخل النار احد بایع تحت الشجرۃ اور حق مین اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع اللہ علے اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم سفیان بن عیینہ
کہتے ہین من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلعم بکلمة فهو صاحب هوی ۲۵ اہل سنت کا اجماع ہے جمع
وجماعت ائمہ مسلمین ور اونکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پر پیچہے ہر نیک وبد عادل وجائر کے جسکو لوگون نے والی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے اسبات پر کہ کسی اہل قبلہ کے لئے قطعا حکم جنت یا نار کا نلگا دین مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غاوی منقاد ہو یا عاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

Marfat.com

ہے اسپر کہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کریں اور سبات پر کہ گرانی وارزانی طرف سے
اللہ کے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہوں یا کواکب کا زعمتا لقدریۃ
والمنجمون ۲۶ مومن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیئے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہوجائے اور لغزش آجائے پھر ہلاک ہوجائے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولا تبتدعوا فقد
کفیتم مومن پر اتباع سنت وجماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداہنت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعۃ فقد احبہ سو نہ اونکے پاس بیٹھے اور نہ اونکو اپنے پاس بٹھائے نہ اعیاد و اوقات سرور
مین اونکو مبارکبادی دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑھے نہ اونپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اللہ کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اللہ سے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکھے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم اللہ من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوتُ
اللہ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط
اللہ حتی یرجع اور حضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل مراد صرف سے فریضہ
اور عدل سے نافلہ ہے ابو ایوب سجستانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنۃ فقال دعنا من
ھذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انہ ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجھنا اور سنت کا نماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین
محمول ہین اور انہیں کو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقہ اہل سنت جماعت کو ناجی کہا ہے
پھر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جائے تو اوسکے ساتھ بھی وہی معاملہ کرنا لازم نہیں
جو کہ ساتھ اہل بدع کے چاہیئے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکھتے ہین مراد اونکی باطل کرنا آثار یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکھتے ہین علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین

Marfat.com

علامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کو ناصبہ کہتے ہیں یہ سب عصبیت و عناد ہے واسطے اہل سنت کے حالانکہ انکا کوئی نام نہیں ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکھے ہیں وہ نہیں کوئی نام انپر نہیں چپکتا جسطرح کہ حضرت صلعم پر کوئی تسمیہ کفار مکہ کا نہیں چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تہا نزدیک اللہ و ملائکہ و انس و جن اور سائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ سب عاہات سے بری تہے انظر کیف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا اسکے بعد حضرت شیخ نے لکہا ہے هذا آخر ما الفنا فی باب معرفة الصانع والاعتقاد علی مذهب اهل السنة والجماعة علی الاختصار والقدرة انتهی میں کہتا ہوں کہ مینے نقل کرنمین ان اعتقادات کے ادلہ کو حذف کر دیا ہے الا ماشاء اللہ اگر کسیکو اطلاع دلائل پر ان مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیئے اسکے بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان میں ان امور کے لکہی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز ہے یا اضافت اون صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل و شک و ظن و غلبہ ظن و سہو و نسیان و سنہ و نوم و غلبہ و غفلت و عجز و موت و خرس و صمم و عمی و شہوت و نفور و میل و حرد و غیظ و حزن و تاسف و کمد و حسد و تلہف و الم و لذت و نفع و مضرت و تمنی و عزم و کذب وغیرہا انتہی اب سومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ میں ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلا و جزا اپنا اعتقاد درست کرلے اگر کسی عقیدہ میں برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو بہر وہ اہل سنت میں سمہا نجاویگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان میں عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے مکتوب ۲۶۶ کے بموجب

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیا اوسکی ایجاد سے موجود ہین وہ یگانہ ہے ذات اور صفات اور افعال مین کسیکو کسی امر مین وسکے ساتہ فی الحقیقہ کوئی شرکت نہین ہے وجود ہویا اور کچہ مشارکت اسمی و مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات و افعال اسکے ہمرنگ اوسکی ذات کے بیچون و بیچگون ہین اور انکو صفات و افعال ممکنات سے کچہ مناسبت نہین ہے ۱ مثلا صفت علم کی ایک صفت قدیم اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد و تکثر کو اوسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد و تعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان یک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازلی وابدی منکشف مین اور ساری
اشیا کو مع انکے احوال متضادہ و متناسبہ و کلیہ و جزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد
بسیط مین جانتا ہے اوسی ایک آن مین وہی زید کو موجود جانتا ہے اور یہی معدوم اور جنین و صبی و جوان
و پیر اور زندہ اور مردہ و قائم و قاعد و مستند و مضطجع و خندان و گریان و متلذذ و متالم و عزیز و ذلیل
سبکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور متلذذ مین جانتا ہے پس تعدد و تعلق کا بھی
اوسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد و تعلقات کا غالب سبب تعدد آنات و تکثر ازمنہ کو ولیس ثمہ الآن واحد
وبسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تاخر
اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچھ تضاد نہین ہے اسلئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین جنین و
معدوم جانا ہے مگر اوسی آن مین یہ بھی جانا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہی
اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار
ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الزمان وعلی ہذا سائر الاحوال سو اگر ہم اسکے
علم مین تعلق ساتہ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوتے اور
وہ تعلق بہی مجہول الکیفیۃ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون و بیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم
ہر چند ساتہ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکہتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور منشاء حدوث
کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ اب کچھ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بہی باقی
نرہی کہ تغیر و حدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین
لدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد و تعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے
کلام ایک صفت بسیط ہے کہ وہی ایک کلام ہے ازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو وہی یا طلب ماشی ہے
اور اگر نہی ہے تو بہی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بہی وہین سے
ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بہی وسیجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و
صحف مرسلہ ایک ورق ہین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسیجگہ سے لکہکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے
تو بہی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بہی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے
اور اگر فرقان ہے تو وہ بہی وہین سے اترا ہے ۲۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اوسین

Marfat.com

وآخرین وسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی احیا ہو یا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام منوط ہے ساتھ اوسی ایک فعل کے اسیطرح اگر ایجاد ہے یا اعدام ناشی اوسی فعل سے ہے سوا اوسکے فعل مین بھی تعدد و تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق سے ساری مخلوقات اولین وآخرین مع اوقات مخصوصہ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بھی اوسکے فعل کیطرح بیچون و بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ اشعری کو حقیقت فعل حق کی اطلاع نہوئی اسلئے اوسنے تکوین کو حادث کہدیا اور اللہ کے افعال کو حادث جان لیا یہ بات نجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اللہ کے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا فعل تو بیچون و بیچگون ہے اور قدیم و قائم بذات الٰہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین مرایای محدثات مین کہان گنجایش اور مظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

در تنگنای صورت معنی چگونہ گنجد — در کلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال و صفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال وصفات کو اوسکی ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچھ اوسکی ذات سے منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات ہین تو یہ تجلی ظلال افعال وصفات کی ٹہیری نہ خود افعال وصفات کی ہم اللہ تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر اللہ تعالی محیط جملہ اشیاء ہے اور ساتھ اشیاء کے قرب و معیت رکھتا ہے لکن نہ وہ احاطہ و قرب و معیت کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچھ کشف و شہود سے معلوم کرین اوس سے بھی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات وصفات و افعال کی حقیقت سے سوائے جہل و حیرت کے کچھ نصیب نہین ہے ایمان ساتھ غیب کے لانا چاہیے اور جو کچھ مکشوف و مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکھے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین — کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

ہنوز ایوان استغنا بلند ست — مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالے محیط اشیاء اور قریب باشیاء اور با اشیاء ہے لکن ہم معنی احاط

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین احاطہ وقرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا منجملہ تاویلات متشابہ کے ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالی کسی چیز کے ساتہ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے ساتہہ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف اونکی مراد کے ہین اسلئے کہ مراد اونکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فہو اللہ یہ ہے کہ جب فقر تمام ہوا اور نیستی محض حاصل ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچہہ باقی نرہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتہہ خدا کی متحد ہو جاتا ہے کہ یہ کفر و زندقہ ہے تعالی سبحانہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ نے فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے ۶ تغیر و تبدل کو طرف ذات وصفات وافعال حقتعالی کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاتہ وصفاتہ ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچہہ قبیل تغیر و تبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین کہ یہ کفر و ضلالت ہے بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالی مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر و تبدل اوسکی ذات وصفت وفعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالے غنی مطلق ہے ذات مین اور یہی صفات وافعال مین اور کسی امر مین کسی شئے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بہی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجہی جاتی ہے کہ اللہ تعالی ظہور کمالات اسمائی وصفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجہپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے لیعرفون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہے نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہوا ور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سو اوس سے بہی مراد انکی معرفت ہے نہ اپنا ہونا اور انکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالی عن ذلک علوا کبیرا ۸ اللہ تعالے جمیع صفات نقص سمات حدوث سے منزہ و مبرا ہے نہ جسم وجسمانی ہے نہ مکانی و زمانی ساری صفات کمال اوسکے لئے ثابت ہین منجملہ اونکے آٹہہ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود ذات مقدس پر زائد ہین حیات وعلم وقدرت وارادہ وبصر وسمع وکلام وتکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین نہ یہ کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتہہ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے تعالی وتقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے ۷

Marfat.com

از روئے تعقل ہمہ غیر اند صفات ✦ با ذات تو از روئے تحقق ہمہ عین ✦✦

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات سے کیونکہ نافیان صفات نے جیسے معتزلہ و فلاسفہ ہین تغایر علمی واتحاد خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہین ہین یہ نہین کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم قدرت وارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرین گے نفی صفات سے باہر نہین ہونگی اور تغایر اعتباری کچہہ انکے بکار آمد نہین ہوسکتا ہے ۸ اللہ تعالیٰ قدیم وازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم وازلیت ثابت نہین ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو شخص غیر کی قدم وازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا و فارابی وغیرہما کی تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول وتقدم ہیولی وصورت کے ہین اور سمٰوت ومابینہا کو قدیم جانتے ہین ہمارے حضرت خواجہ رح فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین اسکو ظاہر سے پھیرنا چاہیئے اور محمول تاویل پر کرنا چاہیئے تاکہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نہ ٹہیرے ۹ اللہ تعالیٰ قادر مختار ہے شائبۂ ایجاب ومظنۂ اضطرار سے منزہ ومبرا ہے فلسفہ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین جانکر نفی اختیار کی کرکے اثبات ایجاب کیا ہے آن احمقون نے واجب تعالیٰ کو معطل وبیکار سمجھ لیا ہے اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہ بہی ساتھ ایجاب کے ہے خالق ارض وسمٰوت کو نجانکر وجود حوادث کو طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہین ہے انکی زعم فاسد مین انکو کچہہ کام اللہ تعالیٰ سے نہین ہے ناچار وقت اضطراب واضطرار کے التجا طرف عقل فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہین لاتے کیونکہ اللہ تعالے کا وجود حوادث مین کچہہ تعلق نہین بتاتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بہی رجوع نہین رکہتے اسلیئے کہ اوسکو انکے دفع بلیات مین کچہہ اختیار نہین ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالیٰ کے فرق ضالہ سے بہی بدتر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان احمقون کے کہ یہ دو امر مین ہمارے فرق ضلالت وبلاہت سے بڑہے ہوئے ہین ایک تو کفر وانکار احکام منزلہ وعناد وعداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ وتلبیس دلائل وشواہد باطلہ مین اثبات مقاصد ومطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بہی نہین ہو سمٰوت وکواکب جو ہر وقت بیقرار وسرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات واوضاع پر رکہتے ہین اجرام

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکھ بند کرلی ہے اور معاملہ سے دور سمجھ لیا ہے عجب بخرد اور بیدولت ہین اپنے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب فطانت سمجھتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف ہے مساوات زوایائے ثلاث کی مثلث ہر دو قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و ماسونی کہ جانگاہ انکی ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اسکے ذریعہ اپنے اباطیل کو رواج دیا ہے کما صرح بہ الغزالی فی المنقذ من الضلال اہل ملت متابعین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین کچھ ڈر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیدینون کے کہ انہون نے آنکو تقلید انبیاء سے باہر نکالکر اپنے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسی علیہ السلام کی جب فلاطون کو جو کلان تران بیدولتون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مهتدون لاحاجة بنا الی من یهدینا یہ شخص عجب بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمہ و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہی اوسکو دیکہنا اور اوسکے احوال کا تفحص کرنا چاہئے تہا نہ یہ کہ بے دیکھے بہالے کمال عناد و سفاہت سے یہ جواب دیا نجانا اللہ سبحانہ عن ظلمات معتقداتهم السوء ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثناء سبق مین قباحات ان بےعقلون کے خوب واضح ہوئے اور انپر بہت سے فوائد مرتب ہوئے الحمد للہ الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق عبارت شیخ محی الدین بن عربی بہی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم [illegible] کاروبار ہے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم اوسکے جو مخالف آرائے اہل حق ہین خطا اور ناصواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکہے گئے ہین اور خطائے اجتہادی کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کے کہ مین اونکو منجملہ مقبولین کے جانتا ہون اور اونکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن ملامت کرتی ہے اور اوسکے علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے اور اونکے جمیع علوم کو صواب

Marfat.com

جانتی ہے اور دلائل شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے آپمین شک نہین کہ ان دونون فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار کی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے ہین شیخ کو کہ اولیا مقبولین سے ہین خطا کشفی پر کسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین اور مخالف آرائے اہل حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق هو التوسط الذی وفقنی الله سبحانه به لمنه وکرمه ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتھ شیخ کے شریک ہے ہرچند شیخ اس مسئلہ مین بھی طرز خاص رکھتے ہین آما اصل سخن مین شرکت ہے سو یہ مسئلہ بھی اگرچہ ظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق ہے لکن قابل توجیہ کے ہے اور شایان جمع ہے مینے بعنایت آلہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو ساتھ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے عائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین کو دور کر دیا وہ بھی اس نہج پر کہ محل ریب اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علی الناظر ۱۰ سارے ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا النفوس کیا افلاک کیا عناصر سب مستند ہین طرف ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین اللہ تعالے کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بھی اوسکی احتیاج رکھتے ہین آسباب و سائط کے وجود کو روپوش اپنے فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا ٹھیرایا نہین بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود قدرت کا ٹھیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیا سے سرمہ کش ہوئی ہے آسبات کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و سائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین اللہ تعالی کے محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکھتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یہ کسطرح دوسرے مین مثل اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر ہے سوا اونکے جو اونکو ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلا جماد محض سے ایک فعل دیکھکر اسباب کا سراغ پا لیتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک وسکا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال اس جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل اسکا ماورا اسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسیلئے فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلا رکے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل نظر بجمادیت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر فکذا هذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ کمال غباوت سے جماد محض کو بواسطہ اوس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا کا فر و منکر ہے یضل به کثیرا

ويهدي به كثيرا۔ یہ معرفت مقتبس ہے مشکوٰۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہین پہنچتا ایک جماعت اسی
کمال کو دفع اسباب مین جانتی ہے اور ابتدا اشیاء کو بتوسط نہین اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ
کے منسوب کرتی ہے اور نہین جانتی کہ رفع اسباب مین رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن مین بہت سے
مصالح مین ربنا ما خلقت هذا باطلا انبیاء علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہین معہذا امور کو اللہ
کے سپرد فرماتے ہین یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندون کو وصیت فرمائی تھی
يا بني لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق
فرمایا تھا اور کہا تھا ما اغني عنكم من الله من شيء ان الحكم الا لله عليه توكلت وعليه فليتوكل
المتوكلون اللہ نے اونکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انه لذو
علم لما علمناه ولكن اكثر الناس لا يعلمون اور قرآن کریم مین ہمارے حضرت کو بھی اشارہ طرف توسط
اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے يا ايها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين رہی تاثیر اسباب
کی سو یہ بات روا ہے کہ اللہ تعالے بعض اوقات مین نفس اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کر دے اور وہ
موثر پڑے اور بعض اوقات مین کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسباب کو
اسباب مین دیکھتے ہین کہ وجود مسببات کا کبھی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبھی کچھ اثر ظاہر
نہین ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کہے لیکن اوس تاثیر کو مثل وجود اوس
سبب کے ایجاد حق تعالے سے جانے میری رائے اس مسئلہ مین یون ہی ہے آگے خدا جانے اس بیان
سے لائح ہے کہ توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کو نہین ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہین
بلکہ توسط اسباب مین کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض
امر حق تعالی توکل ٹھیرایا تھا فرمایا عليه توكلت وعليه فليتوكل المتوكلون اا مرید حق تعالی ہر
خیر و شر کا اللہ تعالے ہے خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ و رضا
کے بہت باریک ہے اللہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجھا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدا کے طرف
اس فرق کے ضلالت مین پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا اور
ایجاد کفر و معاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجھا جاتا ہے
کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہین اسیطرح کفر و معاصی مرضی اسم مضل ہین سو

یہ بات بھی مخالف اہل حق ہے اور طرف ایجاب کے مائل ہے جسکا منشار رضا ہوا ہے جیسے یہ کہین کہ اشراق
واضارت مرضی آفتاب ہے اور اللہ نے بندون کو قدرت وارادہ دیا ہے کہ اپنے اختیار سے کسب
افعال کرین خلق افعال منسوب ہے طرف اللہ تعالیٰ کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے اللہ تعالیٰ کی عادت
یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اللہ کی خلق اوس فعل سے متعلق
ہوجاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد واختیار سے ہوا تو ناچار تعلق مدح وذم وثواب عقاب کا ساتھ
اوسکے ٹہیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعف باعتبار قوت اختیار حقتعالیٰ کے کہا ہے
تو مسلم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ ادا فعل مامورین کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے فان اللہ
لا یکلف نفسا الا وسعہا بل یرید الیسر ولا یرید العسر غایت مافی الباب یہ ہے
کہ جزا مخلد فعل موقت پر مفوض بتقدیر خدا ہے اللہ کی توفیق سے اتنا تو ہم بھی جانتے ہین کہ کفر کرنا
نسبت حضرت حق کے جو کہ مولائے نعم ظاہرہ وباطنہ وموجد سموات وارض ہے اور جو بزرگی و
کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہئے کہ سب عقوبات
سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتھ غیب کے اللہ پاک پر جو کہ
منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس و شیطان کے اوسکو اسکو جاننا اسکی جزا بہترین جزا
ہونا چاہئے کہ وہ خلود ہے تنعمات وتلذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت
مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتھ ایمان کے اسلئے ہے کہ جزا اعمال لذیذ تر ہو فقیر
کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لیکن ایمان اوسکا عطا و فضل ہے اور
دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابک من حسنة فمن اللہ
وما اصابک من سيئة فمن نفسك دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتھ ایمان کے حقیقت مین
ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن بہ کی کہ ایسا بڑا اجر اوسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول
نار کا ساتھ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب
ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط
بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم لھذا ۱۲ اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت وبے
کیف وبے شبہ ومثال دیکھین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت وغیر اہل ملت وغیر اہل سنت

Marfat.com

سب کے سب منکر ہیں اور رویت بجہت و بے کیف کو تجویز نہیں کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بھی رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہیں اور سوا اس تجلی کے کوئی اور تجویز نہیں کرتے ہمارے حضرت شیخ رح سے نقل کرتے تھے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتھ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتھ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے اور محال نجانتے یعنی انکار بجہتی و بے کیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتھ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوس میں جہت و کیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے میں فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت کا اسلئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہیں ہے ؎

یراہ المؤمنون بغیر کیف — وادراک وضرب من مثال

۱۲۳ بعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگواروں کا متوسط نہوتا کہ موت کو طرف معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالیٰ و تقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الٰہی کو عدم مرضیات خدا سے کون تمیز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے اس بات سے معزول ہیں اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگواروں کے اس معاملہ میں مخذول ہیں ؎

گر نہوتی ذات پاک انبیاء — حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہر چند حجت ہے لیکن حجت میں ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہیں پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت انبیاء کی جسکے ساتھ عذاب و ثواب خرد [illegible] منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب و عذاب ساتھ بعثت کے ٹھہرا تو اب بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کہ سبب معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالیٰ و تقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادات [illegible] واخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو [illegible] ہے معلوم و ممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ و کور جو امکان حدوث سے داغدار ہے کیا جانے کہ مناسب حضرت وجود کہ قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے اسماء و صفات و افعال کیا ہیں اور نامناسب کیا ہے تاکہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کی وجہ سے کمال کو نقصان اور نقص کو کمال جان لے یہ تمیز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ و باطنہ ہے برا بدبخت وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس اللہ تعالیٰ کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سبحانہ کے منتسب کرے یہی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نامستحق عبادت کو مستحق عبادت سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل و علا کے دعوت کرتے ہین اور بندہ کو سعادت قرب و وصول مولیٰ جل سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالیٰ پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز تصرف کا مالک و تعالیٰ مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور مقتضائے بعثت پر عامل نہین ہوتا تو صورت مین بعثت کا گناہ کیا ہے اور کسلئے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہرچند احکام آلہی مین ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہوسکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت و اتصال غیر متکیف ساتھ مرتبہ وجوب حق تعالیٰ کے پیدا ہوجائے اور بسبب اوس مناسبت و اتصال کے احکام وہانسے اخذ کرے اور حاجت بعثت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ عقل ہرچند اوس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اوسکو ساتھ اس پیکر ہیولانی کے ہے بالکل زائل نہوگا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہوگا بلکہ ہمیشہ واہمہ اوسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے خیال کو نہچھوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہینگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم اوسکا ہوگا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہوگا خطا و غلط کہ خواص سے اس نشاءہ فانی کے مین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذہ اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے مصون نہ ٹھیرے اور شائبہ نسیان و مظنہ خطا سے محفوظ نہوے بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلئے وہ لائق اعتماد کے ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے مصون ٹھیرے اور فرشتہ بعض اوقات مین محسوس بھی ہوجاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین کبھی اثنائے تبلیغ مین ساتھ قوتے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہوجاتے ہین اسطرح پر کہ اوس وقت کچھ بھی تمیز نہین ہوسکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے مین اور کبھی نہین دیتے اسلیئے وہ علوم بسبب خلط اون مقدمات کے ہیئت کلذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتماد سے باہر آجاتے ہین یا یون کہا جائے

Marfat.com

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا منوط ہے بجا آوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات وتعالیٰ ہین اور یہ بات موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گزر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر ہوگا اور وہ صفائی جو کفار و اہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس سے سوا ضلالت کے کچہہ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی دلالت ہاتہ نہین آتی اور کشف بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی نفس کے کفار و اہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود اوس سے خرابی و خسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن هذه البلية بحرمة سيد المرسلين اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی راہ سے ثابت ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ و زنادقہ گمان کرتے ہین اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جاوین اور اگر مرتکب اوسکے خلاف کے ہوون تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف نہ دین اور چہوڑ دین کہ کہاوین پیوین سوئین اور اپنے طور پر رہین ہمین ان بیہودہ لتون اور بیخردان کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجا آوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلا بہی واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتہ منوط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اوس سے سوائے شرارت و فساد کے کچہہ ظاہر نہو تو بوالہوس دوسرے کی جان و مال مین ہاتہ دراز کرے اور ساتہ خبث و فساد کے پیش آوے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر یہ زواجر و موانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولكم في القصاص حيوة يا اولي الالباب یا یون کہا جاوے کہ اللہ تعالیٰ مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین تو جو وہ انمین کریگا وہ عین خیر و صلاح ہے اور شائبہ ظلم و فساد سے منزہ و مبرا ہے لا يسئل عما يفعل

کرا زہرہ آنکہ از بیم او — کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجدے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچہہ ظلم نہین ہے ساری املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے سارے تصرفات ہمارے اوسمین عین ستم ہین [illegible]

Marfat.com

شرع نے بواسطہ بعض مصالح کے اون املاک کو ہماری طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اللہ کی ملک
مین ہین لہذا ہمارا تصرف اونمین ویسا ہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے اوس تصرف کو تجویز فرما دیا ہے اور
مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچھ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب صادق
اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہرچند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر انکے
حقمین جائز نہین رکھی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر متنبہ کر دئے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا صواب
سے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلک الخطا ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گناہگارون
اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر و نکیر کا واسطے مومنون اور کافرون
کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا و آخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتھ
عذاب دنیاوی کے رکھتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتھ عذاب اخروی کے
رکھتا ہے کہ حقیقت مین عذاب اخروی ہے کریمہ النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حقمین عذاب قبر کے اتری
ہے اسی طرح راحت قبر کی دو طرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکی زلات و معاصی سے ساتھ کمال کرم و رافت
کے درگذر کرین اور صلا مواخذہ نفرما دین اور اگر بمقام مواخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام و محن
دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دین اور اگر کچھ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر اور وہ محنتین جو اوس جگہ مقرر
ہین کفارہ ہو جائین تاکہ پاک و پاکیزہ ہو کر حشر مین اوٹھی اور جسکے ساتھ یہ کچھ نکیا اور اوسکے مواخذہ کو آخرت پر
ڈالدیا تو یہ عین عدل ہے مگر ایسے گناہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لیکن اگر مسلمان ہے تو انجام اسکا
رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہی ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک
علی کل شیٔ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ و حیوان
و نباتات و معادن سب معدوم و ناچیز ہو جاوینگی آسمان پھٹ پڑین گے تارے بکھر جائین گے زمین پہاڑ
ہبا منثور ہو جائینگے یہ اعدام و افنا نفخہ اولی سے متعلق ہے اور دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹھ کھڑے ہونگے
اور محشر مین آوینگے فلاسفہ اعدام سموات و کواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور ہونا فنا و فساد کا انپر جائز نہین
رکھتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین معذلک متاخرین انکی کمال بیخردی سے آپکو زمرۂ اہل اسلام مین
جانتے ہین اور بعض احکام اسلام بجا لاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو انسے باور رکھتے
ہین اور سبب تماشا اونکو مسلمان جانتے ہین اوسپر طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس عبارت

Marfat.com

مین سے کامل جانتے ہین اور آونپر طعن و تشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے ہین اور انبیار کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت وقال تعالیٰ اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت وقال تعالیٰ وفتحت السماء فکانت ابوابا اے شقت وامثال ذلک فی القرآن کثیر یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تلفوہ ساتھ کلمہ شہادت کے اسلام مین کافی نہین ہے جو کچھہ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے اور تبری کفر وکافر سے بھی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ویل ونہ خرط القتاد ۱۶ حساب ومیزان وصراط حق ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیتز اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے اخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق کرنا حقیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ پاب نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی ہے ۷ بہشت و دوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص القطعیۃ المؤکدات صاحب فصوص کہتے ہین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کل شیء کفار کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پھر کہا کہ نار انکے حقمین برد وسلام ہو جائیگی جسطرح کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہوگئی تھی اور وعید حقمین خلف کو روا رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی صاحب طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بھی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نہین جانتے کہ رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتھ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت [illegible] نہ پہنچے گی کما قال تعالیٰ انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور اللہ تعالےٰ نے بعد رحمتی وسعت کل شیء کے فرمایا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذینہم بآیاتنا یؤمنون شیخ نے اول آیت کو پڑھا اور آخر آیت سے کچھہ کام نرکھا اور کریمہ ولا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ کو دلالت خصوصیت خلف وعدہ پر نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پر اسلئے ہو کہ مراد وعدہ سے یہان نصرت رسل ہے اور غلبہ اونکا کفار پر اور یہ متضمن عدہ و وعید ہے وعدہ خاص [illegible]

Marfat.com

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اس آیت کریمہ مین خلف وعد ہی منتفی ہوا اور خلف وعید ہی فالآیۃ مستشہدۃ علیہ لا لہ اور نیز خلف وعید مثل خلف وعد کے مستلزم کذب ہے اور لائق شان باریتعالی نہین ہے اسلئے کہ ازل مین اوسنے جان لیا تہا کہ کفار کو عذاب مخلد کرونگا معذلک واسطے مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین بڑی شناعت ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود عذاب کفار پر کشف شیخ ہے محال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا لاجماع المسلمین ۸ ملائکہ اللہ کے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا ونسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہانے پینے سے پاک ہین اور زنی ومردی سے منزہ وتذکیر ضمائر کی انکے حقمین اندر قرآن کریم کے باعتبار شرف صنف مذکور کے ہے صنف نساء سے جسطرح کہ اللہ نے اپنے حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے اللہ نے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو آدمیون سے ساتہ اس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس جمہور علماء اہل حق اسی عقیدہ پر ہین اور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی وامام الحرمین وصاحب فتوحات مکیہ قائل ہین افضلیت خواص ملک کے خواص بشر سے اور جو بات مجہہ فقیر پر ظاہر کیگئی ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت نبی سے لکن نبوت ورسالت مین ایک درجہ ہے نبی کے لئے کہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتہ بشر کے اور نیز مجہہ پر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچہہ اعتداد نہین ہے کاش اتنا ہی اعتداد ہوتا جتنا کہ قطرہ کو بنسبت بحر محیط کے ہے جو مزیت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف مضاعف زیادہ ہے اوس مزیت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس افضلیت مطلق خاص واسطے انبیاء علیہم السلام کے ہے اور فضل جزئی ملائکہ کرام کے لئے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے یہبات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی نبی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیئے کہ جس کسی مسئلہ مین مسائل سے علماء وصوفیہ کا اختلاف ہے جب اچہی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علماء کے ملتا ہے اسکا بہید یہ ہے کہ نظر علماء کی بواسطہ متابعت انبیاء علیہم السلام طرف کمالات وعلوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

Marfat.com

کی مقصور نے کمالات ومعارف ولایت پرنا چار جو علم کہ پیشگاہ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی اصوب احق ہوتا ہے بنسبت اوس علم کے جو کہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے **۱۹** ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی سے ساتھ اوس چیز کے جو کہ بطریق ضرورت وتواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کو بھی ایک رکن ایمان کا کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکھتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار ہونا ہے کفر وکافری سے اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے خصائص ولوازم کفر سے جیسے زنار باندھنا اور مثل اوسکے اور اگر عیاذا باللہ اس تصدیق کے ساتھ کفر سے تبری نکرے تو یہ مُصدّق ومُبتلیٰ ہے کہ وہ داغ ارتداد کے ساتھ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے **لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء** سو تحقیق ایمان مین تبرے کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنی درجہ تبری قلبی ہے اور اعلیٰ درجہ تبری قلبی وقالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکھنے سے ساتھ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ دلسے ہو اگر خوف ضرر کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب وقالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ **یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم** اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ ورسول کی بے دشمنی دشمنان خدا ورسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نامناسب ہے اسلئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے موالات دوستونکی شرط ٹہیرائی ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف اسبات کو تجویز کرے گا کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہی ہین جنہون نے حضرت کی محبت مین جان ومال صرف کردیا اور جاہ وریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکی طرف کسطرح منسوب کرسکتے مین حالانکہ محبت اہل بیت فرائض نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹہیرایا ہے کما قال تعالیٰ **قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا** [illegible] بزرگی پائی اور شجرۂ طیبۂ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے سے ہوئی کہ انہون نے اللہ کے دشمنون سے تبری کی قال تعالیٰ **قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برآء منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ** کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل وعلا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو ساتھ کفر وکافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات وعزی ونحوہما اور انکے عباد بالذات

دشمن حق مین خلود نار اسی عمل شنیع کی جزا ہے اور آلہہ ہوائی انسانی اور سائر اعمال سیئہ یہ نسبت نہین
رکھتے ہین آسلیئے کہ عداوت وغضب بہ نسبت انکے کمدرجہ ہین اگر غضب ہے منسوب طرف صفات کے
ہے اگر عتاب وعقاب ہے راجع طرف افعال کے ہے آسلیئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین ٹہیری بلکہ
انکی مغفرت کو منوط اپنی مشیت پر رکہا ہے سو جبکہ کفر وکفار سے عداوت ذاتی تحقق ہوئی تو رحمت و
رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچیگی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی
کو نہین اوٹہا دیگی جس چیز کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی وارفع ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے جسکا
تعلق صفت سے ہوتا ہے آسلیئے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص
ہے ساتھ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتھ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار
کو رحمت سے نصیب ہے تو یہانکہ صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کر دیا اسکا جواب یہ ہے
کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا میں باعتبار ظاہر وصورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج وکید ہے
اوسکے حقمین کریمہ ایحسبون انما نمدهم به من مال و بنین نسارع لهم فی الخیرات بل لا
یشعرون اور کریمہ سنستدرجهم من حیث لا یعلمون واملی لهم ان کیدی متین اسی بات
کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزاء کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم
کفر بجا لاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ارتداد
کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو اب بسبب فتوائے علما چاہیے کہ وہ شخص
آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا
اوسکو دوزخ سے باہر لاوینگے اور عذاب مخلد مین نچہوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق تیرے نزدیک کیا ہے
ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذاً باللہ اور اگر باوجود بجالانے
مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بہی رکہتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لیکن برکت سے اوس ذرہ بہر
ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پائیگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت**
فقیر گیا واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تہا معاملہ اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تہا جب اوسکے حال کیطرف
توجہ کی دیکہا کہ اوسکے دلمین بہت ظلمات ہین ہرچند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہون کچہہ نفع نہوا بعد

Marfat.com

بعد توجہ بسیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہین صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہین اور
منشا اونکا کدورات موالات ہے ساتھ کفر و اہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کرسکتی تنقیہ ان
ظلمات کا مربوط ہے ساتھ عذاب نار کے کہ جزا کفر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذرہ بھر ایمان بھی رکھتا ہے
جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر دیکھا تو یہ خطرہ گزرا
کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیے پس جو مسلمان کہ
باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے اور
اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیے کما هو العمل الی الیوم اور اس بات کی امید رکھنا چاہیے کہ آخر کو برکت
ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو و مغفرت نہوگی ان الله
لا یغفر ان یشرك به اگر نرا کافر ہے تو عذاب ابدی جزا اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بھر ایمان رکھتا
ہے تو جزا اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر اللہ چاہے گا بخشے گا نہین تو
عذاب کریگا نزدیک فقیر کی عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتھ کفر و صفات کفر کے کما سیجئ تحقیقہ
اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا محض عفو و احسان سے
اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام و محن و شدائد دنیوی و سکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ
عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتھ
اہوال قیامت و شدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچھوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کر قال الذین
آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئك لهم الامن موید اسی بات کا ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے
والله اعلم بحقائق الامور کلها کوئی یہ کہے کہ بعض سیئات غیر کفر کی جزا مین بھی عذاب دوزخ آیا ہے
قال تعالی ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز
فرض عمدا قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرین گے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتھ کفار کے
نہ ٹہیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتھ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کافر ہے کما
ذکره المفسرون اور سیئات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین
ہوگا جیسے استخفاف اوس سیئہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر و نواہی شرعیہ کو
خوار رکہنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاهل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امة

Marfat.com

مرجعۃ الاحزاب لها فی الآخرۃ یہ اخبار اور آیت منقدمہ اسکو موید ہین اور احوال اطفال مشرکین اور سکنہ شواہق جبال ومشرکین زمان فترت رسل کا دوسرے مکتوب مین لکہا ہے ۲۰ زیادت ونقصان ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لا یزید ولا ینقص اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید وینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق ویقین قلبی سے اوسمین گنجایش کم وبیش کی نہین ہے اور جو شے زیادت ونقصان کو قبول کرتی ہے وہ داخل دایرہ ظن ہے نہ یقین نہایت ما فی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجالانے سے اوس یقین کو ایک جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالح سے وہ یقین مکدر ہو جاتا ہے سوکم وبیشی باعتبار اعمال کے انجلا مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو منجلی اور روشن پاکر اوس یقین سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک دمک نہ تہی گویا بعض نے یقین غیر منجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین منجلی کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکہا کہ رجوع اس کم وبیشی کا طرف صفات یقین کے ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد وناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک زیادہ نورانیت رکہتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص ان دونون کو دیکہکر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلا ونمایندگی زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلا ونمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون آئینہ برابر مین کچہہ زیادت ونقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلا ونمایندگی مین ہے کہ یہ صفات امین آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور طرف حقیقت شے کے نافذ اور نظر شخص اول کی قصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے جو عدم زیادت ونقصان ایمان پر کرتے ہین دور ہوگئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل ایمان انبیاء علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیاء کا جو سراپا منجلی ونورانی ہے اوسکے ثمرات ونتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات وکدورات رکہتا ہے علی تفاوت درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار اوسی انجلا ونورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکہو انبیاء نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت وذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار نہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکہتا ہے وہ گویا اس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص وفضائل سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم وبیشی نہین آتی ہے اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت ونقصان ہے واللہ سبحانہ الملہم للصواب کہتے ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن ویقین ہے بصورت مین کم وبیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے اسجگہ یقین واذعان قلبی ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بہی شامل ہو ۲۱ امام اعظم کہتے ہین انا مؤمن حقا امام شافعی کہتے ہین انا مؤمن انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب ثانی باعتبار مآل وانجام کار کے لکن تحاشی صورت استثناء سے اولیٰ واحوط ہے کما لا یخفی علی المنصف ۲۲ کرامات اولیاء حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیاء کیلئے ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم عادی وضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتہ دعوے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۲۳ ترتیب درمیان خلفاء راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن افضلیت شیخین کی باجماع صحابہ وتابعین ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اسکو نقل کیا ہے منجملہ اونکے ایک امام شافعی رح ہین شیخ ابوالحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابی بکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے کہا ہے قد تواتر عن علیؓ فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر وعمر افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پہر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح اللہ الرافضۃ ما اجہلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد بن الحنفیۃ ثم انت فقال انما انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے بلغنی ان رجالا یفضلوننی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری دارقطنی کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلد المفتری اسطرح کی روایات علی سے اور صحابہ دیگر سے بتواتر مروی وثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبد الرزاق نے کہ اکابر شیعہ علیؓ سے تھے یون کہا ہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاہما علی
نفسہ والالما فضلتہما کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ یہ سب روایات صواعق محرقہ
سے مستفاد ہین رہی تفضیل عثمانؓ کی سو اکثر علماء اہل سنت اسی بات پر ہین کہ افضل بعد شیخین کے
عثمان ہین پھر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہے اور وہ توقف جو تفضیلت عثمان مین امام
مالک سے نقل کیا گیا ہے قاضی عیاض کہتے ہین کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹھیرایا
ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وھو الاصح انشاء اللہ تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام
اعظم رح سے سمجھا ہے کہ من علامات السنة والجماعة تفضیل الشیخین و حب الختنین
نزدیک اس فقیر کے محل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین مین ظہور فتن واختلال
امور کا بہت ہوا تھا اور لوگون کے دل مین اس راہ سے کدورت ہوگئی تھی اس بات کو ملاحظہ کرکے
انکے حق مین لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹھیرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی
شائبہ توقف کا ملحوظ ہو وکیف کہ کتب حنفیہ مشحون ہین اس عبارت سے کہ افضلیتہم علی ترتیب
خلافتہم بالجملہ افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اسکے کم ہے لکن احوط یہ ہے کہ منکر
افضلیت عثمان بلکہ افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہین کرین گے بلکہ مبتدع و گمراہ کہین گے اسلئے
کہ علماء کو اوسکی تکفیر مین اختلاف ہے اور قطعیت مین اس اجماع کے قیل وقال ہے یہ منکر قرین یزید
پلید ولت ہے کہ بواسطہ اتحاد اوسکے لعن مین توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو براہ ایذائے
خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے امامین کے آپ کو پہنچی ہے اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی
ابغضہم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یوخذ
وقال تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرة
مولانا سعد الدین نے عقائد نسفی مین دربارہ اس افضلیت کے جو کچھ انصاف سمجھا ہے وہ انصاف
سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے ماحصل ہے اسلئے کہ علماء کی نزدیک یہ امر مقرر ہے
کہ افضلیت باعتبار کثرت ثواب الہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و
مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک علماء کے نہین ہے کیونکہ سلف نے صحابہ تھے یا تابعین جس قدر

Marfat.com

فضائل ومناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے ہین کسی صحابی کے نقل نہین کئے یہانتک کہ امام احمد نے فرمایا ہے ماجاء لاحد من الصحابۃ من الفضائل ماجاء لعلی مع ہذا امام احمد نے حکم کیا ہے ساتھ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اس سے معلوم ہوا کہ وجہ افضلیت کی اور کچھہ ہے سوا ان فضائل ومناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر مشاہدین دولت وحی کو میسر تھی کہ صراحۃً یا قرینۃً اونہون نے یہ بات معلوم کی تھی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تھے تو یہ قول شارح عقائد نسفی کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ توقف کو اوسوقت گنجایش تھی کہ اوس افضلیت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالۃً معلوم نکیا ہوتا اور جب معلوم کرلیا ہے تو اب کسلئے توقف کرنا چاہئے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پہر کسلئے حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر فضول سمجھے وہ خود بوالفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچھہ دلیل مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث تفضیلات اور بات سو اگر یہ بات تسلیم بہی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات ہین سے ہین لائق تمسک کے نہین ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جدا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت نہین کرتا مگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ۴ ۲ جو منازعات ومشاجرات درمیان صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہئے کہ یہ بات ہوی وتعصب سے دور ہے تفتازانی نے باوجود افراط کے حب علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن عن نزاع فی خلافۃ بل عن خطأ فی الاجتہاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاویۃ واحزابہ بغوا عن طاعتہ مع اعترافہم بانہ افضل اہل زمانہ وانہ الاحق بالامامۃ منہ بشبہۃ ہی ترک القصاص عن قتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کہا اخواننا بغوا علینا ولیسوا کفرۃ ولا فسقۃ لما لہم من التاویل اور شک نہین ہے کہ خطائے اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن وتشنیع سے مرفوع اسلئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر صلعم کو نصب العین رکھہ کر جمیع اصحاب کرام کو ساتھ نیکی کے یاد کرنا چاہئے اور حضرت کی دوستی سے

Marfat.com

انکا دوستدار ہونا چاہیئے من احبّہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے
کہ جو محبت میرے صحاب سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجھسے ہے یہی حال بغض کا ہے
کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجھسے تعلق رکھتا ہے ہمکو ساتھ محاربان حضرت امیر
کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ جگہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لیکن جو کہ وہ اصحاب حضرت
صلعم مین ہین اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکھین اور اونکے بغض و ایذا سے ہم منع کئے گئے ہین ناچار
ہم سب کو دوست رکھتے ہین بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض و ایذا سے بھاگتے ہین
کہ یہ بغض و ایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور
مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تھے اور اونکے مخالف خطا پر اس سے زیادہ کچھ کہنا سننا فضول
ہے انتھی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیان مین جس عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کے

بعد حمد و نعت کے شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ مین اللہ کو اور اون ملائکہ و جن و انس کو جو حاضر ہین
گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تھا اور ہمیشہ
رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتھ جمیع صفات کمال
کے منزہ ہے سارے صفات نقص و زوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع
معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا شبہ نہین اور
نہ کوئی ضد و ند و مثل ۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکھتا اور نہ استحقاق عبادت
مین اور نہ کوئی خلق و تدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصی غایت تعظیم کا وہی ہے شفاء
مرض و عطاء رزق و کشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہو جاتی
ہے لیکن نہ اس معنی سے کہ تسبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو
شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ اور کچھ بات ہے اگرچہ لفظ مین اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی
پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتھ متحد ہوتا ہے کوئی حادث

Marfat.com

اوسکی ذات انکے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کیے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے ہین حقیقت یہ ہے کہ تعلق ہی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بحسب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ حدوث وتجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہوسکے بلفظ اینجا وانجا اور نہ اوسپر حرکت وانتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات وصفت مین تبدل یا جہل یا کذب آسکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش کے بمعنی تحیز وجہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
واستوار کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا
۴۳ اللہ تعالیٰ دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر پڑیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھ ہی سے دیکھنا ہوا مگر یہ رویت
بغیر موازاۃ ومقابلہ وجہت ولون وشکل ہوگی اسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین سو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھون سے مع شکل ولون ہوا جہہ
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رأیت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیانا دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ ورسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھ ہو تو ہم ایمان لائے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۴۴ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر ومعاصی اوسکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ اوسکی
رضا سے وہ اپنی ذات وصفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے فهو ضامن علی الله اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقنکم عبثا اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسمین لطف جزئی

خاص یا اصلح خاص واجب نہین اوس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے اور نہ وہ اپنے فعل و
حکم مین طرف کسی جور وظلم کے منسوب ہوسکتا ہے بلکہ خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
بات نہین ہے کہ وہ کسی شئے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت وغرض لگی ہو کہ یہ
ضعف وقبیح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچھہ حکم و دخل حسن وقبح اشیاء مین نہین ہے
اور نہ اسباب مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب وعقاب مین بلکہ حسن وقبح اشیاء کا اللہ کی قضا وحکم
سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پھر کسی بات کیوجہ مصلحت کو عقل پا لیتی ہے اور مناسبت
اوسکی واسطے ثواب وعقاب کے سمجھہ جاتی ہے اور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے
دریافت نہین ہوسکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق وتجدد ہے
یہ تجدد اگر ہے تو تعلق مین بمعنی مذکور ہے ۵

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دارد پیچ کثرت نمائی را

۶ اللہ تعالے کے فرشتے ہین علوی مقرب وموکل ہین کتابت اعمال وحفظ عباد وپر مہالک سے وہ
طرف خیرات کے بلاتے ہین نبی کو انتخبہ کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اوس
کی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچھہ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجالاتے ہین ۷ شیاطین بھی اللہ کی
مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے لمہ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسکو بطور
وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بہیجا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور
صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے
اجساد محشور ہون گے اونکے اندر روح پہیری جائے گی وہ بدن بھی بدن ہون گے جو شرعاً
دنیا مین تھی گرچہ طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہوگا یا الطف ہون جسطرح
کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچا جوان اور بوڑہا ہوجاتا ہے گو ہزار بار
اوسمین تبدل اجزاء کا ہو ۱۱ مجازات وحساب وصراط حق ہین جنت ونار بھی حق ہین یہ
دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لکن نص مین تصریح انکے مکان کی نہین آئی ہے
بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان مین ہمکو کچھہ احاطہ اللہ کی خلق وعوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

Marfat.com

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم
سیاٰتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کے افعال دنیا و آخرت مین
دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری بین الخلق و العباد کے دوسرے بر سبیل خرق عادت
سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق
کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی نظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے
واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت
مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے مشفع ہون گے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد
اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن و رضائے الٰہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور
تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور
تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ
کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین بر سبیل اجتماع نہین ہوتے ہین وہی امور
دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت
اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیا کفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم
ہین اللہ تعالےٰ عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال
اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو صغر سنی ہی سے کچھ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اونسے
متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو اسبات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے
اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے
یہ کہ اللہ تعالےٰ درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو
جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین
ظاہر ہوئی تھی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہوگا
اونکی دعوت سارے انس و جن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص
کے جو مثل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین
جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالےٰ اپنے

Marfat.com

بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۱۹ ہم گواہی
دیتے ہیں جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ و خدیجہ و عائشہ وحسن وحسین رضی اللہ
عنہم کے اور سارے صحابہ واہل بیت کی توقیر کرتے ہیں اور اونکی عظم محل کے اسلام میں معترف ہیں
اسیطرح اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی ادا کرتے ہیں ۲۰ ابوبکر امام
حق ہیں بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور پادشاہی گزندہ
آئی ابوبکر افضل مردم ہیں بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت
رکہتے تہے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم وامثالہا کو بہی عام وشامل ہو بلکہ معنی عظم نفع اسلام
ہے دو امیر اور دو وزیر اُست حضرت کے بہی ابوبکر وعمر تہی باعتبار ہمت بالغہ کے اشاعت حق
میں کیونکہ حضرت صلعم دو جہتیں رکہتے تہے ایک جہت سے اللہ تعالے سے اخذ کرتے دوسری جہت
سے خلق کو دیتے سوان دونوں صاحبوں کو باب اعطار خلق اس تالیف وجمع وتدبیر حرب میں ید
طولی تہا اس اعتبار سے انکو اوروں پر فضیلت حاصل ہے اور یوں تو سارے صحابہ ہمارے امام وپیشوا
ہیں دین میں اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب ۲۱ ہم کسیکو اہل قبلہ میں سے کافر نہیں کہتے
مگر اوس امر میں جسمیں کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات
دین ہو ۲۲ امر معروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ میں نہ ڈالے اور یہ گمان ہو
کہ وہ امر ونہی مقبول ہوگی هذه عقيدتي ادين الله تعالى بها ظاهرا وباطنا والحمد لله اولا
واخرا انتہے حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب انتقاد میں تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم

ف جو کہ دار مدار عقیدہ کا رد شرک واختیار توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان
حجۃ اللہ البالغہ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا گیا لکن بطریق اختصار شاہ صاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت
کہتے ہیں اقصی تذلل کو اور یہ اقصی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃً ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا
یا نیۃً ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے
ہیں ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہیں ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے
یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ
تیسیر ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہیں ہوئی اور جو نبی اپنی قوم میں مبعوث ہوا وسنے

Marfat.com

ضروری حقیقت شرک کی اونکو سمجھائی اور ان دونوں درجوں مین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ الفاظ متقارب ہوں پھر جو لوگ مریض شرک تھے وہ کئی طرح پر تھے ایک وہ مین جو بالکل اللہ کے جلال کو بھول گئے اونہون نے سوا ہی شرکا رکے کسیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اونہین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے تھے کہ انصرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف سے اور کیفیۃ یہہ اعتقاد کیا کہ سیدو بزرگ اللہ تعالے ہے لکن کبھی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف و تالہ دیکر بعض امور خاصہ مین اوسکو متصرف کر دیتا ہے اور اوسکی شفاعت حق مین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف سے ایک ایک بادشاہ مقرر کرکے تدبیر ملک کے سوائے امور عظام کے اوسکے سپرد کر دیتا ہے اسلئے اسکے زبان اونکو بندہ کہنے سے لڑکھڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹھہراتا ہے پھر اس سے ہی عدول کرکے ابنا اللہ و محابیب خدا نام رکھتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبد المسیح و عبد العزی وغیرہما جمہور یہود و نصارے و مشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسیلئے اشیاء محسوسہ کو کہ مظان اشراک ہین کفر ٹھہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام و ذبح اوثان و حلف باسم اصنام و امثال ذالک الغرض حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ اعتقاد کرے کہ صدور ان آثار کا اسلئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف ساتھہ کسی ایک صفت کے صفات کمال سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر اپنی ذات سے فنا ہوکر باقی بذات خدا ہو جائے یا مانند اسکے جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکھتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک ٹھہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام و نجوم کو سجدہ کرتے تھے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بھی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی ذبح مین استعانت بغیر اللہ کرتے تھے جیسے شفاء مریض و غناء فقیر اور اونکی نذر مانتے تھے واسطے برآمد مطلب کے اور اونکے نامون کو پڑھتے تھے بامید برکت اسلئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نماز مین یون کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین اور فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکاء کا نام بنات اللہ و ابناء اللہ رکھتے تھے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتھے یہہ کہ اونہون نے اپنے مولویون و درویشون کو اللہ کے سوا ارباب ٹھہرایا تہا یعنے وہ اسبات کے معتقد تھے کہ جسکو وہ حلال حرام کر دین وہی نفس الامر مین

حلال وحرام ہے کما قال تعالے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ پانچوین یہہ کہ وہ ذبح سے اصنام و
نجوم کا تقرب حاصل کرتے تہے کبہی وقت ذبح کے اونکا نام پکارتے اور کبہی انصاب مخصوصہ پر ذبح کرتے سواس
بات سے منع کیے گئے چہٹے یہہ کہ وہ سوائب وبحائر چہوڑتے تاکہ تقرب شرکا رکا ہاتہ آئے اللہ نے فرمایا
ماجعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ساتوین یہہ کہ حق مین کچہہ لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تہا کہ انکے
نام مبارک ومعظم ہین اور اونکے نام کی جہوٹی قسم کہانا مستوجب حرمان ہے مال واہل مین اور اسیلئے دوسرن
کو اونکے قسم دلاتے سوان باتون سے منع کیے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک
بعض محدثین نے کہاہے کہ یہ حدیث بمعنے تغلیظ وتہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک
مراد اس سے یمین منعقدہ ویمین غموس باسم غیر اللہ باعتقاد مذکور ہے آٹہوین حج کرتے تہے واسطے غیر
اللہ کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا رتہے وہان جاکر واسطے تقرب کے اوترتے شرع نے اس سے منع
کیا اور حضرت نے فرمایا لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبد العزی عبد شمس
ونحو ہمار رکہتے تہے حدیث مین آیاہے کہ حوانے اپنے ولد کا نام عبد الحارث رکہاتہا یہہ وحی شیطان تہی
فہذہ اشباح وقوالب للشرک نہی الشارع عنہا لکونہا قوالبہ واللہ اعلم **ف** جسطرح اللہ پر ایمان
لانا واجب ہے اسیطرح اللہ کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے اسبات کا معتقد ہو کہ اللہ ساتہہ صفات علیا
کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کہل جاتاہے اور اللہ کے مجد وکبریا کا
انکشاف ہوتاہے سارے ملل سماویہ کا قاطبۃ بیان صفات پر اور اون عبارات کے استعمال مین لانی
پر جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ اونہین استعمال سے زیادہ کچہہ بحث نکرین اجماع ہے قرون
مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پہر ایک گروہ مسلمین نے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر کسی نص
اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہاہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین
وان الی ربک المنتہی فرمایا لا فکرۃ فی الرب سو اللہ کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا
اونمین اسقدر ہے کہ حق ساتہہ ان صفات کے کسطرح متصف ہواہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے
حدیث ید اللہ ملأ مین کہاہے قال الائمۃ نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر او یتوہم ہکذا قال غیر واحد
من الائمۃ منہم سفیان الثوری ومالک بن انس وابن عیینۃ وابن المبارک انہ تروی
ہذہ الاشیاء ویؤمن بہا ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہاہے ان اجراء ہذہ الصفات

Marfat.com

کما هی لیس بتشبیه وانما التشبیه ان یقال سمع کسمع وبصر کبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہین لم ینقل عن النبی صلعم ولا من احد من الصحابة من طریق صحیح التصریح بوجوب
تاویل شئ من ذلک یعنی المتشابهات ولا المنع من ذکره ومن المحال ان یامر الله نبیه بتبلیغ ما انزل
الیه من ربه وینزل علیه الیوم اکملت لکم دینکم ثم یترک هذا الباب فلا یمیز ما یجوز نسبته الیه تعالے
مما لا یجوز مع حثه علی التبلیغ عنه بقوله لیبلغ الشاهد الغائب حتی نقلوا اقواله وافعاله واحواله وصفاته
نعل بحضرته فدل علی انهم اتفقوا علی الایمان به علی الوجه الذی اراد الله تعالی منها واوجب تنزیهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله لیس کمثله شئ فمن اوجب خلاف ذلک بعدهم فقد خالف سبیلهم انتهے مین کہتا ہون کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوا کے کچھہ فرق نہین ہے کیونکہ مفہوم ان سب کا نزدیک اہل لسان کی عقل لاحق جناب قدس کے ہر
کیا ضحک مین کچھہ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہو اسیطرح کلام مین یا بطش ونزول مین کوئی استحالہ
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہہ دونون خواہان دست و پا ہین یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہین ہم
اعلم پر کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون علی معشر اهل الحدیث وسموهم مجسمة ومشبهة وقالوا هم المستترون
بالبلکفة وقد وضح علی وضوحا بینا ان استطالتهم هذه لیست بشئ وانهم مخطئون فی مقالهم روایة ودرایة
وخاطئون فی طعنهم ائمة الهدی **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع پرستی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے اللہ
کا بندون پر اسلئے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے اونکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندون سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سائر اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہین **ف** ہنا و شرایع کی تعظیم شعائر خدا ہے
اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالے ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب انتہی مین کہتا ہون تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہان کہ شریعت مشیرہ مین کوئی زیادتی ونقصان طرف
انسان کے ظاہر نہین ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتھہ شرع کے ... وہان یہ
تعظیم بالکل مفقود ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمین اب کچھہ کم وبیشی نہین ہوسکتی
ہے اب جس کسی نے آراء رجال یا قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹھرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھہ قدر اس نعمت
کی اور کچھہ وقعت اللہ کے شعائر کی نسمجھی اوسنے تو گویا اپنی ہوائی نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہوگیا
افرایت من اتخذ الهه هواه یہ آیت رد تقلید پر بھی ایک حجت بالغہ ہے واللہ اعلم —

Marfat.com

فصل بیان مین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی مطابق کتاب ما لابد منہ

اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزین اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہی ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہی کیکو کسی امر مین اوسکی ساتھہ شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی ہمجنس وجود و حیات اشیا ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام اوسکا ساتھہ ان اشیا مخلوقات کے مجانس و مشارک ہی سوا مشارکت نام کے کوئی مجانست مشارکت انکو ساتھ اوسکی نہین اوسکے صفات و افعال اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلاً علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہی کہ ساری معلومات ازل ابد کو مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ اور اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اوسے معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ و کہذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی تفصیل تمام کتب منزلہ ہین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتہ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا کرسکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد وسب اوسیکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط کو اپنا روپوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹھرایا ہی چنانچہ عقلا حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پالیتے ہین اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لایق حال اس جماد کی نہین ہی اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی بصیرت سرمہ شریعت سے کحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو گو کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی عرض منجملہ اعراض کی پیدا نہین کرسکتا ہے ہان اتنا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان لانا ساتھہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالے نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کے دی ہے اور عادت اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے اور وجود مین لاتا ہے اسی صورت ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بہی کفر ہے اسلیئے حضرت صلعم نے قدریہ کو مجوس اس امت کا فرمایا ہے اللہ تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ سب اشیا کا محیط ہے ساتہہ احاطہ ذاتی کی اور قرب و معیت رکھتا ہے ساتہہ اشیا کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

Marfat.com

فہم قاصر کے لائق حال ہو کہ یہہ لایق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچھہ کشف و شہود سے معلوم کرین
اوس سے بھی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچھہ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ و مثال ہے اوسکی پیچھے لائے
نفی کی رکھی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حقتعالے محیط جملہ اشیاء ہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ و قرب و معیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سمانا دلمین مومن کے اور اوترنا آخر شب کو آسمان پاین پر کہ احادیث و نصوص مین آیا ہے اسیطرح ہات منہہ
جسکے ساتھہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل کرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تاکہ غیر حق کو حق نجانے کہ اللہ تعالے کی صفات و افعال مین سوائے جہل و حیرت
کے بشر کو کچھہ حصہ نہین ہی بلکہ ملائکہ کو بھی کچھہ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب ہے ع
دور بینان بارگاہ الست ۔ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ۔ اللہ کے قرب و معیت کی ایک اور نوع بھی ہی
کہ اوسکے ساتھہ نوع اول کے سوائے مشارکت اسمی کے کچھہ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیاء اولیاء عامہ مومنین بھی اوسطرح کے قرب سے بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹھہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین ع اے برادر بے نہایت درگہیست ۔ ہرچہ بروی می رسی
بروی مایست ۔ جو خیر و شر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر و ایمان و طاعت و عصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سے ہے لیکن حق تعالے کفر و معصیت سے خوشنود نہین ہی اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت و ایمان
سے رضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز ف اگر انبیاء علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سے افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سے آسمانون
وسدرۃ المنتہی تک حق ہی آسمانی کتابین جو انبیاء پر اوترین توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید و صحیفہائے ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیاء اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی ملحوظ نرکھے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر و کبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہو چکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بھی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سے معصوم ہین مردی و زنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹھاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیاء و ملائکہ باوجودیکہ اشرف

مخلوقات اور مقربین درگاہ ہین لیکن مثل مخلوقات کے کچہہ علم وقدرت نہین رکہتی ہین مگر او تنا علم جو اللہ تعالے نے اون کو دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہی یہ بہی اللہ کی ذات وصفات پر ویسا ہی ایمان رکہتے ہین جیساکہ سارے مسلمان رکہتی ہین اور دریافت کنہ مین عجز وقصور کے معترف ہین اور ادائی حقوق بندگی مین ساتہہ شکر توفیق الہی کے ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اللہ کی صفات واجبی مین شریک رکہنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح اور کفار بسبب انکار انبیاء کے کافر ہوگئے اسیطرح نصارے نے عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور اونکے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہوگئے انبیاء وملائکہ کو صفات الہی مین شریک نہ کرنا چاہیئے اور غیر انبیاء کو صفات انبیاء مین شریک بنانا نچاہیئے عصمت سوا انبیاء وملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے اصحاب و اہلبیت سے ثابت نکرے اور متابعت کو انبیاء پر مقصور رکہے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے اور جو کچہہ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سی منع کیا ہے اوس سی باز رہے اور جس کسی کا قول وفعل یا ان کا قول وفعل پیغمبر سے مخالفت رکہتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سؤال منکر ونکیر کا قبر مین حق ہے اور عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گناہگارونکے حق ہے اور اوٹہنا بعد موت کے دن قیامت کو حق ہے اور نفخ صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پہٹنا آسمانون کا اور بکہرنا ستارون کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولی سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جہان کا پہرنئے سرسے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سی زیادہ باریک حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گزر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا انبیاء اولیا کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹہا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پیئے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا **ف** اللہ تعالے چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین معذب رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو انجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر نکلین گے اور بہشت مین داخل ہونگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج **ف** انواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

Marfat.com

بچہو بچہو طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور دہوون اور جو قرآن مین منطوق ہے اور انواع
نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہین یہہ سب حق ہین بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا
دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکہین گے بے جہت و بے کیف و بیمثال د ایمان عبارت ہے
تصدیق دل سے ہمراہ گردیدہ ہونے کے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے
ساقط ہوجاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگرکسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی
تو وہ تائب و مغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن و حدیث مدح صحابہ سے لبریز ہین خود قرآن ہی
مین یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت و رحمت رکہتے تہے اور کافرون پر سخت و درشت تہے جو کوئی صحابہ
کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی و غصہ رکہے تو
قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہین
منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات و متواترات پر ممکن نہین ہے صحابہ کے اجماع و نصوص سے ثابت
ہے کہ ابوبکر افضل اصحاب ہین پہر عمر ساری صحابہ نے ابوبکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابوبکر سے
خلافت عمر پر بعد ابوبکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان
رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین
و انصار جو مدینہ مین تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ
مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیئے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیئے اور
ہرایک صحابی کے ساتہہ محبت و اعتقاد رکہنا چاہیئے یہہ ہین عقائد اہل حق کے انہے اکثر مبانی و معانی اس
عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب **۲۶۶** حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہین چنانچہ
مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین عقائد ضروریہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ ابادی ثم المکی رح کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کے ہے مطابق کتاب و سنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے
قول کے اور یہہ بات اس زمانہ مین بہت دشوار ہے اسلئے کہ عقول داہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ دار ،،

اہل کلام مین اسقدر نہیہ ہین کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہین اوٹھاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کام
سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے فالی
اللہ المشتکی ثم الی اللہ المشتکی لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہوجائے تو پہر کسیکے قول کی مخالفت
سے کچہہ نڈرے کا شامن کان ع اذا رضیت عنی کرام عشیرتی ؛ فلا زال غضبان علی لئامہا
تکلیف ایمان کی مفہوم ومنطوق کتاب وسنت پر ہے اور ون کی رائے کے پیروی کرنا منظور نہین ہے **ف**
اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتہہ اوسنے
اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتہہ اوس کو متصف جانے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس ومنزہ
فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ ومقدس رکہے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے ثابت کو
ثابت منفی کو منفی جانے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتہہ متصف ہے
نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے حکیم ہے جو کچہ کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے لئے
صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیات وعلم وقدرت وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام **ف**
یہہ سمع وبصر دو صفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر
معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین عیان
فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے
لازم آتی ہے اور جس کسی سے سمع وبصر منتفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نکہین گے اور قباحت اس قول
کی کچہ پوشیدہ نہین ہے **ف** یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہ بہی
خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نرکہتا ہو جسطرح کہ
کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سے
آغاز ہوا اوسیکی طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط
ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سوائے نقل وبلاغ کے اور کچہ نہین ہے جس کسی کی زبان پر
اس کلام مقدس نظام سے کچہ گزرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتہ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سچ مچ

Marifat.com

سنکر اوتارا اور یقیناً وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہے کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے
اللہ کے تکلم کا طریقہ اللہ ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیہا
بمخلوقاتہ فی شئ من ذاتہ وصفاتہ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر
ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو ورطہ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور لیجا کر غرق
گرداب اضطراب کر دیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب وسنت مین آیا ہی اوسپر ایمان لانا واجب تھا
تسبیح وتکلم کرنا سنگ وسنگریزہ ودرخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین غیر طریق معہود تکلم پہ تہا پس
اگر اللہ تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائے تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام نفسی
جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب وسنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور تفسیر اوسکی صفت
علم سے بجز اعتبار معتبر کے ہو نہین سکتا **ف** اللہ تعالے بالائے عرش فوق سموات ہے عرش وما حواہ العرش
سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اوسکا محیط کائنات علوی وسفلی ہے
ماکان ومایکون سب اوسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے
احاط بکل شئ علما یہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح جسمہ
وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اوسکو اسیطرح پر اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہیے اور اوسکو اوسکی
صورت سے پہیرنا نچاہیے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب وقولہ رافعک الی وقولہ بل رفعہ اللہ الیہ
وقولہ تعرج الملائکۃ والروح الیہ وقولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ وقولہ یخافون ربہم
من فوقہم وقولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم وقولہ اامنتم من فی السماء اور قول اللہ کا جو فرعون
سے بجواب موسی علیہ السلام کہ میرا اللہ آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یا ہامان ابن لی صرحا لعلی
ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین ادلہ علو وعلی
اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین آمدیم یہ ادلہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اللہ تعالے فوق خلق وفوق عرش
اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی ومراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے
اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے وذلک لا یجوز قطعا الا عند المعارضۃ بمثلہ
ودونہ خرط القتاد اور یہ قول اللہ تعالے کا لیس کمثلہ شئ کچہ منافی اسکی نہین ہے اسلیے کہ اثبات
یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا اخص اوصاف مین جسطرح کہ معتزلہ کا

قول ہے سو یہ دونون صورتین مماثلت کی اسجگہ مفقود ہین اور اس سے کچھ تغیر باری تعالےٰ کا ایک حال سے
دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اُسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالموجد سے کچھ تغیر
نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اُس عرش پر مستوی ہے کچھ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث
شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچھ اُنمین آیا ہے اُس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور صرف و تاویل عقول ضعیفہ کو ایک
حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہیئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث بخاری و مسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
حقمین اس لوح کے جسپر یہ لکہا گیا ہے سبقت رحمتی علی غضبی فھو عندہ فوق العرش دوسری روایت
مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوبۃ عندہ آیا ہے دوسری حدیث بخاری کی انس سے قصہ
معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بہی ہے قال لہ موسی ارجع الی ربک
یہ بہی اسی قصہ مین ہے کہ فعلا بہ الی الجبار تبارک وتعالی فقال وھو مکانہ تیسری حدیث مسلم مین آیا
ہے کہ جاریہ سے پوچہا این اللہ فقالت فی السماء قال انھا مومنۃ چوتہی حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین
کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی
اللہ من فوق سبع سموات چہٹی حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک ساتوین
حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے
حسن صحیح کہا ہے آٹہوین حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وھو الیوم الذی استوی
فیہ ربک تبارک وتعالی علی العرش نوین حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف
علیھم من فوقھم دسوین حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی
وھو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن ربی فی دارہ گیارہوین حدیث
نزول رب تعالی کی ہر طرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرضکہ اسباب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا
اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع اونکے بسط کا اور ہے انتہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب استوا کا
کتاب و سنۃ میرے رسالہ احتواء مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت
سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ و سلف مرقوم ہین **ف** اقوال صحابہ تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین
و تلامذہ ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آئے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات والصفات من درن الالحاد
والشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس رح مین منقول ہین لکن آیات و احادیث مغنی ہین اُنسے الصباح

یعنی عن المصابیح بیہقی رح نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین
مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمان مین
ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہو گیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع
سموات ہے شیخ ابو الحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوئے ہین اور
شیخ عبد القادر جیلی رح کہ قطب الاولیا ہین اسی عقیدہ پر تھے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ انکی بدائع تحریرات
مقدسہ کی ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان
رکھتے ہین اور امام ہمام ابو حنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین
اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہرگز اس عقیدہ والونکے ہو جانا چہرہ اور دوسرے
آراء و اہوار کیطرف نہ جھکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودھوین رات کا چاند دکھائی دیتا ہے
حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ روئت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتھ اور نہ
ثبوت مسافت کے ساتھ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین روئیت کی تواتر پہنچی ہین اور آیۃ شریفہ
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع
کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتھ متصف بنایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہیں نہین
ملتین روئیت و استوا و سائر صفات کے نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد
باطل مین جد و اجتہاد رکھتے ہین فعلیکم باتباعہم فافہم فرکز الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتھ
ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین اسکی ہوا اور نہ حدیث نبی کریم ہے
کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق مین نافی صفات کے خوف عظیم ہے اور ...
قائل ہے اور جو کہ لاعین و لا غیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے ...
ہے جسکے ساتھ وہ مکلف نہین ہے اور اسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے
عفا اللہ تعالی عنا و عنہم **ف** عالم مع جمیع اجزا اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے
کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اسکی کتم عدم سے منصہ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اسیکے تقدیر
سے مقدر ٹھہری ہے اور اندازہ پایا ہے جو کچھ اسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اس سے تجاوز
نہین کرسکتی وہ ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

Marfat.com

ف بندے اپنے افعال مین اختیار رکھتے ہین کہ اُسکے سبب سے مثاب و معاقب ہوتے ہین اور حسن اُن افعال کا اوسکی رضا و محبت سے ہے اور قبح اُنکا اوسکی رضا و محبت سے نہین ہے بلکہ محض اوسکے ارادہ سے ہے ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سئیات پر اوسکا عدل ہے کیونکہ اُسپر اسکام کو واجب نہین کیا ہے مگر کہ وہ خود اپنے اوپر واجب کرے ان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ آیات و احادیث اسی بات پر دلیل ہین

ف صحت تکلیف کے معتمد ہے فعل و تمیز و بلوغ پر یہ جو کہتے ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و حدیث اسکے ساتھ ناطق نہین ہے بندہ کو اُس چیز کی تکلیف نہین دیجاتی ہے جو کہ اُسکی وسع مین نہین ہے

ف افعال عباد کے مخلوق خدا اور فعل عبد مین واللہ خلقکم وما تعلمون اسی طرف مشیر ہے خلق کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگونکے کیا اور یہ جو کہتے ہین کہ فعل طرف سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچھ عقل مین نہین آتا اور کتاب و سنت یہ حکم نہین کرتی ہے

ف مقتول اپنے اجل سے میت ہے اور اجل ایک ہے ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا کئی آیات شریفہ مین یہی ارشاد ہے لوگ جو کچھ حلال و حرام سے کہاتے ہین رزق ہے اور ہر شخص اپنا رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اسیطرف اشارہ کرتا ہے عذاب قبر کا واسطے کافرون اور گنہگار مومنون کے اور تنعیم اہل طاعت کے اندر قبور کے اور سوال منکر و نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال و حساب کا ہونا اور حوض و صراط حق ہے

ف شفاعت پیغمبرون اور نیکون کی واسطے اہل کبائر وغیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے اور یہ جو لوگ انبیاء و صلحاء کے قبور پر آتی ہین اور اُنکو وسیلہ ٹہراتے ہین اور شفاعت کے خواہان ہوتے ہین یہ کچھ چیز نہین ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہین رکھتے ہین کہ بے اذن خدا کے شفاعت کرین اور جب اللہ چاہیگا کہ کسی شخص کے حق مین کچھ مکرمت کرے تو اُنسے فرمادیگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب وہ اُسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئین اور شفاعت چاہین صاحب قبر ہرگز شفاعت نہین کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ وقال تعالے ما لکم من دونہ من ولی ولا شفیع اسطرحکی آیتین اور بہی ہین جو دلالت کرتی ہین شفاعت باذن پر تو پہر جو کچھ مانگے وہ اللہ ہی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیون نہ مانگے اور اُسیکی رحمت اور آمرزش چاہے اور اُسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اُسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

گور پرستو پر گران گزریگا لکن الحق احق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب سے الحال اور
باقی رہینگے اور اُنکو یا اُنکے اہل کو فنا ہو گی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام
سے طرف مسجد اقصے کے پہر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے
دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب
کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا وغیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے
اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ
رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق ہین بعض
انبیاء کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نہ چاہیئے وکان امر اللہ قدراً
مقدوراً کو نظر مین رکھنا چاہیئے **ف** فضل انبیاء محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین
کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے کہاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیاء کی حق ہے کوئی ولی درجہ نبی کو
نہین پہنچتا ہے افضل اولیاء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پہر عمر بن خطاب پہر عثمان ذی النورین پہر
علی مرتضے خلافت بہی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا اور امام حسن و امام
حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے اُنکے حق مین گواہی جنت کی
دینا چاہیئے نہ اُنکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قرشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام
پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچھے ہر نیک و فاجر کے
روا ہے ہر ایک کے انمین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزون کا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو
ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیاء و غیر انبیاء پر جائز ہے اور اصابت عین بہی حق
ہے **ف** مجتہد کبہی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبہی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے
اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچہ انمین
سے سمجہ مین آئے اور اطلاق اُسکا عرف مین جائز ہو اُسکا عقیدہ رکہے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو
اُسکا اعتقاد بہی مطابق ظاہر کے کرے لکن اُسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا و رسول پیغمبر صلعم
مقبول رکہے اور اطلاق سے اُن صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شے
دیگر کے تحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اُسکا اطلاق اوسی طرح بے تکییف کرے

یہ بات بعض مسائل مین ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رویت وغیرہ امور مین جوکہ متعلق آخرت ہین راہ تاویل کو بند کر دیا ہے اور جو کچھ وارد ہوا ہے اوسکو بے کیف قبول کرتے ہین اور معتزلہ حیات کی نفی نہین کرتے ہین اور اُنکے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت کے قائل ہو کر ایمان لانا چاہیے وعلی ہذا القیاس اور اہل حدیث کہ قدوہ اہل سنت ہین ہر باب مین یہی اعتقاد رکھتے ہین اور جو کچھ وارد ہوا ہے اُسپر ایمان لاتے ہین اور اوہام عوام مین جو کچھ لازم آتا ہے اُسپر نظر نہین کرتے ہین فعلیکم الاسوۃ فیھم فاھم اہل رسول اللہ صلعم ﴿ع﴾

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ٭ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اُس جماعت کی ہاتہ سے واویلا ہے جو کہ اعتقاد لانیکو اُن الفاظ پر جو کہ قرآن و حدیث مین آئے ہین بوہم جسمیت و مکان کفر جانتی ہے اور اللہ تعالے سے نہین ڈرتی کیونکہ جو شخص ظاہر الفاظ مذکورہ پر ایمان لایا ہے اُسنے اپنے طرف سے کچہ ایجاد نہین کیا آخرت مین اگر اُس سے اسبات پر مواخذہ کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان اللہ لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے آرا فاسدہ سے اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے ماورا کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن و حدیث مین ہون حقیقت مین تضلیل کرنا ہے قرآن و حدیث کا حق تعالے نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بہیجا ہے اور حضرت صلعم افصح الناس تہے وہ کسطرح ظاہر مین ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ اُنپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی جماعت سے ہوئی کہ بچہ اونمین جوان بنگیا اور جوان بوڑہا ہوگیا اور الف و عادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے اُس سے جاہل بے تفتیش حقیقت کے مثل کور و کر کے طرف اُسکے اذعان کے دور پڑے اور اپنے حاصل ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز اُنکی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیے اگرچہ لوگونکی نظر مین اعلم علما و شیخ المشائخ کیون نہون واللہ حق تعالے عادل ہے ہرگز اُس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب و سنت کے کہتا ہے اور واضح قرآن و حدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا اوسکا عدل مقتضے ظلم کا نہین ہے اور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف کے مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ چاہے کہ اُس جماعت سلف سے ایک حرف بہی خلاف اسکے نقل کرے ہرگز نہین کرسکتا ﴿ف﴾ میزان و وزن اعمال و صراط و سوال و جواب وغیرہ عرصہ قیامت مین امور حسیہ سے ہوگا اور معانی و اغراض جسم و جواہر کے صورتمین ہوجائینگے اور نامہ اعمال مومنین و صلحا کے دست راست مین دیے جائینگے

اور نامۂ اعمال کفار فجار کے بائین ہاتھ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتھ کہ خلاصہ
کتاب وسنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہو جائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہیئے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جسکام کو کہ پیش نہاد خاطر رکھتا ہو اُسمین اس تقوے سی انحراف
نکرے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑھ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ مین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکراً و ثناءً کوئی چیز تقوی سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بھی بہت کچھ تفصیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اُسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اُسکے لئے حسن عاقبت وحسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اُسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اُسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیئات و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بھی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و تشکر کا موجب ہے اللہ تعالے لنے مومنونکو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اُسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اُسکو چاہیئے کہ وہ عاشق تقوے رہے اور اُسپرکا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پھر کوئی چیز تقوے سے اُسکو نروک سکے اگرچہ سارے جن و انس برخلاف اُسکے
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور ایمنی اُسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب وسنت کے
میسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کھینچ لیجاتا
اور آدمی کو صورت تقوے کی تاکر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ [illegible]
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بھی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہیئے تاکہ استعمال اُسکا آسان ہو جائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شریعت مین
معنی اُسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اُس چیز سے جو کہ آخرت مین مضر ہو
یہ صورت زیادت و نقصان کو قبول کرتی ہے ادنے اسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید و خلود
فی النار ہے اعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقتعالے سے باز رکھے اور منقطع الی اللہ ہونے سے

Marfat.com

ملائے پہر اوس سے منزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کہ یہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے
اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور ہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوی قرینہ موجود نہین ہوتا
تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹہرتا ہے قول ہو یا فعل
یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکہے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر
مین قدرے اختلاف ہے یہ تقوے جبہی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات
و امور مامورہ کو بجالائے ان منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے
کہ آنکہہ طرف نادیدنی کے نکہولے تا شنیدنی پر کان نرکہے تا گرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے تا خوردنی کو نہ کہائے
نا آشامیدنی کو نہ پئے تا لایعنی نہ کہے راہ نارفتنی نچلے نا پوشیدنی نہ پہنے سجدہ ناکردنی نکرے شرمگاہ کو حرام
مین مستعمل ہونے دے وقس علے ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اُسکے فساد سے
تمام بدن فاسد ہوجاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت ہین فساد اُسکا
اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہئے کہ ہر امر قبیح کو
اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے
اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے و علی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مدنظر ہوگا تو رفتہ رفتہ
یہ منکرات مبدل بمعروفات ہوجاینگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جائینگے اور تحلیہ ساتہ
فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگے گا اور بجائے اُسکے
اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال قلب بالغیر سے بالکل نجات پائے گا اور تمام و کمال طرف جناب
حضرت حق تعالے کے مائل ہوجائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دل پر کہولدینگے اور جو کچہ بطریق علم کے معلوم کیا
ہے وہ سب بطور کشف و عیان کے مشاہدہ ہونیلگیگا استدلال ہدایت ہوجائیگا اور طرف مافی الکتاب والسنۃ کے
مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا ۵

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ‌ــــ گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالہ کلام و رسالہ نجاتیہ تمام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

فصل بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کے مطابق کتاب ۲۲

سبع سنابل مولفہ میر عبد الواحد بلگرامی رح

علماء دین کہ ورثہ انبیاء علیہم السلام ہین تین گروہ ہین اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ اصحاب حدیث نے بعد اعتصام کے ساتھ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے بقولہ تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنین اور نقل کرین اور لکھین اور صحیح و سقیم مین تمیز دین احادیث احاد و مشہور و متواتر مین فرق کرین اور احادیث کو کتاب اللہ سے موافقت بخشین سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہاء نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث کے ایک اور خصوصیت و فضلیت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہین اور حقایق حدیث کو بدقایق نظر دریافت کرکے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر و خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل مین لاتے ہین یہ لوگ حکام دین اور اعلام شرع مبین ہین انکا اجتہاد ایک اصل شرعی ہے طائفہ صوفیہ متفق ہین ساتھ ان دونون گروہ کے معتقدات و قبول علوم مین اور معانی و رسوم دونون مین مخالف انکے نہین ہین جن احکام مین ان دونون گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بھی انکے اجماع پر ثابت ہین اور جن احکام مین انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولے کو اختیار کرتے ہین قال تعالے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ ھی لباب الشریعۃ لا غیرھا اور انکے اختلاف کے فروع مین نہین ہین اسلیے کہ اختلاف علماء کا رحمت ہے کسی صوفی سے پوچھا تہا وہ کون اہل علم ہین جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالی المجاھدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع دین مین رحمت ہے اور اصول دین مین بدعت و ضلالت **ف** بیان اصل اعتقاد کا یہ ... فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان مین ایک گروہ ہوگا پوچھا کون فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنے اہل سنت و جماعت ان تینون گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد حقیقی ہے کوئی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہین رکہتا ہے کیونکہ ان چیزون کی گنجایش واحد عددی مین متصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی مین اللہ جسم نہین ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور جوہر بھی نہین ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز مین اور عرض بھی نہین ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

Marfat.com

نہین رہتا عبارات واشارات بیان مین کنہہ حقتعالے کے نہین پہنچتے اور افکار وابصار اوسکو نہین پاسکتے
کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان ومکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت وکمیت سے منزہ انمین جو چیز
آسکتی ہے وہ واحد عددی ہوتی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہے کہ اللہ کے صفات بہی جسم وجوہر وعرض
نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اُسکی ذات ہے آئمہ کشف واساطین مشاہدہ کے سامنے اسمار وصفات دو
لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزنہ اسرار وحدت جنہون نے مشکوۃ نبوت سے اقتباس
کیا ہے اُنہون نے تعلیم حق وتعریف حق سے بات دیکھی اور جانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات
ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوی موجود دوسرا نہین ہے کہ مغائر
ذات ہے اور غیر ذات اسوجہہ سے ہین کہ مفہومات اُسکے علے الاطلاق مختلف ہین حی وعالم ومرید وقادر ایسے اسمار
ہین کہ معانی انکے ساتہ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقہ سامنے اہل بصیرت کے وہی معنی قدیم
ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرحکے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چارون نام چار رکن الوہیت
کے ہین رہے معز ومذل ومحیی ومیت ومعطی ومانع وضار ونافع سو یہ نام نسبت سے اُٹہتی ہین اور اس
نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام وقدوس کہ معنی مین سلب عیوب ونقائص واحتیاج کا ہے اس
نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار وصفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول
وآخر وظاہر وباطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے
عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی
کتاب مین ذکر وجہ ویدو نفس وسمع وبصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکہا ہے وہ ثابت ہے
واسطے خدا کے بلا تمثیل وتعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اُسکی مجہول اور ایمان
لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اُس سے بدعت مذہب انکا صفت نزول مین بہی اسی طریق پر ہے ف
اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکہا ہے
زبانون پر پڑہا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح
اجماع کیا ہے جواز رویت خدا پر ساتہ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ وزیدیہ وخوارج
مخالف ہین اور رویت کے منکر ف اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر
جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے اُنکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت ودوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر بھی ایمان لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پایندہ رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے **ف** اجماع کیا ہے اسپر کہ اللہ تعالے خالق ہے افعال عباد ہے جسطرح کہ خالق اُنکی ذات کا ہے واللہ خلقکم وما تعملون لکن بندہ کا سب ہے ساری خلائق اپنی آجال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و ایمان و کفر سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے مگر اللہ تعالے بندونکی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس بارہ مین کسیکو اللہ پاک پر کوئی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکو کار ہو یا بدکار کیسیکے لئے حکم قطعی بہشت کا بسبب اسکے حسنات و خیرات کے گو کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اسکے شرور و سئیات کے کتنے ہی زیادہ کیون نہون نہین دیا جائیگا **ف** ایمان لائے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبرونپر اور اعتقاد رکھتے ہین اصحاب کا کہ انبیاء و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیاء و رسل سے افضل ہین خدا نے تعالے نے پیغمبری حضرت پر ختم کر دی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر صدیق ہین پھر عمر فاروق پھر عثمان ذی النورین پھر علی مرتضے بعدہ تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکھا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیر خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری امت کے بحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بھی انمین ہون فرمایا تو انہیں مین ہوگا پھر ایک دوسرا آدمی نے کہڑے ہوکر یہی درخواست کی فرمایا سبقک بہا عکاشۃ دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہونگے یعنے جو کہ بحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتون سے افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

Marfat.com

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور عمل کرنا ہے ساتہ ارکان کے جو مقر نہین ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہین ہے وہ منافق ہے جو عامل بالارکان نہین ہے وہ فاسق ہے پہچاننا اللہ تعالے کا دل سے بے اقرار زبان کے کچہ فائدہ نہین دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتا ہے اوسمین کچہ کمی وبیشی نہین ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے مین زیادتی ونقصان ہوتا ہے اور دل کی تصدیق مین کچہ نقصان نہین ہوتا ہے ہان زیادتی ہوتی ہے

ف اجماع کیا ہے اباحت کسب وتجارات وصناعات پر بسبیل تعاون علی البر والتقوے مگر اس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بہی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے اور جہان رزق حلال سے خالی نہین ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بہی رزق ہے اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتا ہے

ف دوستی وخشم واسطے اللہ کے ایک استوار تر رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیاء کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علما مذہب اہل سنت وجماعت کہ اصحاب حدیث وطائفہ فقہاء وجماعہ صوفیہ ہین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکہتے ہین تجکو اے سنی صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہیے اسلیے کہ تو اللہ تعالے کو نہین دیکہتا ہے اور فرشتے بہی تجکو محسوس ومرئی اس چشم سر سے نہین ہوتی ہین اور انبیاء ورسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوئے اور امور آخرت واحوال قیامت کے آنے والے ہین تو اب ان سبکو نادیدہ ساتہ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے صحبجانہ کی تلقین وتعلیم پر شریعت محمدی ودین احمدی ایک طریق سلیم وجادہ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم مع ہزارہا افواج امت کے اولیاء واصفیاء وشہداء وصدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو اُنہون نے خار وخاشاک شکوک وشبہات سے خوب پاک صاف کر دیا ہے اور اعلام ومنازل اس راہ کے معین ومبین کر دئے ہین ہر قدم کا ایک نشان بتا دیا ہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے دفع قطاع الطریق کے بدرقہ ہمت ساتہ کر دیا ہے اگر کوئی مہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلائے اسکی بات سننا نچاہیے بلکہ دفع کرنا اُسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت وضلالت ایک گروہ ہے کہ آپکو لباس اسلام مین تلبیس کرکے ظاہر کرتا ہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکہتا ہے اور ظاہر مین مسلمانون سے ملتا جلتا رہتا ہے اور آپ کو صورت علماء محققین مین خلق کو دکہاتا ہے اور جسیر

جگہہ داؤ اونکا چل جاتا ہے وہان قواعد مسلمانی کو ساتھہ افساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کردیتا ہے اور سادہ وپاک دلونکو طہارت فطرت سے پہیر دیتا ہے اور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچھے چھپاتا ہے اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے اور یہ سادہ دل مسلمان جوکہ نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے اونکو عبارات فصیحہ وکلمات صحیحہ سے دہوکے لیتا ہے یہ جماعت دین کے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین ومشایخ اسلام کے نور سے ظلمات انکے بدعت کے مکشوف ہوتے ہین تو ناچار یہ لوگ علماے شریعت کے دشمن ہوجاتے ہین لکن علماء ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ رکھتے ہین اور انفاس نورانی انکی جوکہ مشابہ شہب ثواقب ہین ان مسترقان شریعت کو ہرجانب سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتہ رجم وقذف کے پراگندہ کردیتے ہین اے بہائیو جاننا غوامض اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقائق آثار بدعت کا بجز نور ایمان وتسلیم اور بدرقہ محبت وتعظیم کے محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا وقطعا کچہ دخل نہین ہے عقل جب کوئی بات عالم قدرت کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جو امر معقول نہین ہے وہ مقدور بہی نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل وتحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد پر ٹہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتہ عجز کے کرتی ہرگز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست [illegible] خفین پر مسح کریئے فضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان وقصور کے اور [illegible] ساتہ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت وفتور کے سارے اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین ومتاخرین مین شایع ہے قاضی شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے اسلئے کہ ابوبکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیا سے برتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین جو کوئی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوئی انکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

ہے) انتہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت یہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضل ہے فضائل
خلفائے راشدین کے جنہین نادان لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت وماہیت اون
فضائل کی جان لین تو متحیر ومضطر رہجائین اور مقدر رہین نکر سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت
آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناؤکے دریا مین تیرتا پہرتا ہے فراخی آسمان
اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان
سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک
آسمان کا دوسرے آسمان تک پہر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے
مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السموات والارض پہر کرسی نسبت فراخی عرش
عظیم کے یہی حکم رکہتی ہے پہر عرش نسبت خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا
تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتہ علی مرتضے بہی متفق تہے تو مفضلہ اپنے اعتقاد مین
غلط پر ہین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ خیال گمان ہے کہ نتیجہ محبت کا سا تہ
مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہو ساتہ
مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور اونکے
مقتدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ وروش مین
موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سارے اصحاب نے چشم پوشی کی اور
اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کسی استحقاق وتقدم کے خلیفہ بن بیٹہے اور
متغلب وخائن ہوگئے یہ امر ان سے محال ہے اسلئے اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت
آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر یہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت امت کو حکم انکے اقتدا
کرنیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت
کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف
ومزاحم اجماع اصحاب کے ہین وہ سربسر نامسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جنکو کچہ رجوع
طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہون یا مبتلاے حرام یا تارک صلوۃ وصیام وغیرہا دخول ارسلام وخیریت اختتام انکے لئے قطعی ہے فقیر بھی منجملہ سادات کے ہے لکن جو بات اپنے ساتھ اور انکے ساتھ کہے جائیگی وہ بجز اخلاص ونیکو خواہی کے نہوگی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب وسنت وتحقیق جمہور علماء ملت وسلف امت ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تہا لا اغنی عنك من الله شیئا اور حق ازواج مطہرات مین آیا ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لها العذاب ضعفین وکان ذلك علی الله یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی وشرف مصطفوی کے خطرہ عظیم درپیش ہی آنکا عقاب بنسبت اوروں کے بصورت ارتکاب ذنوب وہتک حرمت سیادت کے باشتغال معاصی زیادہتر متصور ہے جس بندہ سے خدا راضی نہین ہے اگر سارے انبیاء ورسل اوسکی شفاعت کرین کچھہ فائدہ نہوگا

اگر خدائے نباشد زبندہ خوشنود ٭ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیاء دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آسکتی ہے

درآندم کہ از فعل پرسند وقول ٭ اولوالعزم رانتن بلرزد زہول

بجائے کہ دہشت خورند انبیا ٭ تو عذر گنہ راچہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتھ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آجکے دن انکو منہیات دینی سے باز نہین رکھتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات ودرکات آخرت سے کیا انکو باز رکھے گی اور جبکہ وہ اس آتش دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور عالم ہے تو ثواب وعقاب طاعت ومعصیت کا اسکو دوچند ہوگا مخدوم جہانیان جہان گشت جنکے ثبوت سیادت مین کچھہ گفتگو نہین ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تھے اللہ تعالی نے ... کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلك انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر ... ابوین آنحضرت صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابو حنیفہ رح مین بہی لکہا ہے عشرہ مبشرہ ہرچند بالقطع خیریت خاتمہ رکہتے تہے لکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تھے بلکہ ہمیشہ خوف وہیبت استغناے سبحانہ سے ترسان لرزان گریان بریان رہتے تہے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیادت پر فخر و مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

Marfat.com

پھر اور دنکی کیا ہستی ہے کتاب وسنت واجماع نے ہر مومن کی عاقبت وخاتمت کو مبہم رکھا ہے سادات ہوں یا غیر سادات آب جو کوی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا ساتھ شریعت کے خصومت ہے مگر جو بات شرع مین ثابت نہین ہے اُسکو کوی مومن قبول نہین کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچھ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لکن کچھ نہوا حدیث مین آیا ہے المومن یری ذنبہ کالجبل یقع علیہ والمنافق یری ذنبہ کالذباب یطیر منہ او کما قال صلعم وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب انساب واسطے تعارف دنیوی کی ہین اور کرامت آخرت کی منوط ساتھ تقوے وطہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا خیر الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاءہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتھ بندہ کے منحصر تقوے مین ہے نہ انساب و احساب مین رسالہ مکیہ مین کہا ہے وھذا النظم وغیرہ یفید الحصر انظر الی حال المسئلۃ حین ابلیس وبلعام وبرصیصا مع کمال حالاتھم وکراماتھم لما اھملوا التقوی واتبعوا الھوی کیف سقطوا عن درجاتھم ؎

لو کان فی العلم من دون التقی شرف ؎ لکان اشرف خلق اللہ ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادۃ ونقص بالجملہ جو خطرۂ عظیمہ آخرت واسطے سادات واہل علم کے ہے اوتنا خطرہ عوام مومنین اور کم نسب مسلمین کے لئے نہین ہے احادیث صحیحہ ذم علما سوء مین آئے ہین انکو نسبت عامۂ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی عذاب مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کے ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ باللہ نجات اوسکو ہے جو کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی مین واسطے نجات آخرت کے تقوے وطہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے و العاقبۃ للمتقین

فصل بیان مین عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدۃ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لائے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون اور رسولونپر منجملہ ایمان باللہ کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف الٰہیہ پر جو کتاب وسنت مین آئے ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکھتے ہین اللہ پر اور اُسکے اسماء حسنے و صفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے اللہ نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے ہین کلم کی اوسکی جگہونسے اور نہ الحاد کرتے ہین اُسکے اسماء و آیات مین اور نہ اُسکی صفتونکو مثل صفات مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ انکی تعطیل کرتے ہین اسلئے کہ اللہ پاک کا کوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر اور نہ اُنکا قیاس اُسکے خلق پر ہو سکتا ہے اوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر اللہ عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل اور احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجھے اوسکے حق مین کچھ کہدیتے ہین و لہذا فرمایا ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہ پاک نے اسجگہ تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلئے کہ وہ سلامتی مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے اللہ نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلئے اہل سنت وجماعت اُس چیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین وشہداء وصالحین کی یہی ہے منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین ارشاد فرمائے ہین و لہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑھ کر سوتا ہے اللہ کیطرف سے اُسپر ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُسکے قریب نہین جاتا وہی اول و آخر وظاہر و باطن اور علیم ہر شئے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین و سمیع و بصیر و صاحب مشیئت اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود ورحمن ورحیم اور واسع ہر شئے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت واسعہ ہر شئے اور غفور و حافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد وغاضب ولاعن اعداء ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان فی الغمام اور جائے بروز قیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہر دو دست خود اور مبسوط الیدین اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومری اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وعفو

قدیر اور صاحب عزت بے ہمنام و بے ندو انداد و بے ولد و شریک اور صاحب ملک وحمد اور منزل فرقان اور صاحب سموات و ارض اور خالق ہر شے اور عالم غیب و شہادت اور متعال عن الشرک ہے سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھ دن مین بنایا پھر عرش پر مستوی ہوا یہ استواء مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پھر ذکر اپنے معیت کا ہمارے ساتھ کیا ہے اس مسئلہ کی دلیلین سنت و آثار مین بہت ہین جو کوئی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب و سنت ہے اولہ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہین اور سات زمینین بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اتنا ہی فاصلہ ہے پانی ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر ہے کرسی جگہہ ہے اُسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچھ ساتون آسمان اور ساتون زمین کے اندر اور تحت الثرے اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچھ ہر کشت و روئیدگی کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان اُنکے قدمونکے اور اُنکا کلام اور اُنکے انفاس اور یہ چیزان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے انہین سے کوئی شے اُسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے عرش پر بالاے ہفت آسمان ہے ورے اُسکے حجاب ہین نار و نور و ظلمت کے اور جو کچھ کہ اُسکے علم مین ہو اگر کوئی مبتدع مخالف آیت قرب و معیت سے یا مانند اُسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لائے تو جواب اُسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے وہین سے سب کچھ اوسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہہ اوسکے علم سے خالی نہین ہے اسکے یہ معنی نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اُسکا حاوی و حاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت و ائمہ ملت مین کسینے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے خلق سے جدا ہے اُسکی مخلوقات مین کچھ بھی اُسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اُسکی ذات مین کوئی شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اُسکا ہر مکان مین ہے ابن مبارک سے پوچھا تھا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالای عرش

Marfat.com

ہے خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا بھی ہے شافعی نے کہا خلافت ابو بکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیا کے دل اُنکی خلافت پر جمع کر دئیے آب جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالے جوف سموات مین محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات مین کوئی الہ معبود نہین ہے اور نہ عرش پر کوئی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور حضرت معراج مین پاس اپنے رب کے نہین گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسے علیہ السلام کی تکذیب کی تہی اسبات مین کہ اللہ فوق سموات سے یا ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا اور ہمارے حضرت نے موسے علیہ السلام کی تصدیق کی اور اسبات کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات ہے پہر شب معراج مین طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازین فرض کین پہر پاس موسے علیہ السلام کے آئے موسے نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نماز کی چاہو یہ حدیث بطور صحاح مین آئی ہے سو جو کوئی موافق فرعون کے اور مخالف موسے و محمد علیہما السلام کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے [illegible] اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اُسمین کوئی تشبیہ نہین ہے [illegible] طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا عیسے و ادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع کر لینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے اسبات پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہین وہ اللہ سے قریب ہین اگرچہ ساری مخلوقات اوسکے قدرت کے نیچے ہے اللہ نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہین اور وہ قصد [illegible] تحت نہین کرتے منشار ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل صفات مخلوق کے ہین گویا جسطرح کوئی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ بادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کر لین تو وہ گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شئے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش [illegible] حامل حاملان عرش ہے اُسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہین ہے اصل

اسباب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اُسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
واستوار رحمٰن عرش پر ونحو ذلک اور وہ الفاظ نفی واثبات کے جو ابتداع واحداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر متحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متصل نہ منفصل
ونحو ذلک سو کوئی نص اسبارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے انمین سی
کسینے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا نہ جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچھ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پھر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کبھی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول واتحاد داخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہہ مین ہے اور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح پر ہین ایک اہل
حلول واتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان وتوحید وسنت حلولیہ کا قول یہی ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے اور عین مخلوق ہے اہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم اور نہ
مبائن خلق اور نہ فوق عالم اور نہ اوسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اُسکے طرف کچھ صاعد ہو نہ کوئی
اُس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے اور نہ کوئی اُسکو دیکھے متکلمہ جہمیہ معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عبّاد جہمیہ کا تہا جہمیہ متکلمہ تو کسی شے کی عابد نہین ہین اور عبّاد جہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تہا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسمار وصفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعالیٰ واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہٖ پہر ان مین ایسے
لوگ ہی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین وسلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال اُن ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین اور نہ اونہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین و لہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح اُنسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جرید وپاپوش سے مارو اور قبائل و
عشائر مین اُنکی تشہیر کرو اور یہ بات کہو کہ ھذا جزاء من ترک الکتاب والسنۃ واقبل علی الکلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق اور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علمار کلام کو زندقہ کہا ہے بہر حال معطل عابد عدم ہے اور ممثل

عابد صنم یا معطل اعمی ہے اور مثل عشی اللہ کا دین تو درمیان غالی و جافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ وہ موصوف ہے ساتہ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص وعیب وزوال سے کوئی شے صفات کمال مین مثل اوسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل ائمہ اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک وشافعی وثوری واوزاعی وابن مبارک وامام احمد واسحق بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشایخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی وسہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکور کے ہے کتاب وسنت بہی اسیکے ساتہ ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ صلعم ولا یتجاوز القرآن والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا و للہ الحمد اللہ نے اپنا نام حی علیم سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتہ بعض مخلوق کو بہی یاد کیا ہے لیکن صفت خالق ومخلوق مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلعم تمامہا اور کلام صحابہ وتابعین وسائر ائمہ دین بکلہا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہراً دلیل ہین اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر باین ہے خلق سے سمیع ہے اسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان وسہو قریب ہے بلا غفلت وہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتہ ہے جہان کہین وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیساکہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیساکہ بعض محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے فوق عباد فرشتے اس سے ڈرتے ہین یہ ذکر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق مین حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب وسنت مین جتنے الفاظ قرب ومعیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو وفوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

Marfat.com

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا تھا اللہم اشہد قصہ معراج کا صحیحین وغیرہما مین متواتر ہے اس قصہ مین اعظم دلالت ہے علو وفوق حقسبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا ہے بدعت ہے اور جس کسی شخصکو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہین ہین اور خدا جانے کہ انسے کیا مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر و ضلال ہے اور انکے لئے کوی تاویل و توجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مثل کہیعص کی ہین اور یہ خیال کرے کہ طریقہ سلف کا یہ طرز تھا اور وہ عارف حقایق الفاظ مذکورہ کے نہ تھے تو یہ گمان کرنے والا اجہل مردوم ہے ساتھ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سارے سابقین اولین یعنے مہاجرین وانصار وسائر صحابہ کبار جاہل بے علم تھے حالانکہ وہ اعلم امت وافقہ امت اور احسن اہل واتبع للسنن تھے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور اوسکے معنی نسمجھتے حالانکہ یہ بڑی خطا وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے عیاذًا باللہ منہ **ف** منجملہ صفات الٰہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہین صفات ذیل ہین ید ویمین وکف واصبع وشمال و قدم ورجل و وجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجی وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستوا ، وقوت وقرب وبعد وضحک وتعجب وحب وکراہت ومقت ورضا وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ و مشیت وسمع وبصر وفوق ومعیت وفرح الی غیر ذلک رسالہ قائد الی العقائد مین جملہ الفاظ صفات کے استقراء مرقوم ہین اور کتاب الجوائز والصلات مین ادلہ صفات مذکور تفصیلا مندرج ہین اور انتقاد رجیح مین ادلہ علو علی اعلی مذکور ہین ان سارے صفات کو ایک مساق مین سوق کرکے سب پر ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہین مشابہ صفات مخلوقہ کے نہین ہین انکی تاویل تعطیل رد وجحد برخلاف ظاہر درست نہین ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکھتے ہین بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام مین فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت سائر امم مین امت وسط ہے یہ درمیان مین ہے اہل تعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے درباره صفات جسطرح کہ درباره افعال حقتعالے کے وسط ہے درمیان حروریہ وقدریہ کے اور درباره اسماء ایمان ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور درباره اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان رافضہ وخوارج کے وللہ الحمد **ف** مذہب اہل حق کا جسپر سارے اہل توحید وصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
هو آيات بينات في صدور الذين اوتوا العلم مصحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے
كتاب مسطور في رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا اہل خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن ليس بمخلوق ولكن كلام الله منه بدء و
اليه يعود ابن مسعود وابن عباس وعمرو بن دينار وسفيان بن عيينه وغیرہم کا قول بھی یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اوسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام کی حکایت یا ادا
کہنا درست نہین ہے یہ قرارت اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین کرتی ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ کہکر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بھی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ وتلاوت کو مخلوق ٹھیرائے وہ بھی جہمی ہے اللہ نے
موسے علیہ السلام سے باتین کین تہین اور اپنے ہاتھ سے اونکے ہاتھ مین توریت دی تھی اور توریت
کو اپنے ہاتھ سے لکھا تھا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتھ سے
رکھی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف ومعانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس اسکے **ف** حروف مکتوبہ واصوات مسموعہ عین کلام اللہ
ہے قال تعالى الم ذلك الكتاب لا ريب فيه وقال المص والمر وكهيعص وحمعسق
جو کوئی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعہ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے من قرء
حرفا من كتاب الله عز وجل فله عشر حسنات رواه الترمذي وصححه وغيره
من الائمة وفي الباب احاديث كثيرة جدا **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فيناديهم
سبحانه وتعالى بصوت يسمعه من بعد كما يسمعه من قرب رواه احمد والبخاري
الائمة واستشهد به البخاري الى غير ذلك من الادلة الدالة على ثبوت الحروف والصوت
وهي كثيرة جدا بالجملہ قرآن عظیم وفرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے متضمن ہے سور وآیات واصوات وحروف وکلمات
واقوال واول وآخر پر زبانون پر متلو صدور مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم اذان

ہین سمیع ہے وللہ الحمد **ف** اللہ تعالے خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور اسباب پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مرید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اُسکا شبہ ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق وامر مین اور نہ
تدبیر سموات وارض مین وہی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے وہ اپنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتھ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتھ
وجعلوا لہ من عبادہ جزءا ان الانسان لکفور جہل وکذب سے بری ہے کوئی
اُسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اُسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اُسکے
متضمن حکمت ہین اُسکے فعل مین جور وظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن وقبح اشیاء مین نہین
چلتا اُسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتھ الوہیت وربوبیت کے منکر اُسکے
الوہیت کا کافر ہے **ف** ایمان قول ہے قلب ولسان کا اور عمل ہے قلب ولسان وجوارح کا
مطابق کتاب وسنت ونیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع الخ مین قول وعمل دونون کو ایمان ٹھہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی وکبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بجا ہے بلکہ اخوت ایمانی واتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اُسکو کافر فرمایا ہو یا اُسمین صفات کفریہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات وضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اُسکو کفر تک پہنچاوے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹھہرایا
ہے اگرچہ وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض وخوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہم **ف** بنیاد اسلام کی پانچ
چیز ونپر ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹھہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین رفعاً آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولونپر اور دن آخرت پر اور اسبات پر کہ خیر وشر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

Marfat.com

وخلق ذلك فقد آمنت قال نعم رواہ مسلم وابوداؤد وغیرهما زہری نے کہا ہم کہتے
ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص ہے اہل **ف** ایمان لانا قدر
پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے باہر ہو یا بے اسکی تدبیر کے
صادر ہو یا بے اسکی قضا کے جاری ہو کسی بشر کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین
اوسنے لکھہ رکہا ہے خیر ہو یا شر کوئی اس سے تجاوز نہین کر سکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے
بناکر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بناکر گمراہ کیا یہ اسکا
عدل ہے ہر کسیکو جس کام کے لئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق و عباد و مقدر
رزق و اجل اور ہادی و مضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بہید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ما و شما کو
اوسنے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے پیدا کئے ہین وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لکن اسکو
تو جہنم کا بہرنا منظور ہے ہر شئے کو اوسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا انفس پر آتی ہے
وہ پہلے سے کتاب مین لکہہ گئی ہے اور کی قضاء و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اللہ
ہی کی حجت بالغہ ہے بانزال کتب و بعثت رسل و ورود امر و نہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل
و ترک کے ہے اوسیکو امر و نہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر [illegible]
فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقال تعالے فاتقوا اللہ ما استطعتم اور
فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے
کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عذاب ہے اسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہے **ف**
ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اس بات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتھ علم قدیم
کے جو کچھ اوسکی خلق کرتی ہے اور اوسکے سارے طاعات و معاصی و ارزاق و آجال کا [illegible]
ہے اوسنے لوح محفوظ مین [illegible] لکہہ رکہا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکہہ جو کچھ کہ قیامت
تک ہونے والا ہے یہ تقدیر [illegible] ہے اسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملۃً و تفصیلاً ہوتی ہے
شکم مادر مین قبل نفخ روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بہیجتا ہے وہ چار کلمے لکہدیتا ہے رزق
و اجل و عمل اور سعید ہے یا شقی اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تھے
اب تھوڑے ہین دوسرے ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ و قدرت شاملہ پر کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے

Marfat.com

وہ ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا سارے آسمانون اور زمینون مین جو حرکت و سکون ہوتا ہے وہ اُسیکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا وہ ارادہ نہین کرتا وہ امر اُسکے ملک مین نہین ہوتا وہ ہر شے پر قدیر ہے موجودات ہون یا معدومات ہون غرضکہ جو مخلوق زمین مین ہے یا آسمان مین ہے اُسکا خالق اللہ ہی ہے اوسکے سوا کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب معہذا اوسنے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین و محسنین و مقسطین کو دوست رکہتا ہے اور ایماندار نیکو کار لوگونسے راضی ہوتا ہے اور کافرونکو دوست نہین رکہتا اور نہ قوم فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشا کا حکم نہین دیتا اور بندونسے کفر کو پسند نہین کرتا اور نہ فساد کو دوست رکہتا ہے عباد حقیقت مین فاعل افعال ہین لکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو طرح کے ہوتے ہین مومن و کافر و برّ و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ کرتا ہے لکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہین جنکا نام حضرت نے مجوس ہذہ الامۃ رکہا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب مین اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر لیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام حکم و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئی و قلیل و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کے طرف سے ہے اوسیکی یہ قضا و قدر ہے بندون مین کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہین جسکی لئے وہ پیدا کئے گئے ہین اور اُسی کام مین پڑتے ہین جو اُنپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے سارے کبائر صغائر اللہ کی قضا و قدر سے ہوتے ہین کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہین ہے اللہ اپنی علم سابق مین جانتا تہا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک اوسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل معصیت سے معصیت معلوم کرکے اُنکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والے نہ تہے اور جو نہین پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تہی **ف** محمد مصطفے احمد مجتبے صلعم خیر خلایق افضل البشر اکرم علے اللہ اعلے درجہ اقرب الے اللہ فی الوسیلہ ہین اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین بناکر بہیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تہا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت مین حضرت اور سب امتون سے پہلے آپکی امت جائے گی آپکی شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیا کے

Marfat.com

پاس ہو کر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کر کے جنت مین
داخل کرائینگے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتہ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق
نار ہونگے پہر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجائیگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور
شہید اور صالحین و سائر مؤمنین و ملائکہ و علما و اطفال وغیرہم شریک ہونگے لیکن یہ شفاعت
اونہین کے لیے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت
شافعین کی کچہ نفع نہ دیگی وہ ابد الآباد کے لیے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک
و تکذیب و جحود و کفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذاً باللہ منہم
اور ایکقوم جو دوزخ مین جا چکی ہوگی اور جل بہنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر
نکلے گی اور کچہ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر و رحمت واسعہ سے نجات پائینگے جنت مین جگہہ خالی
رہیگی اللہ اُسکے لئے کچہ اقوام پیدا کر کے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن
و اجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے من ذا الذی یشفع عندہ
الا باذنہ تو سارے شفعا نیچے اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسیکی شفاعت [illegible]
اذن الٰہی کے نہین کر سکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی
کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتہ اللہ کے ہے دوسرے کو اسکی خبر نہین ہو سکتی **ف** ایک اصل اہل
سنت و جماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے
صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف
رحیم اور حدیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور انکی فضیلت تمام [illegible]
علما اہل دین کا اُنکے فضائل و مزایا پر اجماع ہے اہل صحیح [illegible] خلفا اربعہ
پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر [illegible] عشرہ و ادر
ثابت بن قیس اور اہل بیت و ازواج مطہرات بنقل متواتر افضل امت [illegible] جنت مین اور ترتیب
فضائل خلفا اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس
برس تہا پہر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوئے ہین طرف علی مرتضیٰ رض

Marfat.com

کے اسیطرح ساری طرایق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفاء ثلثہ کے اس مین دلیل
ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت کاملہ حاصل ہے عبادت پر اور مرتبہ
علما کا زیادہ ہے اولیاء اللہ سے مراد علماء آخرت ہین جو صاحب عمل تھے نہ علماء سوء دنیا طلب بلکہ امام
شافعی نے کہا ہے کہ اگر علماء ربانین اولیاء اللہ نہین ہین تو پہر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے **ف** اہل
حدیث دوست رکہتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو انکے حق مین یاد رکہتے
ہین یہ وصیت خم غدیر مین دو بار فرمائی تہی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اور دوسری حدیث مین
بمقدمہ عباس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یومنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح
اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین
حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصاً خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت
پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی برارت اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف انکا فرمایا اللہ
مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سابّ اصحاب ہین اور نواصب و خوارج جو کہ موذی
اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث انسے بیزاری رکہتے ہین اور جو مشاجرات و خصومات و منازعات
و مخالفات و مکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین انمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے
امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت و نقص و تغییر و تحریف وجہ صحیح سے
ہوگئی ہے اور ٹہیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور رہتے یا مجتہد مصیب یا مخطی مجتہد
عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچہ کبائر و صغائر اثم سے معصوم نہ تہا بلکہ جریان ذنوب کا
انپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق و فضائل ہین جو موجب ہین انکے مغفرت ذنوب کو
یہانتک کہ جتنے سیئات انکے لئے بخشدئے جاینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور ہونگے اور اونکے
حسنات ماحیہ سیئات بہی اتنے ہین کہ مابعد کے لئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول
خدا صلعم اور دوسرونکی تعدیل امت نبی کی ہے فاین ھذا من ذالک حضرت نے اونکو خیر قرون
فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ انکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹہرایا ہے اون مین اگر
کسی سے گناہ ہوگیا تہا تو اسنے توبہ کرلی تہی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تہا یا ب البقہ
فضل و قصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہو جائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ احق

بشفاعت یہی قوم اصحاب ہے یا کسی بلا ر دنیا مین مبتلا ہو کر کفارہ اُنکے گناہ کا ہو چکا سو جبکہ یہ بات
در بارہ ذنوب محقق ہے تو پہر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تہے اگر صواب ہوگا دو اجر ملین
گے اور اگر خطا ہو گئی ہوگی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچھ ہستی نہین رکہتے بیشک وہ بعد حضرت کے بہتر خلق ہین کوئی مثل اُنکی نہین ہو سکتا وہ صفوہ
امت و خیر امم تہے اللہ کے نزدیک مکرم ہین آمین سے جسکے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی
سو وہ بیشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعینہ کسی موحد کے لئے حکم جہنمی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اُسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرھم الی اللہ ان شاء عذبھم
علی المعاصی وان شاء غفر لھم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
کی آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انتہیٰ اللہ تعالے **ف** ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیاء کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتہ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیاء سے صدور اوسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتہ پر صلحاء امت کے
پائی جائیگی لیکن یہ کرامت و کشف احکام شریعت مین خصوصاً اوس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زیادتی و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مخصص بندر تقلید ہے کیونکہ بندر خواص ہے واسطے اس کے
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیاء متبع قرآن و حدیث ہون اُنکی [illegible]
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعا و استغفار بجالائے محاسن اقوال و افعال [illegible]
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات واجب الاتباع نجات [illegible]
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجہے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت و الوہیت و حفظ [illegible]
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتہ سے ان جہال صوفیہ
مبتدعہ کی ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتہ سے علماء سوء کے نہین ہوئی عالم [illegible]
ہوتا ہے تو اُسکا حال و قال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور ہر مکار و فقیر صوفی کا حال اکثر لوگو نپر نہین کہلتا اسلئے عوام بلکہ خواص نافرجام اُسکے معتقد ہوکر دین سے نہایت سست ہو جاتے ہین اسیلئے کتب سنت مین علم کو عبادت پر فضیلت نمایان دی ہے اور محققین صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ شید بکتاب و سنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکہا ہے کہ جس کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علمار کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلئے کہ معارف صوفیہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علمار کی شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہنچا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہو سکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے ایک توسل کرنا ہے ساتہ اولیار وصلحار کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شئے طرف تقرب د توسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے ات محمدا الوسیلۃ مراد اس وسیلہ سے قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی منزلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے کہ جو کچہ حضرت سے ثابت وصحیح ہوا ہے اُسکا اتباع اور اُسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمی کی سنن مین آئی ہے اُسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی اسکو بعض اہل علم نے ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیك رواہ احمد والحاکم اسکو بہی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین معہذا قصر مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہہ دخل نہ دے یا جیسے التماس تبرک کا اُس چیز سے جسکو صلحار نے ہات لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اوسجگہہ سد باب لازم ہے امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونھم کحب اللہ نہو بلکہ مصداق والذین امنوا اشد حبا للہ ٹہرے مومنین نے اللہ کو انداد و اضداد سے منزہ پہچانا ہے اور اوسکو منعم رحیم رؤف ودود وکریم ولطیف وخالق ورازق سمجہا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے زیادہ وہ اللہ کو دوست رکہتے ہین اللھم اجعل حبك احب الی من نفسی واھلی ومالی ومن الماء البارد مدعیان علم وعقل کو حال حُب مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتہ اوسکے اتباع حسن ظن باہل علم ہے ابلیس نے اُنکو تہوڑا تہوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ اُنکو اس توسل کی عادت ہوگئی اور بوجہ اس تقلید کے اُنہون نے نظر کرنا کتاب و سنت مین ترک کر دیا لکن اگر کوئی شخص

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراح اُسپر مخفی نہین رہتا مدآئن اسلام وبلاد ایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ واستعانت ساتھ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تھی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ واولیار کا پکڑا انا اللہ **ف** منجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر ونیاز کرنا ہے اولیار
وقباب ومشاہد وقبور وضرائح صلحار کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتھ خدا کے اور بدگمانی ہے ساتھ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
نہ قضا کو پھیرے نہ کچھ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کھینچے ہان بخیل کے مال کو برآمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذور قباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد یہ حدیث دلیل ہے بطلان عقود
غیر مامور بہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُنپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم وباطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ ومسجد نبوی پر وقف کیے جاتے ہین
اُنکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیار کو مسجد ٹھہراتے
ہین اور اوسطرف یا اُنکے قریب نماز پڑھتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پھر قبور صلحار ومشاہد
اولیار وضرائح اصفیار کا کیا ذکر ہے پھر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پائے اُسکو زمین کے برابر کرے
حضرت کی قبر شریف جو مُسنّم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا تھا نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد
قباب کا حرام ہے اور استعانت واستغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر ونیاز کرنا اموات کے باطل
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رؤیا طرف سے اللہ کے سچی ہوتی ہے جبکہ
پریشان نہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کردے انبیار کے خواب یقیناً وحی ہوتے ہین حدیث
مین آیا ہے رؤیا المومن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رؤیا کا قرآن وحدیث وآثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سنی تھی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

س چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ۞ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

Marfat.com

ف قائلین اخبار و مومنین بالآثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصے کو بنص قرآن گئے پھر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پھر تیسرے پھر چوتھے پھر پانچوین پھر چھٹے پھر ساتوین پھر سدرۃ المنتہے تک مع جسد و روح کے پہنچے پھر قبل صبح کے مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ اسرار کا ایک جماعت صحابہ سے بتواتر ثابت ہے ہان روئت رب مین اختلاف ہی ہر طرف ایک گروہ صحابہ و تابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تعالے شانہ کو دیکھا امام احمد و اہل حدیث اسیکے قائل ہین اس بارہ مین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے ماؤل نہین ہے **ف** جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے حقائق پر مطلع ہون یا ہون انپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول عیسے و ظہور مہدی منتظر و خروج یاجوج ماجوج و طلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ الارض و نفخ صور و قیام قیامت و بعث موتے و حشر و نشر و اشباہ ذلک منکران اخبار کا کافر ہے **ف** موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر و عذاب قبر و نعیم قبر و ضغطہ قبر و سوال منکر و نکیر و نصب میزان و وزن اعمال حسنہ و سیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد و تخلیۂ رب ساتہ عبد مومن کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب و سنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر انکو انکے اعمال پر واقف کر کے اقرار انکے اعمال کا کرا کر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دو بار ہوگا ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ و قلم و قضا و قدر و ذبح موت بعد دخول جنت و نار کے حق ہے جنت و نار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے اونکو فنا نہوگی اور نہ انکے اہل اشیار کو **ف** عرصہ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول و عرض یک ماہہ راہ ہے اوسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا وہ پانی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار و ابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گذر کرے گا کوئی جہنم مین گر جائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلے گا اور سب سے پہلے آپ کی امت اسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

Marfat.com

آئی ہے بلکہ جہان کہین اسکو معلوم ہو وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیار کا گھر ہے اور نار اللہ کے
اعدار کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہوگی اور نہ
اہل نار کا عقاب منقطع ہوگا یہی راجح واضح ہے **ف** اہل ایمان لوگ قیامت مین انہین آنکھون سے
اللہ کو دیکھینگے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکھتے ہین کچھ شک اُسکے دیدار مین نہ
کرینگے پھر بعد دخول جنت کے بھی گاہ گاہ دیکھا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو
اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد و نحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی
نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت و ائمہ ملت مین سے ساتھ اوسکے تفوہ
کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین متخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالے
کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات و حسنات کے
بلاتے ہین اور ہنوز لمہ خیر و رشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے
جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق
مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمہ شر کیا کرتے ہین اور اُنمین متصرف ہین اور خون کی
طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ و جن
و شیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے
ف مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اُس شخص
سے جو بے توبہ کئے مرگیا ہے لکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیاء علیہم السلام کا
اور تکلیف دنیا اللہ کا عباد کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق ہے انبیاء معصوم ہین کفر و اصرار
کرنے سے کبائر پر اللہ اُنکو محفوظ رکھتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن و انس
کی عام ہے لقولہ تعالے لیکون للعالمین نذیرا و بدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق
کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اُسکا اندازہ نہین ہو سکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزار عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیاء ہین حضرت کے بعد کوئی نبی
تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ مودی
طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اُسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر و نہی کا مصلحت

سے زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت بعد حضرت
کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بہی اسقوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے
کسی غیر قریش کو امام نہ بنائی اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور انپر خروج
نہ کرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہوتا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و متسلط
ہو جائے اور اُسکے صرف و عزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز پر
قائم ہو لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتہ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے
کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جب تک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر
کا یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ و عیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیے اگرچہ
وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیاء و عدول و اخیار نہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ
سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے دمکا منقاد ہے
اور اُسکی طاعت سے ہاتہ نہ کہینچے اور تلوار لیکر اوسپر بر آمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی فرج
و مخرج نکالے سمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے اُنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا
وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہرگز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک
فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اُسکا واجب ہے اگر مبتلا ہو جائے تو جان کو مقدم کرے
نہ دین و ایمان کو اور مددگار نہو فتنہ پر ہاتہ و زبان سے بلکہ ہاتہ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص
والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور آپس سے راضی ہوئے اور اُسنے اونپر
تلوار سے غلبہ پایا تہا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا پادشاہ اسلام ٹہر گیا تو اوسکی طاعت
واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اُسپر اور شق
عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اُسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج
بہی نہ کرے **ف** استثنار ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تہے یہ کچہ شک کے لئے نہین
ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر اسلے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علمار کے
یہ استثنار یقین پر ہے قال تعالے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین ایک جماعت صحابہ
و تابعین و صوفیہ وغیرہم اسیطرف گئے ہے **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل و مراء و خصومت کا

Marfat.com

کی دین وقدر مین اور روایات صحیحہ وآثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہین جبکہ وہ حضرت تک بسند متصل مرفوع پہنچ جائین کیف ولم کا کہنا بدعت جانتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہین دیا ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے وہ شرک وکفر ومعاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اسیکے ارادہ سے ہوتے ہین حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہین کتاب وسنت کے ساتہ معتصم ومتمسک ہین فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یون ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے رد طرف رسول کے یون ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال واشتغال بالقیل والقال کو ناجائز جانتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا چال بال برابر امر حضرت اور سنت نبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد وطرد کے ہے ہان اتباع سلف واقتدار ائمہ دین کو ان امور مین جو موافق کتاب وسنت کے ہین پسند رکہتے ہین اور جسچیز کا اذن اللہ نے نہین دیا ہے یا رسول اللہ صلعم نے اسکا حکم نہین فرمایا ہے اسکا اتباع اپنے دین مین نہین کرتے اور اسمات کی مقر ہین کہ اللہ دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ کر کہڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید وجمعہ وجماعات پیچہے ہر امام سنی کے نیک ہو یا بد جائز رکہتے ہین اور مسح کرنیکو موزہ پر سفر وحضر مین سنت بتاتے ہین اور جہاد کرنیکو ساتہ مشرکین کے کوئی ہون کہین ہون فرض جانتے ہین جسطرح کہ سنت صحیحہ مین آیا ہے اور فتنہ سے بچنا ہر زمانہ مین ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعاء صلاح وسداد ونصیحت کرتے ہین اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ مین روکتے ہین اور کہتے ہین کہ دعا وصدقہ بعد موت کے اموات مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہین خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہین کہ شیطان انسان کے دلمین وسوسہ وشک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین کو ساتہ بعض آیات اپنی کے خاص کرے **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے یہ اسکے علم وارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تہا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃ وتفصیلا علم حاصل ہے اوسنے پہلے ہی سے یہ لکہہ رکہا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر مین اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور

امر و نہی کو بجالانا اور عمل مین اخلاص کرنا اور مسلمانونکا خیر خواہ رہنا اور دیانت فی العبادہ کرنا اور ناصح جماعہ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصح کرنا اور کبائر ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا و شرب خمر و سرقہ و قول زور و شہادت زور و معصیت و فخر و کبر و ازرا و عجب و تفاخر بنسب و طعن فی الحسب **ف** انکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر داعی الی البدعۃ سے بچے اور قرات قرآن مین تدبر معانی اور کتابت آثار اور درس سنن مین مشغول رہے ہر حال سخط و رضا مین متبع قرآن و حدیث ہو سنت مین نظر ساتہ تواضع و استکانت کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت و نمیمہ و سعایت کرے مآکل و مشارب کا تفقد کرے کہ حلال ہے یا حرام **ف** مکاسب و تجارات و مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل و مخطی ہے بلکہ سارے مکاسب وجہ حلال سے جائز ہین اللہ و رسول نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیاء و صلحاء مین داخل ہین اپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے اللہ کے فضل و رزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے **ف** دین عبارت ہے کتاب و آثار سنن و روایات صحاح و اخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروفہ آئے ہین اور بعض احادیث مصدق بعض ہین یہانتک کہ پہنچتے ہین طرف آنحضرت صلعم اور طرف قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف ائمہ سلف صلحاء کے جو کہ معروف بدعت و مطعون فیہم اور مرمی بخلاف اہل حق نہ تہے اور جسکو اونے تمیز ہے اُسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب و صرائح سنت کے واجب ہے کبہی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بہر جاتی ہے اور ظاہر مین وہ تالیف علوم سنت و کتاب مین ہوتی ہے لیکن معہذلک وہ شخص جامد تقلید رجال پر ہوتا ہے اپنے امام مذہب کی نصرت مین رہتا ہے گو تعسف و تعصب کے ساتہ ہو اللہ و رسول کے قول و حکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف کو پاتا ہے یا اپنے شیخ و استاد کو دیکہتا ہے اُسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغرور ہے غفلت و جہل مین یا معاند حق ہے اُسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بہی چاشنی اخلاص کی یا شمہ خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اُسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا و لکن قدر اللہ و ماشاء فعل جن فرق ضالہ کو جتنا بُعد اللہ و رسول کے کلام سے ہوتا گیا اوتنا ہی جہل و ضلال اونکا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے اسی ایک فرقہ ناجیہ کو اس بلا سے عافیت مین رکہا و للہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث و طائفہ ظاہریہ و گروہ صوفیہ صافیہ

Marfat.com

ان مذاہب اربعہ سے لکن تین فرق اولے ہین کچہ زیادہ اختلاف بابت اصول دین وفروع اعمال
کے نہین ہے الا ماشاء اللہ لکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروع مسائل مین چار سو مسئلہ سے
زیادہ ہے شعرانی رح نے اس اختلاف کو میزان تشدید وتخفیف مین وزن کرکے ایک طرح کی تطبیق وتوفیق
دی ہے لکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر وبرکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے
وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکہہ کر سنتی خالص متبع صحیح محمدی
مخلص احمدی صرف ہو جائین اور سوا اللہ ورسول وکتاب وسنت کے کسیکو واجب الاتباع
مفروض الطاعۃ نہ سمجہین فقط قرآن وحدیث کو امام جانین ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ؛ بگذارند وسر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران ومباینت اہل بدع وترک جدال وخصومات ہے دین مین او [illegible]
بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت
نظر نکرے اور انکی بات اصول وفروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری
کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت مین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول وفروع مذہب
شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین رہی فروع سو
اختلاف انکا انہین مبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد ابتدا مین اوسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب
وسنت کی انکے ہاتہ نہین لگی تہی اور کسی جگہ واسطے تبیین ادلہ قرآن وحدیث کے تہا جسطرح کہ
صحابہ وتابعین بہی باہم مختلف ہو جاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم جمیعا
حجۃ عندہم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہرا
باطنا ہر قول وفعل وعمل وحال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین [illegible]
اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ
ضلالۃ اسی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلاف کی بہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی
فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو اب
ہمپر بعد اس تجربہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا اہل حدیث یہ بات ہی جانتے ہین کہ کسیکا

Marfat.com

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ رست نہین ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پہراب بعد اس کلام کے
کسکی بات پر ایمان لائینگے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر ہدے حضرت کے ہدی ہے
اور شر امور محدثات دین ہین آسی جگہہ سے اس گروہ صدق پژدہ حق انبوہ کا نام اہل حدیث اہل
اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال واعمال ظاہرہ و باطنہ اہل
علم کا کسی امر دین پر اجماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہین اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جب سلف
صالح تہی سلف سے مراد عصر صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہے پس بعد سلف کے کثرت سے اختلاف
ہوا امت منتشر ہوگئی اجماع جداگانہ پایا نہ گیا لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع
کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن
المنکر کرتے ہین بموجب شریعت اور جمعہ وجماعات پر محافظت تامہ رکہتے ہین ناصح ولاۃ وامت
ہین معتقد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہین اور اس حدیث کے قائل ہین مثل
المومنین فی توادہم وتراحمہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکے منہ عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالحمی والسہر بلا پر صابر رضا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن
اعمال کے جانب منادی رہتے ہین کہتے ہین اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جو خلق مین احسن
مسلمین ہو قاطع سے وصل کرے نہ دینے والیکو دیوے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتہ نیکوکار ہو
صلہ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل و مملوک کے ساتہ رفق سے
پیش آوے فخر وخیلاء و بغی و استطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستاوے معالی اخلاق حاصل
کرے سفاسف عادات سے نہی فرمائی ان سب امور مین تابع کتاب وسنت ہو انکا طریقہ وہی دین
اسلام ہے جسکے ساتہ حضرت مبعوث ہوئے تہے لیکن جبکہ حدیث مین یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ
ہو جائیگی بہتر فرقے آگ مین جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہین اور اس فرقے
کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ واصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن
الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت وجماعت ٹہرا انہین صدیقین وشہداء وصالحین ہوتے ہین
یہ اعلام ہدے مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ وفضائل مذکورہ ہین انہین کو حضرت نے
فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کر سکیگا حضرت نے انکو

Marfat.com

دعاے سرسبزی دی ہے اونکی تعدیل فرمائی ہے وللہ الحمد تمام ہوا خلاصہ کتاب قطف الثمر کا اس ترجمہ
مین قید ترجمہ الفاظ وعدم زیادت ونقصان کے بعینہا مرعی نہین رکہے گئے فقط بیان مطالب ومقاصد کا کتابت
مین آیا ہے والحمد للہ اولا وآخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اہوا سے سالم ہو قلب زندہ وذاکر خدا سے اوسکو چنا ہو یہ وہ دل ہوتا ہے جو مزین بتقوی ومؤید بہدے ہے نور ایقان اُسمین چمکتا ہے آثار اوسکے نور کا جوارح وارکان پر پڑتا ہے سو ایسا دل اُسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے کہا اسکے نشانی کیا ہے فرمایا التجافی عن دار الغرور والانابة الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے جسکے دلائل اُنکے نزدیک ثابت ہوئے آور اوسکو وہ کمال توحید سمجہتے ہین لکن جب کوی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکہتا ہے کہ وہ تمسک اونکا تقلید ہے آور وہ مقلد ہین جن مشایخ وائمہ کے حقمین اونکو قوت علم وظفر بالصحیح کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جسکا علما کے ساتہ خلط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ وشہر والون سے حاصل کیے ہین اکثر لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیون کے ساتہ ملتحق ہین [illegible] عام البلوی ہو گیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف اللہ کے سوا التجا ظاہر کرے اور آثار سلف کا مقتدی ہو ۲ قلب صحیح وعقل سلیم وعلم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس بات کی اللہ اور ملائکہ اور علما والو نے انصاف سے کہڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کوئی اُسکا ضد وند وشبہ ومثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ آور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر آوسکے کنہ عظمت کو اوہام نہین پاتی آور نہ اُسکی کبریائی تک افہام پہنچتے ہین آور نہ اوسکی ذات مقدس کو تعبیہ

Marfat.com

والآمم واسقام وسنۂ ومنام وافتراق والالمام ہیچ سکین وتسواس وحواس وقیاس وخیال ومثال وزوال وانتقال ولحوق فکر وحصر ذکر سے جلیل وعظیم ہے قیوم ازلی ویوم سرمدی ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساتھ ستی کے ہوسکے نہ اوسکی ابدیت متقید ساتھ حدے کے ہوسکے نہ تعین کو اسپر انطباق نہ تاعین کو اوس تک راہ زمان ومکان سے بری ہے سارے عوالم بہ نسبت اسکی عظمت کے ایک دانہ رای سے بہی بہ نسبت سارے عالم کے کمتر وحقیر تر ہین اب دل کو اس قیاس سے خالی کرنا چاہیئے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم تو کیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکہہ کہلے تو تجکو اپنے اس قیاس وفکر وہم وخیال سے شرم دامنگیر حال ہو ۵

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ؛ وزہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم

مجلس تمام گشت وبہ پایان رسید عمر ؛ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

۳۴ اللہ کے لئے اسمار حسنے وصفات علیا ہین ہم اوسکا کچہ نام نہین رکہتے مگر وہی جو خود اسنے اپنا نام رکہا ہے اور نہ ہم اسکا کچہ وصف کرین مگر وہی جسکے ساتہ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسمار حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات مین سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے اُسکی آثار ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ لوازم کمال ذات مقدس ہین اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلیئے کیا ہے کہ ہم اُسکو جانین سمجہین اگر علم اونکا نہ دیتا اور نہ سمجہاتا تو زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ اُنکو بیان کرسکتی ایک صفت اُسکی حیات ہے قال تعالے ھو الحی لا الہ الا ھو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر ومعونت باطن و ظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد وقیوم ہے غایات ونہایات سب اُسیکے مخلوق ہین دوسری صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہین کوئی شے اُسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی کون بہی اُسکی قدرت کے ملکون نہین ہوسکتا ہے وہ چاہے تو سارے کون کو عدم کردے اور اوسطرحکا دوسرا کون ایجاد کرے جو کچہ زمین وآسمان وبر وبحر مین ہے سبکی پیشانی اُسکے ہاتہ مین ہے سارے مقدورات اوسکی قدرت سے قائم ہین اور اوسیکے قبضہ مین مسخر ہین ایک حرف کن سے اُنکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو متلاشی وفانی کردے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم محیط جمیع معلومات ہے لبلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانون اور زمینون مین اُسکے علم سے

Marfat.com

غائب نہین ہے سو

بر دعلم یکذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

اُسکو گنتی اعداد رمال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم ہی وہ جانتا ہے جو کچھ کہ
ہونے والا ہے وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً جسطرح وہ جزئیات کو
جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بہی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ و کلیہ اوسکی علم بسیط مین ہین
وہ سبکو ایک علم واحد کے ساتہ جانتا ہے جو ہوچکا اور جو کچہ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و
خالق سارے علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب
والشہادۃ یعلم السر واخفی ویعلم خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور
ذرات ہبار لوح بحیر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی
ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائک یا شیاطین متنفس سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و
مالم یشا لم یکن کفر و ایمان طاعت و عصیان عطا و حرمان و عمد و خطا و نسیان جو کچہ اوسکے ملک مین
جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ و مرادات مین عدل سے
اپنی بریت و مصنوعات مین موصوف ساتہ ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی
قضا کو روک سکے وان یمسسك اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردك بخیر فلا راد
لفضلہ اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف ساتہ ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے ساتہ
بولتے ہین فرمایا انما قولنا لشیء اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون و قال واذا اردنا ان نھلك
قریۃ امرنا مترفیھا و قال فاراد ربك ان یبلغا اشدھما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع اور
مجیب الدعا ہے ندا ضمیر کو بغیر تعبیر بیان و تفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے
اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ مسائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے
ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پرکی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتہرونکے شکم مین
مچہلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چہٹی صفت بصر ہے چلنا مورچہ سیاہ کا کالی راتونکے اندہیرے
مین سیاہ پتہر پر دیکہتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش خروش مین ملاحظہ کرتا ہے
اُسنے اپنے نفس کا وصف ساتہ سمع و بصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر

ساتوین صفت کلام ہے وہ متکلم ہے ساتھ کلام قدیم کے فصحاء اُسطرحکے کلام لانے سے عاجز و
قاصر رہے کیا ذکر ہے کہ بلغا ایک آیت بھی تو ویسی لاسکین لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا
من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۴ خلق کو کچھ قدرت نہین ہے مگر جتنی اللہ نے اُنکو دی ہے
اللہ نے اُس مرد قادر کو اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے
دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے
جب موثر خلق کا ہوا تو اُسکا اثر بھی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹہرا تو اُسکا فعل بھی مخلوق
ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پر عذاب کیون کرتا ہے سو اسکا
جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اسیطرح اوس خلق
کے فعل پر بھی عقاب کرتا ہے یہ عقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچھ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین
ہے یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو
اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ
کیا تو یہ حکم کرنا ساتھ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور پیدا نکرنا ایمان کا واسطے اُسکے یہ بھی قہر محض
ہے اور داخل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے
قہر محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اسیطرح مومن کو بنایا اور
اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن
کی کچھ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا تکرم محض ہے حالانکہ
اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت وفضل سے جنت مین ساکن کیا
کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور و دود ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذا الذی
یقرض اللہ قرضا حسنا حالانکہ مال و متمول دونون اللہ کے ملک و مُلک ہین اب تیرا یہ قیاس
کرنا کہ یہ کسلئے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف و قصور فہم کے ہے کیونکہ تجہپر
کشف اس راز کا نہین ہوا تو نے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا جل امرہ لا سبحانہ عن
القیاس وعظم من ان یحیطہ بحقیقۃ افہام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلئے خلق
کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اوس

ارادی کو دل مین پیدا کرتاہے اسلئے وہ فعل دل کے ارادہ سے ظاہر ہوتاہے اور دل کا ارادہ
اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بھی اللہ کے ارادے سے ہوتاہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ
کاسب اسلیئے اضافت ضمان متلفات و اُروش جنایات و اقامت حدود ات کی طرف بندہ کی ہوتی
ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام
اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریایے سے کبیر اور اوسکے وعدہ
وعید و حدود و احکام و اخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ و غایت و عظم شان و قہر سلطان و
سطوع نور و ضیاء کے بعید ہے اسکلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے
عظم شان کے لیئے یہ قول اللہ تعالے کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا
بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا مثال اوسکی عالم شہادہ
مین ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اُسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین ہے
کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہو سکے اگرچہ اُس تک راہ پائی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف و صوت
ہے اسلئے کہ اُسپر حصر مشکل ہوا کسینے کہا با حرف و صوت ہے اسلئے کہ اُسپر غائب ہونا اُسکا دشوار
آیا لکن سبیل امثل و طریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کردے بندہ نے جسوقت
یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر و نہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام
کرنا اُسکے احکام و حلال و حرام کا اور سنا اوسکے وعد و وعید کا اور قیام کرنا ساتہ اوسکے
حقوق و حدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچہ تعرض اسکا نہ کیا کہ قدم و حدوث و
تلاوت و متلو و حرف و صوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچہ اُسکو مضرت رسان نہین [illegible]
کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسکا اُسکے دل مین خطرہ
تک نہو تو بھی کچہ ڈر نہین ہے فهذا الطریق القویم والمنهج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا
ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر و نہی
ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی
ہے اور اسکی فصاحت و بلاغت کس قسم کی ہے لکن اُسکے معانی سمجھنے اور عمل مین لانے سے
ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

Marfat.com

نہ وہ آخر شب مین نزول فرماتا ہے اسکے سوا ید و قدم و تعجب و تردد مین اس قسم کی بہت حدیثین
آئی ہین کہ دلائل توحید ہین اُنمین تصرف کرنا ساتہ تشبیہ و تعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ و رسول
ان صفات کی خبر ندیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت نہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی ارد گرد پہرتے بلکہ عقل
عقلا و لب الباء ورے اسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اسنے
خبر دی اور جو کچہ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اسکے نفس پر اسنے ایک حجاب وجہ کبریاء سے اُٹہا دیا
اور کچہ سبحات عظمت و علاء سے کہول دیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات الٰہیہ و کشوف الطاف
جلیہ ہین جسنے انکو سمجہا سمجہا اور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا اب تو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ
وہ تو تجہسے قریب ہے اور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استواء کا اطلاق
اور کیفیت سے اعراض وھکذا سائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتہ بندون
کے لئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے اور عقول اُسکی ادراک کنہ و کیفیت سے قاصر ہے اسلئے
وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تصرف کیا وہ اس راہ سے ماجور ہین کہ
مقصد انکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے اُنہون نے عدول کیا ہی اور
طرف تشبیہ یا تعطیل کے آگئے ہین اسلئے تو ہوی و عصبیت کو چہوڑ کر اپنے فکر کیطرف بغیر فظاظت
و غلظ کے رجوع کر اور اپنے نفس و دین مین اللہ سے ڈر اسے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو طرف
تاویل کے گیا ہے وہ بسبب توہم تشبیہ و تمثل کے گیا ہے کہ مبادا کہین یہ تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن
مین نکل جائے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کر لیتا تو کچہ حاجت اُسکو طرف اس تاویل کے نہوتی اُسنے
یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے اور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی و تعطیل سے ڈر گیا ہی
اسلئے اُسنے اتنا مبالغہ و اصرار کیا اور استقرار کا ایک مخامرہ خفیہ ہو گیا آپسمین تم دونو نکو صلح کر لینا
چاہیئے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کر دے اُس سے
ایمان بالاستواء فوت نہوگا اور اشعری خوف تشبیہ کا دور کر کے تاویل پر تجہے اعتراف کرنا
ساتہ مجرد استوار کے کچہ اُسکو مضرت ندیگا پہر دونون قائل ہو جائین اثبات و غیر تشبیہ اور نفی بلا
تعطیل کے اور یون کہین امنا بما قال اللہ تعالی علی ما اراد اللہ و یلیق باللہ و امنا بما قال
رسول اللہ صلعم علی ما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک و سلم کیونکہ علم

Marfat.com

ان اسرار کا سِر خدا اور رسول ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجھولۃ والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت ایضاح وتوطیۂ صلح کے لیے مین یہ بات کہتا ہون اور اللہ جانتا ہے کہ قصد میرا اصلاح ہے اور اتم عبادات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سو اس ایضاح کے لیے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر بحیثیت غرائز وجبلات نہ تہی بلکہ بعض بنسبت بعض کے اقوے اور اتم تہے علم وفہم مین اور اکمل تہے استعداد مین اسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بہی متنوع ہوئے اللہ نے کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن بیان حکمت ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے اور بیان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے دوسرے بواطن صالحہ کے اور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور دنکے حضرت صلعم لوگون سے بقدر اونکی عقلو نکے بات چیت کرتے اور نور باطن صافی سے اُنکے بواطن پر اشراف رکھتے تہے ہر برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہیے کہ جہان کہین حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے اور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوسوقت جتنے سُننے والے نزدیک آپ کے تہے وہ سب فہم مین برابر تہے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان متفاوت الفہم تہے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہو کے ہر ذی عقل کو اوسکی عقل پر اور ہر ذی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکہا ایک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تہا حضرت نے اسیقدر پر اوسکے ایمان وتوحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوسوقت سارے بواطن عصمت مین تہے اور وقار نبوت اور ابہت رسالت اُنکو ڈہانپی ہوئی تہی اسلیے انمین کوئی نزاع ظاہر ہوا اور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال وطیش وسرعت نفور سے راکد راقد رہے پہر جسقدر وقت دراز ہوا اور اشعۂ افتاب عصمت نبویہ بوجہ بعد عہد رسالت متواری ہوتی گئی خلاف واختلاف امت مین چلنے پہرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش منکشوف ہو گیا اور نوبت تکفیر وسبابہ کی پہنچی اور نفوس مثل ثعبان کے جست کرنے لگے اور ضعفو عقائد کے مسکدر کرنے پر شیطان ظفرمند وکامیاب ہوا اسی راز کے معلوم ہونے

سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ غرائز و طبایع باوجود اختلاف و تنوع کے ہرگز موافق ساتھ بواطن کے
صفاء فہم پر نہین ہو سکتے ہین اور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین ولا یزالون
مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیئے کیونکہ ہر
کوئی اصابت صواب مین تحری و اجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیر عصمت اسلام ملتزم احکام
معترف حلال و حرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد
کرے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ اُنپر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لکن وہ دیکھتے ہین
کہ بہت سے عوام متبعین اُنکے ملتزم اُنکے عقیدہ کے ہین اسلئے اظہار ما فی الضمیر کو مکروہ رکھتے
ہین کہ مبادا کہین اُنکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکھنا چاہیئے کہ عالم تابع عامی
کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیئے تہا ۷ حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ
کے ۷۰ حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بہی اونمین سے اوٹہادے تو سبحات اُسکی وجہ
جسکو پائین جلا دین اسلئے اس گہر مین کہ دار ناپائدار ہے رؤیت عیان متعذر ہے آخرت
دار القرار ہے وہان یہ رؤیت ہوگی یہ حدیث مشترک الدلالۃ دلیل ہے منکر رؤیت کی اس
حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہی اور دلیل ہی مثبت رؤیت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق و فناء و
اہلاک کے ساتہ لگایا ہے جبکہ یہ رؤیت محل قابل فناء و ہلاک پر وارد ہو لکن بعد جب دار القرار مین جاگیر ہوا اور اسکو خلعت
بقاء و استقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جا بیٹہا اور خلوت
خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فناء و زوال سے اُسنے رہائی پائی تو اوسدم وہ حجب
اُٹہہ جائینگے اور سبحات متجلی ہونگے اوسکو ایک ایسی جگہہ ہاتہ آئے گی جو کہ زوال و احراق
و آفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی نرہینگی بلکہ جسقدر سابغ
تجلی بہر بہر کر سامنے آئین گے اُتنی فریاد ہلم و ہات کی زیادہ ہوگی فسبحانہ ما اعظم شانہ
آج دنیا مین دل اللہ تعالے کو نظر ایمان سے دیکھتے ہین کل آخرت مین ابصار اُسکو بنظر عیان
دیکہین گے حدیث انکم لترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون
فی رؤیتہ صحیح ہے اسجگہہ نظر کو ساتہ نظر کے تشبیہہ دی ہے نہ منظور کو ساتہ منظور کے ایک قوم
علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو اُنسے اعلے رتبہ ہے عین الیقین

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا کہ رای ربی قلبی اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا
اصبحت مومنا حقا یہ اسلئے کہ انکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تھا
اسی مطالعہ کی وجہ سے معاذ کہتے تھے تعالوا نؤمن ساعۃ آؤ ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہو اور نہ ناقص و لکل قائل فلقولہ وجہ و صحیح ایک جماعت علمائے محققین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہوجاتا ہے کہ گویا انکا ایمان محسوس مشاہد ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہوجاتا ہے قیامت میں
انکے رویت کا اور بھی زیادہ ہوجائیگا اوسمین سے بڑھکر جو کہ دنیا مین حاصل تھا آسے برادر
رویت جو بات کہ تیرے سمجھ مین آئی ہے وہ اسطرحپر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تو نے یہی سمجھا ہے کہ رویت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹھتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا و شفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فرق جسکو
تو نے سمجھا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین و حدقہ دن قیامت کے اس طبیعت مخصوصہ
فی الدنیا پر باقی نہ رہینگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح ہوا و شعاع و الوان و اکوان خلاف
تیری فہم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا اگر شہود
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہو اور منقعر جہات و ادوات و آلات سے اوس
کو چڑہ مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکھین گے اور کفار اوسکی رویت سے
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پر دلیل واضح
قائم ہے خلق رویت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہونگی
انبیاء کا رتبہ رویت مین اور ہوگا اور اولیاء کا اور اور عوام مومنین کا اور .... رویت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہوجائینگی اولیاء آخرت مین
اسطرحپر دیکھین گے جسطرح انبیاء دنیا مین دیکھتے ہین پھر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رویت مین متفاوت ہونگے خواص انبیاء اوسطرحپر دیکھین گے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکہا تہا حضرت کا رتبہ رویت مین سب سے زیادہ ہوگا لگتا ہے کہ اسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہو جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہو گا ۸
ہم اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالے نے اُنکو ہدایت و دین
حق دیکر بہیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینون پر غالب ہوجائے اگرچہ مشرک برے برا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پہٹ گیا پتہرنے سلام کیا آمم جن متمردین نے
بیعت کی شیاطین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہوگئے ذراع زہر آلود وہ بول اُٹہا
آپکی دعا سے دہانے ابر کے کہل گئے اونٹ نے بات کی کوئی کا پانی تہوک سے میٹہا ہوگیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کہلم کہلا آئے اسکے سوا اور بہت سے
معجزات وآیات بے انتہا ہین بڑا معجزہ سور قرآن ہے لکن وجہ اعجاز فرقان کے اوسیکو
کہلتی ہے جو کہ ایمان وعرفان سے ریّان وسیراب ہو اور اُسکا دل مورد الہام اور اُسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بہوئی نکرے اور حکم بد سے مگر ساتہ تقے کے حضرت کے
دین سے سارے ملل وادیان منسوخ ہوگئے آپکی کتاب نے سارے کتب منزلہ سالف زمان کو زائل
کر دیا ؏ یتیمیکہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانۂ چند ملت بشست
؏ نگارمن کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت ٭ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
ہم سب انبیاء و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتون سے بہرے ہوئے ہین پہر کوئی اُنمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض اُنمین کروبین
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین یہ بنی آدم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنۂ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک ورضوان ہم ان سب پر ایمان
رکہتے ہین اور اقرار انکے حقیقت کا کرتے ہین پر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہوگیا اور یہ وہ رسالت
کا ڈالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہین ہے تمام خلق اور سارے ملل وادیان پر آپکی
ہی اطاعت وانقیاد ہر فعل وترک مین جو آپسے پہلے تہا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپکے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیار آپکی امت کے ہین اُنسے کرامات و اجابات ہوتی ہین حضرت
کے زمانے مین بہی آپکے اتباع سے ظہور کرامات و خوارق عادات کا ہوا تہا اولیار کی کرامات
تتمہ ہین معجزات انبیار کے جسکے ہاتہ پر کچہ اشیار مخرقات ظاہر ہون اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا ہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچہ اُس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر و استدراج
ہے اولیار کے کرامات انواع طرح پر ہوتے ہین جیسے سماع ہواتف کا ہوا ہے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور لپٹجانا ارض کا اور تقلب اعیان کا کہ پتہر سونا ہو جاے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکون کے یہ سب برکات ہین متابعت آنحضرت صلعم کے اور سب
لوگون مین سے اوفر الحظ ساتہ صحت و قرب و عبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صلعم سے اللہ تعالے نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ہونا کرامات کا کچہ
نشان صحت حال نہین ہے کہ اگر یہ کرامت ہو تو حال صحیح نہ ٹھہرے بلکہ کبہی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہین ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف و کرامات سے اور یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ جس
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ اُنکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہین کہ اُنکے دلون سے حجب اُٹہ گئے اور بواطن انکے
مباشر روح یقین و صرف معرفت ہوگئے ہین اُنکو کچہ حاجت مدد مخرقات و رویت قدرت
آیات کے نہین ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشائخ و صادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت و مجاورت نبوی و نزول وحی و تردد و ہبوط ملائکہ کے درخشان تہے انہون نے
آخرت کا معائنہ کر لیا تہا اسلئے دنیا مین زاہد تہے اُنکے نفوس متزکی اور عادات منخلع اور مرائی
قلوب مصقل ہو گئے تہے وہ رویت کرامات و استماع آثار قدرت سے بے نیاز تہے پہر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزار عالم حکمت مین وہ چیز دیکہتا ہے جو اوسکا غیر

Marfat.com

قدرت مین دیکھتا ہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتا ہے اگر اوسکے لئے قدرت
متجرد ہوکر منکشف ہوجائے تو بہی اُسکو کچہ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ
ہے اُسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رؤیا صالحہ ایک جزء ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیا و صلحاء
مومنین کو انکی منامات مین لوائح و لوامع ملکوت منکشف ہوتے ہین سو تو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبہی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ ابتک موجود نہین
ہے اللہ تعالے تجکو اُسپر قبل اُسکے ایجاد کے اطلاع دیتا ہے" تاکہ تجکو یہ بات بتائی کہ کوئی بڑا
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا فعلیک بحسن الاقتداء وقد ظفرت بکمال
الاہتداء ۵ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
تجہپر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل نہو اور دوسری جہت کو نچہوڑ کہ
یہ ہولی ہے اشتغال ساتہ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے بطالت کے ساتہ استرواح کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجہا اور اُنکے جی نے اُنسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم نہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچہ کارآمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئے تو اب کسطرح یہ محبت اونکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسول خدا صلعم کا دوست رکہنا واجب
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول یہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر یہ فرمایا تہا اعملی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور آنکا علم و عمل و تجرع مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچہ تہا تو یہی امور موجب اُنکی محبت کے دل مسلمین ہین اگر یہ صفات
ظاہرہ اونمین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی اُنکی ساتہ حضرت کی موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

Marfat.com

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح اُنکی محبت واجب نہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہما فاطمہ
کی اولاد ہین اور اُنکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹہری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بھی ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر و عمر و عثمان و علی کے لاتحصر ہین اور تیرا علی مرتضے کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین والکل عال کیونکہ نسبت قرابت
کی صوری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجایش
ہو سکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ حضرت کے ساتھ مثل ایک
جان و تن کے تھے اُنہون نے اپنے اموال و ازواج صرف کر دئے اور اوطان سے ہجرت
کر گئے اور ہمسرون اور یارون ہمعمرونکو محبت نبوی مین چھوڑ دیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے اور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسہ ابلیس کا ہو گیا
وہ ناپاک ہے اُسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ و عداوت نے قدم جمایا
اور یہ احقاد و ضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کر لیا اور متحد و متحزب
طرف اہوار کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ در شاخ ہین سو توامی مبرا ہو لے
و عصبیت سے اسباتکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن و طہارت قلوب
کے بشر تھے وہ بھی نفوس رکھتے تھے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو اُنکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو وہ رجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تھے اُنکی آثار نفوس مین سے کچھ ذرا سا اثر طرف اُن نفوس کے پہنچا ہے جو کہ غا [illegible]
قلوب تھے اسلئے اُنکو قضایا اُنکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ انہون [illegible] سیئت
نفسیت کا ادراک کیا اور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تھا اُسکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات و شبہات مین گرفتار ہوگئے اور ہر مورد مین وارد ہوے اور ہر آب غیر
سائغ کو نوش کیا اور صفا قلب اُنپر دشوار ہوگیا اور طرف انصاف کے رجوع نکر سکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکھتے تھے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تھے لکن جب ان نفوس امارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کر لیا تو انہین حدوث

Marfat.com

بغض وعداوت کا ساتھ اُنکے ہوا انکو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے بازرہ اور
سب سے یکسان محبت والفت رکھہ کسیکی محبت کو انین سے کسیکی محبت پر ترجیح ندے اور
تفضیل وغلو سے بہی بازرہ کیونکہ مقدمہ انکا خوض کرنے سے اکبر تر ہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدہ سلیمہ کے اسیقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکہے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علی حدٍّ سواءٍ رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تہے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بہی کسی جاہل سابّ کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تہے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تہے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تہا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا نرکہتے
تہے واللہ ینفعنا بمحبتھم وبحشرنا فی زمرتھم امین ۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد موت
کے جو کچہ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اُس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اوسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تہا اور نہلانیوالیکی سختی ونرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اُسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اُسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہوگئے ہین وہ اوسمین منکتم ہوتے
ہین ہمکو امر میت وسماع ورویت میت مین کچہ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پالیگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے اُنپر یہ بات ظاہر کردی ہے اور اُنکو اس حال پر مطلع فرمادیا ہے
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بہی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بہی جسکو کسی درندہ نے کہا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسئول ہوتا ہے یہ مسئلت ایک ابتلا
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندونکے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت وموافقت آخرت کے
ہمکو ضغطہ قبر کا بہی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین مشترک ہین قالب بعد خاک

ہوجانے اور سفال وخشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے نعیم وعذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے
ہین اللہ تعالےٰ دن عرض نشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا
عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اُسوقت آنکھ کھلے گی اور انسان خواب وغفلت وجہل سے
جاگے گا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تہا اور جنت ونار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ
یہ ہے کہ بہشت ودوزخ اسدم موجود ومخلوق ہین جو کچھ دربارہ عظم امر جنت آیا ہے جیسے حور
قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے جمیع امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیے
کہ جب کوی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اُسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے
سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بہی بڑہکر ہے جو کہ
نکسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلمین اوسکا خطرہ گزرا وانما اخبرت بیسیار
عن کثیر علی قدر وھمک وخیالک وضیق وعائک اسلیے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے
تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقید اپنے عقلون
کے ہین وہ کوئی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شے جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جو امر بے
برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخشف وہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ وزنادقہ اجہل خلق
اللہ باللہ ہین انکا آخرت مین کچہ حصہ نہین ہے آنکے فساد امر پر یہی اختلاف انکے آرا کا دلیل
ہے اور صحت امر انبیاء پر یہی اتفاق انبیاء کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم اعتقاد
رکہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد
مین مجموع کرکے نقیر وقطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا
فریق سعیر مین مخلد ہوگا وضرب بینھم بسور لہ باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد نہ رہیگا اوسنے خطا
کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچہ
لوگ بقدر ذنوب کے ٹہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فی النار نہونگے
حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت
مین یہ جزو واحد اہل سنت وجماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

Marfat.com

ثابت کیا ہے نار مین جانے سے کچھ خلو د لازم نہین آتا رہا فرقہ ناجیہ سو وہ ذائق نار نہوگا اور نہ دخول
اسکا نار مین ہوگا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار مین جاکر پہر نکلین گے اسلئے ہم اس امر کے
معتقد نہین ہین کہ مصلی صائم حاجی مزکی مخلد فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیار دن قیامت کے شفاعت کرینگے اُنکی سفارش سے انکی خلق آگ سے باہر
آئی گی اولیار اور مومنین کے لئے بہی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر اُنکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بہی معتقد ہین کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بہی حق ہے اُسکے پلے ہین اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان مین کچھ تعجب کی بات نہین ہے تجھے بہی جواہر و اعراض معلوم ہین اسلئے تو وزن اعراض سے
عجب کرتا ہے اور قائل وزن پر ہنستا ہے اور جسکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے اور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین امنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہوکر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بہی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بہی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتہ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہین ہین کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہین کہتے ہین بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے اُنسے تجاوز کرے اور اُنکے سیئات کا
کفارہ کردے اور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کرین بسبب اُسکے اعمال صالحہ
و طرائق حمیدہ کے بلکہ ہم اُسکے لئے امید جنت کی رکہتے ہین جائز ہے کہ اللہ اُسکو نار پر وارد
کرے ہان مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل نے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اترین گے اور دجال بر آمد ہوگا اور سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا یہ سب بلاشک وشبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش مین ہے قیامت تک غیر اُنسے اس بارہ مین
مجادلہ نہین کرسکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہین وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
مین سے اور واسطے سارولاۃ کے جو اُنسے پہلے تہے اور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہین جمعہ و جماعات و وجوب قضار حقوق مسلمین اور اتفاق کرنے کی حسن جہنم

پر کہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا بہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چہوڑ کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالے انتہی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ملخصا و ما احسنہ واتقنہ و اوفقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالے بحسب فرمایش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم و مستجار مین دعا مانگنے اور ارکان و استار کے ساتہ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے وعقیدہ ارباب التقوے کہا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبارات حسنہ پر میننے اسجگہہ تمام تقریر اُس تحریر کی نہین لکہی اسلئے کہ وہ لائق اہل علم کامل و عرفا صادق کے ہی نفس مسائل اعتقاد کو حبتہ حبتہ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین اختلاف و انتقاد بعض عقائد فرقہ ناجیہ کے باختصار تمام بموجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

افقا اکبر **ق** تلفظ ہمارا ساتہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے انتہی **ص** یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے ہہین بحث نہین کی ہے کہ لفظ و تلاوت و کتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلئے خوض کرنا اسمین بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے **ق** وہ بلا آلہ و حرف کے کلام کرتا ہے حرف [illegible] **ص** یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف و خلق حرف کی [illegible] حرف و صوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا قدیم ہین نہ حادث **ق** وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض **ص** مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف سے ثابت نہین ہوا **ق** سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم و بیش **ص** زیادت و نقصان ایمان کا کتاب و سنت سے ثابت ہے پہر انکار بیجے جہ اور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابوبکر و جبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہین ہے **ق** ہر صفت کا فارسی مین بولنا جائز ہے سوا ے ید کے
ص یہ استثنار بے دلیل ہے **ق** ایمان نہ بڑہے نہ گھٹے **ص** تقدم الکلام علے خلا
ق ایمان غیر عمل **ص** لکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان مین
پایا جاتا ہے اور اقوال علمار کے اسبارہ مین مختلف ہین **ق** حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہین **ص** حرف مین بحث ہے باقی درست ہے **ق** استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کتاب وسنت اس سے بلکل ساکت ہے **ق** قصر وافطار
رخصت ہے سفر مین **ص** اسمین بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
مین دیکھنا چاہیے **ق** وہ دن ہزار برس کا ہوگا **ص** بلکہ پچاس ہزار برس کا
ہوگا **ق** دیدار خدا بلاکیف وشبہ وجہت ہوگا **ص** نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ونحوہا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسمین خوض کرنا فضول ہے **۲ عقیدۂ اشعری**
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ **ص** سلف نے اسمین کبھی خوض نہین کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہین فطتیہ علے عن ذا ولی **ق** قرارت قرآن مخلوق ہے **ص**
سلف نے اسمین کلام نہین کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے پس بس **ق** کلام معنی قائم
بالنفس ہے **ص** یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے سو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہین اتا پتا اس کلام نفسی کا نہین ملتا ہے مگر قول شعرار
مین والشعراء یتبعھم الغاوون **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کلام
اسپر گزر چکا **ق** بندہ کاسب ہے **ص** اسکی صحت اطلاق مین بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے **ق** یہ جائز نہین کہ رویت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو **ص** اسمین خوض کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے صرف
اعتقاد لانا وقوع رویت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے **ق** عمل کرنا ارکان
سے فرع ایمان ہے **ص** یعنے عمل داخل ایمان نہین ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسیکے ساتھ ناطق ہے واللہ اعلم **۳ عقیدۂ غزالی رح** **ق** نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت ص یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدع ہین سورہ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفائدہ ہے
ہمکو امرار واجرار صفات کا کما جاءت کفایت کرتا ہے ق وہ محتاج گوش و سوراخ
گوش و حدقہ و مژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے ص یہہ
ٹھیک ہے لکن صفت اُذن ویَد حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ و تمثیل اور اس عبارت سے
ایک رائحہ نفی یَد و اُذن کا نکلتا ہے سو کچھ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے ق نہ ایسی
آواز سے نہ ایسی حرف سے الخ ص اس تقریر مین نفی حرف و صوت کی ہے مگر بقید
انسلال ہوا اور شقفتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف و صوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
و صوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے اور اگر مراد مطلقا نفی ہے حرف و صوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے ق موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف و صوت
کے سنا ص یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے اور نہ اسمین کچھ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہمکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسی تکلیما ق
اللہ جوہر متحیز نہین ہے اور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت ص ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدع ہین گو معنی صحیح ہون اور جہت فوق و علو و استوار کتاب و سنت سے
ثابت ہے انکار اُسکا انکار قرآن و حدیث ہے ق نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف و صوت ہے گو مثل حرف و صوت مخلوق کے نہوا ما شہ
صحیح اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف و صوت کا مجرد قال و قیل اہل کلام ہے ق
مالایطاق دینا جائز ہے ص اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اور کریمہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ
ماذل ہے ہم عقائد نسفی ق نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت و کیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اُسپر کوئی زمانہ جاری ہو ص یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام

Marfat.com

اور مبتدعین اسلام کے ہین آئین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ
الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین اللہ تعالے نے سلف کو
اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکھا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب وسنت
مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ وعبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا
صحیح ہون **ق** اللہ کی صفات نہ عین نہ غیر **ص** ہکو سرے ہی سے کچھ خوض وبحث
کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا
اسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجھ
بیٹھے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اسکے صفات جانین **ق** اللہ کا کلام
جنس حرف وصوت سے نہین ہے **ص** مکرر گزر چکا ہے کہ نفی حرف وصوت کے کلام
باریتعالے سے خلاف کتاب وسنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول وکلمہ وکلمات وحدیث
وحرف وصوت کا قرآن وحدیث سے ثابت ہے جس لفظ وعبارت کو اللہ ورسول اطلاق
وتلفظ کرین کسی بشر کو انکار اسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ انکار منجر بانکار کتاب وسنت ہوتا
ہے **ق** نہ کسی مکان وجہت ومقابلہ واتصال شعاع وثبوت مسافت سے **ص** بحث
کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب وسنت سے فقط رؤیت
ثابت ہے نہ یہ قیود ہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ مین بسبب اس حیص بیص
کے راہ صواب سے دور جا پڑین وباللہ العصمۃ **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہے **ص**
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا **ق** ایمان
نہ بڑھے نہ گھٹے **ص** کتاب وسنت شاہد ہین زیادت ونقصان ایمان پر کچھ حاجت تاویل
کی نہین ہے ظاہر قرآن وحدیث پر ایمان لانا کافی ہے **ق** انا مومن حقا کہے نہ
انشاء اللہ تعالی **ص** سلف سے انشاء اللہ کہنا ثابت ہے یہ کچھ شک کی راہ سے نہین ہے
یہ محاورہ کتاب وسنت مین موجود ہے ۵ عقیدہ حنابلہ **ق** ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء اکثر
مین الٰہی ہین **ص** گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت وحدیث صحیح دلالت صریح اسپہ
نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۶ عقیدہ تعرف

ق نہ جسم ہے نہ شبہ الخ ص اسجگہہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات جدیدہ لکھے ہین
مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ
و پرداختہ ہین آنکی کچہہ ضرورت نہ تہی اسلئے کہ الفاظ و عبارات آیات کتاب و سنت
مستطاب واسطے اثبات تنزیہ و تقدیس کے کفایت کرتے ہین ق صفات نہ عین
نہ غیر اسیطرح اسما ص احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل مین سرے سے غور نہ
کرے اسجگہہ ایمان اجمالی اولی ہے جس کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی
ہمکو اسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال
مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے ق اللہ کا کلام حرف و صوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ
کی نزدیک حرف و صوت ہے ص یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب و سنت کے ہے
نہ قول اول جب لیس کمثلہ شئی کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سرے ہی سے واجب نہین ہے
ق اُنکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے ص یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق واحد
ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلئے کہ مجتہد
کو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین ق جو شخص ہمیشہ سفر
مین رہے اُسکا کوی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے ص ہمکو کوی سند اس قول کی
نہین ملی ظاہر حدیث جو در بارہ مطلق سفر آئی ہے وہ اسیکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا
عزیمت ہے ے عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ ق نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ
اُسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقا ص یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل
فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون اُنکا مخالف شرع نہین ہے لکن
یہ الفاظ ہی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان
الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن و حدیث کا ہے یہ سچ ہے کہ لفظ جہت و
تلقا کا شرع مین وارد نہین ہے لکن اسمین بہی شک نہین ہے کہ استوا و علو و فوق بنصوص
کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے اس نفی سے متبادر الی الفہم نفی صفات
مذکورہ کے ہوتی ہے تو پہر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولی و احوط ہے واللہ اعلم ۸

Marfat.com

عقیدہ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم ممسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب نہ ذی
آلہ و تالیف و مائیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایسا ہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ایضاح
تقدیس کے لکھے جاتے ہیں اگرچہ شرع میں صراحۃً وارد نہیں ہیں تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو
بخوبی ساتھ شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دہوکے میں نآئے **ق** یہ وہی
جنت ہے جسمیں آدم وحوا اور ابلیس تھے **ص** اس بحث کو ابن القیم رح نے کتاب حادی
الارواح میں بہت بسط سے لکھا ہے اور دلائل فریقین ذکر کرکے کسی جانب کو ترجیح وضح
نہیں دی ہے اسمین کچھ شک نہیں ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہیں لیکن
وقوف اولے ہے اسلیئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ میں نہیں آئی ہے جسکی بنیاد پر ہم حکم
قطعی اسبات کا دے سکیں کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تھی اگرچہ کوئی استبعاد بابت
اس قول کے نہیں ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہیں اگر آدم اسی جنت سے نکالے گئے تو کیا
دور ہے اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تھے انکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم

۹ عقیدہ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی میں آیا ہے خلقت الخلق لاعرف
ص یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہیں ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعا
حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اُسکے
وجود مقدس پر زائد ہیں **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علے
الذات ہیں یا نہیں مطوی علے غرہ ہے اسلیئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے
استشمام نہیں ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ و صفاتہ **ق** یاایھا النبی حسبک اللہ
ومن اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف مَن کا کاف
پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رح وغیرہ سہذا توسط اسباب
کا کچھ منافی توکل کے نہیں ہے **ع**

گفت پیغمبر باواز بلند ؎ برتوکل زانوے اشتر ببند

ق وعید و وعد دونوں میں خلف نہیں ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی
مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علی قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہیں

Marfat.com

اور کہتے ہین ؎

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ٭ لمخلف میعادی ومنجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجح ہوسکتا ہے قال ق تحاشی صورت استثنار
سے ایمان مین اولے واحوط ہے ص نہین بلکہ استثنار ہی احوط واولے ہے اسکی
تحریر امام غزالی ودیگر علمار ربانی نے بجائے خود اچھی طرح پر کی ہے اور پہر جبکہ اس مسئلے
مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پہر کوئی وجہ عدم استثنار کی احوط واولے ہونے کے لئے نہین ہے و
اللہ اعلم ١٠ عقیدہ شاہ ولی اللہ رح ق - نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت
مین نہ اُسکے طرف اشارہ ہوسکے ص بارہا گزر چکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین
اللہ تعالے نے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکہا ہے وہ لوگ نہ جوہر
کو جانتے تہے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ
کفوا احد اور لیس کمثلہ شئ پر اکتفا کرتے تہے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین
آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ہی استعمال سے اس لفظ کے روکا ہے اور اس
لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو وفوق واستوار ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے
اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا وآنجا نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان
مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اُسنے کہا تہا فی السمار حضرت
نے اوسکو مومنہ ٹہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف
آسمان کے اشارہ فرمایا اللہم اشہد کہا تہا یہ دلیل ہے علو وفوق واستوار پر بلاکیف و [illegible]
ہمکو اسی صرافت ومحوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ [illegible]
لازم ہے واللہ اعلم ق جبکہ صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ
یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی ص قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای
برھان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شے کسی حدیث
مین نہین آئی ہمکو رؤیت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما
قال الشوکانی رح فی فتح القدیر ١١ عقیدہ سبع سنابل ق اللہ کی ذات اور

Marfat.com

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہین نہ عرض ہین **ص** دل اسبات سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
منحوتہ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما وصوفیہ وفقہا رکے زبان وقلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون ومدلول ان الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت وقوت وبیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب وسنت مین ہے وہ ان الفاظ تراشیدۂ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی اونہین الفاظ سے جو کہ قرآن وحدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین **ق** اسما وصفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت عین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچہہ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے عین اور دوسری وجہ سے غیر ہین **۱۲ عقیدۂ قاضی ثناء اللہ ق** وہ سارے
اشیار کا محیط ہے ساتہہ احاطہ ذاتی کے اور قرب ومعیت رکہتا ہے ساتہ اشیار کے **۱۳ عقیدۂ قطف الثمر**
ق مراد قرب ومعیت سے اسجگہہ علم ہے **ص** چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کئے گئے۔ پہلا عقیدہ یعنے احاطہ وقرب ومعیت ذاتی ہے ائمہ سلف وخلف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب ومعیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین وعامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت وقرب واحاطہ کی تفسیر علم ومعونت وغیرہ سے کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بعد تحقیق کے یہ ثابت کیا ہے کہ آیات قرب ومعیت ونحوہا کے تاویل ساتہ علم ومعونت ونصر وغیرہ کی کچہہ ضرور نہین ہی
فقط ایمان لانا کافی ہے۔ رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب وہمراہ ہے یا صفت سے سو یہ اوسیکو معلوم ہے واللہ اعلم

خاتمۃ الرسالہ بیان مین شرک وکلمات کفر وریا کے

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقہ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونپر گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فعلہ وعملہ کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالے بخلاف
شرک وکفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان وعقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک وکفر خفی وجلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ مجرد تلفظ بکلمۂ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک وکفر سے ناجی نہین ہوتا ہے پہر کبائر کو اہل علم نے

دو طرح ثبت کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر
باطنہ بدترین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ
کی ہے اس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بعض کبائر
باطنہ کہا ہے انها اخطر ومرتکبها اذل العصاة واحقر ولان معظمها اعم وقوعا واسهل
ارتکابا وامرینبوعا فقلما ینفك انسان عن بعضها للتهاون فی اداء فرضها فلذلك كانت
العناية بهذا اولی ولقد قال بعض الائمة كبائر القلوب اعظم من كبائر الجوارح لانها
كلها توجب الفسق والظلم وتزيد كبائر القلوب بانها تاكل الحسنات وتوالی الشدائد
العقوبات ولما ذكرها وصلها الی اكثر من ستين قال والذم علی هذه الكبائر
اعظم من الذم علی الزنا والسرقة والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتها وسوء اثرها
ودوامه فان اثارها تدوم بحيث تصير حالا للشخص وهيئة راسخة فی قلبه بخلاف
اثار معاصی الجوارح فانها سريعة الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبة والاستغفار و
الحسنات الماحية والمصائب المكفرة وان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكری
للذاكرين سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلئے آگاہ کرنا اوسکی مراتب
پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اسکی
نجات کی متیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل
مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر تھا تو پھر کچھ امید نجات کی باقی نہین ہی
واللہ اعلم قال اللہ تعالے ان اللہ لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء
اور فرمایا ہی ان الشرك لظلم عظيم اور فرمایا ہی انه من يشرك بالله فقد حرم الله علیه
الجنة وماواه النار وما للظالمين من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا ہے الا انبئكم باكبر الكبائر
الاشراك بالله الی قوله فما زال يكررها حتی قلنا ليته سكت دوسری حدیث مین منجملہ
موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین
نزدیک امام احمد و بخاری و ترمذی و نسائی و ابو داود و طبرانی و ابن حبان و حاکم و بیہقی
وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

Marfat.com

بہی اعظم عذاب واشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین آور اکثر لوگ اوسمین گرفتار ہین
اور زبان عامہ پر الفاظ شرک وکفر کے اکثر جاری رہتے ہین آور وہ نہین اوسکو جانتے
حالانکہ اسکی شناخت ایک امر مہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب مکفر سے سارے اعمال حبط
ہوجاتے ہین آور نزدیک ایک جماعت علما کے قضاء واجب اوسکی لازم آتی ہے ابو حنیفہ رح
کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے آور بہت سے جملے
لکھے ہین اور نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے آور انکا یہ قول ہے کہ ردّت محبط اعمال
ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہوجاتی ہے آور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط
عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچہ خلاف درمیان ان دونون امام کے
باقی نرہا مگر فقط قضاء واجب مین آور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین
کی ہے لکن استبراء دین اور نفس کا احتیاط و مراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان
تک کہ بن سکے خصوصًا اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر
سخت تر نہین ہے اسلئے ہم اسجگہ معتمد وغیر معتمد سبکو بلا قید مذہب خاص کے لکھتے ہین تاکہ
مومن ان سب سے محتاط رہے م اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون آور ایک وجہ کفر کی نہو
تو فتوے کفر کا دینا نچاہیئے قاضی ثناء اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک
اندلشیہ وجہ کفر سے احتراز کرے م سب شیخین وتفضیل علیؑ سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ
یہ کام بدعت ہے انتہے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بھم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین
کے م خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے م مجسمہ ومشبہ کفار ہین م اگر کلمہ کفر اپنے
اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہوجائیگا معذور نہوگا آور اگر بے
قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہوجائے توفی الفور
تائب ومستغفر ہوکر کلمہ طیبہ پڑہ لے انشاء اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہوجائیگا م اگر ارادہ
کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو توفی الفور کافر ہوجائیگا م اگر حرام قطعی کو حلال
یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہوگیا م ایک شخص نے دوسرے شخص
سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر جب

ہے کہ معصیت مین کہے والا فلامین کہتا ہون اوّل راجح ہے **م** اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بھی
ہوجائیگا تو بھی مین اپنا حق اوس سے بہر لونگا تو کافر ہوگیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تو تجہپر
چلتا ہی نہین ہے پھر میرا بس کسطرح چلیگا تو بھی کافر ہوگیا **م** اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر
خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہوگیا **م** اگر کسی کا بچہ مرجائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو
کافر ہوجائے گا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہوگیا **م** اگر مظلوم نے کہا کہ اے
خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہوجائیگا **م** اگر
کہے کہ مین ثواب و عذاب سے بیزار ہون تو کافر ہوجائیگا **م** اگر کسینے نکاح کیا اور کہا کہ
اللہ و رسول کو گواہ کرلیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہوجائیگا **م** اگر یون کہا کہ مینے فرشتہ دست
راست و دست چپ کو گواہ کرلیا تو کافر نہوگا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا **م** اگر کسی جانور کی آواز
پر کہا کہ بیمار مرجائیگا یا غلہ گران ہوگا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا
ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اتبع کفر ہے **م** اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین
تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی و شادی
مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی و شادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون اسکی
تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد مین کاذب ہے تو کفر ہوگا **م** اگر کہا کہ رزق طرف
سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہوجائیگا اسلئے کہ خدا
کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اسی
سے نہین ہے **ب** رزق ہرچند بیگمان برسد ؛ شرط عقل ست جستن از در ہا
م اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بھی نہ پڑہون اور اگر اوسطرف قبلہ ہو تو [illegible]
اور اگر فلان نبی ہو تو بھی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول [illegible] کے کفر مین اس
بنیاد پر تاویل کو گنجایش ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت
ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا **م** اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے **م**
ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹہرے یہ
کفر ہوا حق مین شخص دوم کے **م** اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہو جائیگا م ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تھے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہو گیا م اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترانا سنت ہے دوسرے نے کہا گو سنت ہو مین
نہین کرتا کافر ہو جائیگا یا یون کہا کہ سنت کس کام آتی ہے م ایک شخص نے امر معروف کیا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچار کہا ہے اگرچہ بطور رد کے کہا ہے کافر ہو گیا م اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بھی قرض بہرلون کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر ہوگا م ایک نے
کہا خدا کا حکم یون ہے دوسرے نے کہا مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہو گیا م اگر فتوے
کو دیکھ کر کہا یہ کیا بار نامہ لینے پروانہ فرمان تو لایا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہو جائیگا م ایک نے کہا فلان سے صلح کرلے اوسکو جواب دیا بت کو سجدہ کر لونگا مگر فلان
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر ہوگا اسلئے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہو جائیگا م اگر
میخوار نے کہا وہ خوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہو ابوبکر طرخان کہتے ہین کہ کافر
ہو جائیگا م اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہو گئی م بیماری مین یہ کہنا کہ
چاہے تو مجھے مسلمان مار چاہے کافر کفر ہے م اگر یہ کہا کہ رزق مجھپر فراخ کر ظلم نکر آتو نصرنے
اوسکے کفر مین توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہو جائے گا اسلئے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
م ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جھوٹا ہے کافر ہو گیا م حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو موئیک کہا کافر ہو گیا م اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہو گیا ابو القاسم نے کہا کافر نہین ہوا اسلئے کہ شاید کبھی اوسنے عدل کیا ہو
م اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہو جائیگا کذا فی الحادیۃ د
السراجی م اگر کہا کہ مجھے علم غیب ہے تو کافر ہو گیا م ایک نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے
نے کہا تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس سیم و زر نہین ہے تو بھی مین نمانون کافر ہو گیا م ایک نے کہا اؤ کافر دوسرے نے کہا اگر مین
ایسا ہوتا تو تجھے کیون ملتا نزدیک بعض کے کافر ہو گیا م اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہنا تو کافر ہوگا اسلئے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے م اگر کسی سے کہا کہ

Marfat.com

نماز پڑہ اوسنے کہا کہ تونے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہوجائیگا م اگر کسی سے کہا کہ تو کافر ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجہ لے تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ محبوب ہے کافر ہوگیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے م اگر ایک نے کہا کہ مجھے مسلمان کر واعظ نے کہا فلان روز میری مجلس مین آ کر مسلمان ہونا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑہ کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہوگیا م اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت تو مجھسے دریغ نہ کہہ کافر ہوگیا م اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہوجا اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی کہنے والا کافر ہوگیا م رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا کافر ہونا چاہا ہے تو کافر نہوگا م اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہ پر مثل واعظ کے بیٹھہ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہوجائینگے م اگر یہ آرزو کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہوجائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جہوٹ بولنے کو کفر جانتا ہے تو کافر ہوگا والا فلا حسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسپر ایمان لانا واجب ہے م امام ناصر الدین نے کہا ہے جسچیز کا ردت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا دیا جاسکتا اور جسمین شک ہے اوسپر نہ دیا جائیگا بحکم الاسلام یعلو ولا یعلے مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی کرنا نچاہیے کیونکہ علمانے اسلام مکرہ کو صحیح کہا ہے م امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض علماکے کافر نہوگا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوگیا اسلئے کہ یہ رضا بالکفر ہے م ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو نزدیک بعض علماکے کافر نہوگا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر ہوگیا احد الزوجین کے مرتد ہوجانے سے نکاح فی الحال باطل ہوجاتا ہے کچہہ حکم قاضی پر موقوف نہین ہے یہ روایت متفق کی ہے م اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی یا یہود

کا سا جامہ پہنے گا نزدیک بعض علما کے کافر ہو جائیگا اور نزدیک بعض کے نہوگا اور بعض متاخرین
نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنے گا کافر نہوگا مین کہتا ہون اول راجح ہے بدلیل حدیث
من تشبہ بقوم فھو منھم و بدلیل قولہ تعالے ومن یتولھم منکم فانہ منھم یہی حکم متشابہ ہونے کا ساتھ
جملہ اقوام کفریہ کے ہے م اگر زنار باندہے قاضی ابوحفص کہتے ہین کہ اگر واسطے خلاصی کے
ہاتہ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہوگا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر
ہو جائیگا م مجوس دن نوروز کے جمع ہون یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی
مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہو جائیگا م ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے
نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کرون کافر ہو جائیگا م مال حرام کو صدقہ
مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہو جائیگا م فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا
دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہو جائیگا م فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے
اگر اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکباد دی دونون صورت مین وہ سب کافر ہوگئے م لواطت
کرنے کو اپنی جورو کے ساتہ حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتہ کافر
ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسجگہہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے
م حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبراء مین بدعت م ایک آدمی
اونچے مکان پر بیٹھے اور لوگ اوس سے بطریق استہزاء کے مسائل پوچھین اور وہ بطور استہزاء
کے جواب دے کافر ہو جائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکان پر بیٹھنا شرط نہین ہے استہزاء
ساتہ علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے م اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچھ
علما کہتے ہین وہ کون کر سکتا ہے تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ زر چاہیے علم کس کام آتا
ہے تو کافر ہوگیا م اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہو جائیگا
م اگر کہا ہمراہ میری شرع مین چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہوگیا م اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ
کہا ان الصلوٰۃ تنھی کافر ہوگیا یعنے مین تنہا نماز پڑہونگا م بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے
م اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہو جائیگا م بادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر
ہوگیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہوگا مؤید الدرایہ شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ سجدہ بالاجماع جائز نہیں ہے اور دوسری طرح پر
خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کھڑا رہنا یا ہاتھ چومنا یا جھک جانا جائز ہے انتہی میں کہتا
ہون کہ کوئی سا سجدہ بھی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے اور جھکنا بھی حرام ہے
ہان ہاتھ چومنا جائز ہے اور سامنے کھڑا رہنا حرام ہے ھ ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی یا
دریا یا نہر یا گھر یا ندی نالہ یا چشمہ و نحوہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے
جدا ہو جاتی ہے اور ذبیحہ حرام ہے انتہی میں کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر
اللہ فقد اشرک لفظ غیر اللہ شامل جملہ ما سوا اللہ ہے بلا استثنا اسکے اسیطرح کریمہ ما اہل بہ
لغیر اللہ عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گائے سید احمد کبیر
کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل و قائل انکا مشرک ھ اعیاد کفار مین جیسے ہولی
دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتھ کھیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے ھ ایمان
یاس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا مراد حالت غرغرہ ہے
اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے ھ شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم
یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شئے کا ضروریات دین سے انکار کرے تو اوسکا
کافر ہے اور اگر مسائل اعتقادیہ جنمین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکھتے
ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے منتقی مین
امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین اور ابو اسحق اسفراینی نے کہا
کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو نہین کہتا اوسکو ہم
کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون ملاحظہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت [illegible]
عرض کے کتاب و سنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح [illegible]
فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے اور کون نرا مبتدع و ضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا
تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لیکن بحث خلود و عدم خلود
نار مین ہے نہ دخول نار مین کہ وہ تو بنص سنت متعین ہے اور نہ ورود سلک النار مین کہ وہ
بنص قرآن سارے خلق کے لئے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ واللہ اعلم ھ جو

ملعون حق مین جناب رسالت کے صلعم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امر مین امور دین سے یا
حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگاوے خواہ مسلمان
ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی
قبول نہین ہے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی و استخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل
اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر **م** یہ قول روافض کہ حضرت نے خوف سے
دشمنونکے بعض احکام الٰہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام مالابدمنہ للقاضی رح **ف** شعرانی
رح نے متن کبرے مین لکہا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات
التی ینطق بہا العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النظر فی جملة من الکتب نصیحة للمسلمین وقد
حبب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہ او النظر فیہ فاقول وباللہ التوفیق پہر کہا ہے
کہ وہ چیز جسمین اکثر لوگ گرفتار ہوجاتے ہین ایک یہ قول ہے یا من یرانا ولا نراہ اور یہ
قول یا ساکن ہذہ القبة الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک
ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الایہام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص
وان قال ہذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتنا لہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول و
الاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اہل السنة علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعة سواء
کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابوالحسن اشعری کہتے تہے ما اطلق الشرع
فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن و
لا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابوبکر باقلانی رح کہتے ہین ما
لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوہم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوہم
شیئا من ذلک رددناہ الی البراءة الاصلیة ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحة انتہی شعرانی کہتے ہین
فقد اتفق الائمة علی منع کل اطلاق یوہم محظورا فی حق اللہ تعالی وتبعہم العلماء علی ذلک
قاطبة ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ہذہ القاعدة ان کل من لا یفرق بین ما یوہم اطلاقہ محظورا
وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان یطلق فی حق اللہ تعالی الا ما ورد بہ التوقیف ولا الاذن الشرعی حذرا ان
یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیأثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

یادلیل الحائرین یامن لیس لہ دلیل یادلیل الدلیل ونحو ذلک وکلہ لم یرد بہ شرع ولا ینبغی ان یقال یا جیسے یہ
قول یامن لا یوصف و لا یعرف کیونکہ اللہ تعالے موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہ
قول یامن ھو فی عرشہ یرانا کیونکہ اسمین ایہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہیے یا من
استوی علی عرشہ کما ینبغی بجلالہ و مما یمتنع شرعا اطلاق بعضھم علی اللہ تعالی الخمار و الساقی
و راھب الدیر و صاحب الدیر و القسیس و لیلی و لبنا و سعدی و اسماء و دعد و ھند و الکنز الاکبر
ونحو ذلک مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعرا رعاوین استعمال
کرتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفا پیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جو کہ حق مین معاشیق
فساق وفجار کے بولے جاتے ہین وکذلک لا یجوز اجماعا ارادۃ انہ تعالی بقول بعضھم

؎ انا من اھوی و من اھوی انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

و قول بعضھم ؎ تمازجت الحقائق بالمعانی ٭ فصرنا واحدا روحا و معنی

سو یہ اور مثل اسکی بولنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے
سنا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالے مراد ہے فرمایا نہین مراد
خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے
باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالے اعرف خلق باللہ بعد رسل و انبیاء
ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹھرائین اور
محبین و محبوبین کے ساتہ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتہ قیس و لبنا و غیلان و نحوہ
فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ
محمد بن رزیق کے کہا ہے ؎

لو کان ذو القرنین اعمل رایہ ٭ لما اتی الظلمات صرن شموسا
او کان لج البحر مثل یمینہ ٭ ما انشق حتی جاز فیہ موسی
او کان للنیران ضوء جبینہ ٭ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے ؎

دل از عشق محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا **ع** تا مجمع امکان و وجوب نوشتند ؛ مورد تعین شد اطلاق اعم را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا **ع** یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ؛ سواک عند حدوث الحادث العمم
یا یہ مصراع ومن علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا **ع**

ماکان یعرف الواحا ولا قلما ؛ وکان یعرف مافی اللوح والقلم

اگرچہ اس مصراع یا شعر مین تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا **ع**

بقلم گر رسید انگشتش ؛ بود لوح وقلم اندر مشتش

یا جیسے بعض الفاظ صیغہ صلوۃ کے جو دلائل الخیرات مین ہین کیونکہ یہ معانی شرع مین نہین آئے اور نہ ان مبانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود فکل ھذہ وامثالہ یفہم التہاون بمعجزات اللہ تعالیٰ للانبیاء فلا یجوز اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری وابو نواس وابن ہانی مین واقع ہوتے ہین مومن کو سماع سے انکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتھ متکلم ہو اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اس بات پر کہ سوا انبیاء کے کوئی بشر مقام انبیاء تک ہرگز نہین پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر مین ہین باجماع امت خطا ہین **حکایت** ابوالعتاہیہ نے شعر گوئی سے توبہ کی تھی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تھا **ع**

اللہ بینی وبین مولاتی ؛ ابدت لی الصد والملالات

کسینے خواب مین اُسنے کہا اما وجدت من تجعل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالیٰ وہ جاگ اوٹھے اور توبہ کی پھر کبھی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات مین منجملہ مجتنبات کے ایک یہ قول ہے فلان حجۃ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص بمرتبہ نبوت ہے غیر پر اطلاق کرنا اُسکا نچاہیے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہین ہین اونسے وجوب اجتناب کا بطریق اولے ہے کقول بعضہم فی کتب المراسلات الاعظم الاقدس الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃً جاے استعمال مین خاص بحق تعالیٰ ہین قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق ہے تو ہم کہین گے کہ یہ بات متقدم ہو چکی ہے کہ اطلاق محل تفصیل مین خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق وعموم ہے حق مین

Marfat.com

حق وخلق دونون کی اور یہ ممتنع ہے اسی طرح یہ قول مافی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی طرح یہ قول لاموجود الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ کہتے ہین اور خلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین مین کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات شطحیات فقراء ہین انسے قطع نظر کرنا اور درپے تلفظ وتکلم ہونا ضرور ہے گوکسی وجہ سے گنجایش تاویل کی رکھتے ہون اسیطرح یہ قول مایسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار نہین ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قولہ تعالے ام یحسبون انا لانسمع سرھم ونجواھم بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول وحجج نقول اسبات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا زمان سوء اور مراد زمان سے دہر ہو حالانکہ حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا الدھر سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس مقدس پر کیا ہے اونکے ساتھ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے لا تسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ مین کہتا ہون شعراء غاوین رات دن شکایت چرخ وفلک وسپہر وزمان وروزگار ودہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی ہے جو اللہ کا شاکی ہو اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور ناہموار بدکردار کہے وہ اجماعا کافر ہوجاتا ہے مگر یہ قوم کیسطرح اس حکایت وشکایت سے باز نہین آتی الامن رحمہ اللہ تعالے وعصمہ بمنہ اسیطرح قول بعض خطبار کا سبحان من لم یزل معبودا عند من لم یعلم کی نہ معبودا بالفعل ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الازمان کیونکہ رب کچہ متقید بزمان نہین ہے بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل مایفعل اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچہ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح یہ قول لا تسافر حتی یطلع القمر کیونکہ یہ مثل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علے حدس اء **حکایت** ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تہا لا تقاتل اعداءک حتی یطلع لک القمر عمر نے فرمایا دھی فقرھم ایضا ای کما یکون لنا بطلوعہ سعد

کذلک یکون لھم لان طلوعہ علی الجیشین واحد اسیطرح یہ قول وقت دخول کے مریض پر اللہ یجمل عنک اسلئے کہ یہ ایک لفظ موہم ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے اللہ یدفع عنک اویصرف اسیطرح یہ قول فلان یطلع علی الغیب ولہ کشف او اطلاع علی الغیب اسلئے کہ یہ موہم باطل ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے فلان لہ فراستہ صادقۃ او کشف او اطلاع فقط تاکہ رسل سے مقام علم وقطع مین مزاحمت نہو فانہ لیس للاولیاء الا الظن الصادق فقط خلافا لبعضھم وھذا الظن ھو الذی یسمونہ الھاما وفتحا وکشفا اسیطرح یہ قول باعک اللہ او اقالک اللہ وقت سوال بیع اور اقالہ کے اسلئے کہ یہ قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے وذلک کفر اسیطرح تصغیر کسی شئ کی منجملہ شعائر الٰہی کے جیسے مصیحف مسیجد نویح ونحو ذلک اسلئے کہ یہ نزدیک بعض علما کے کفر ہے اسیطرح نام رکھنا کتب مولفہ کا مشابہ قرآن و وحی کہ یہ شرعا جائز نہین ہے جیسے کتاب الاسراء والمعاریج یا جیسے مفاتح الغیب یا آیات بینات کیونکہ اسمین ایہام مزاحمت کا ساتھ نبی صلعم کے اسراء وعروج الی السماء مین ہے یا مشارکت حق تعالےٰ کی علم غیب مین انتہی کلام الشعرانی رح **ف** ابن حجر مکی رح نے کتاب الزواجر مین لکہا ہے کہ انواع کفر وشرک مین سے ایک یہ بات ہے کہ انسان عزم کفر کا زمانہ بعید یا قریب مین کرے یا زبان ودل پر کوئی شئے کفر کی گزرانے اگرچہ محال عقلی کیون نہو تو فی الحال کافر ہوجائیگا یا کسی موجب کفر کا معتقد یا فاعل ہو یا تلفظ بکفر کرے خواہ یہ اصدار اعتقاد کی راہ سے ہو یا عناد سے یا استہزاء سے مثلاً عالم کو قدیم اعتقاد کرے اگرچہ نوع کی راہ سے ہو یا جو بات اللہ کے لئے ثابت ہے باجماع وضرورت دینیہ اوسکی نفی کرے جیسے انکار اللہ کے علم وقدرت کا یا علم بالجزئیات کا یا جو امر اللہ سے منفی ہے اوسکو ثابت کرے جیسے رنگ جسم ونحو ہا حاصل یہ ہے کہ اتصاف اللہ تعالےٰ کا ساتھ کسی نقص کے صریحاً یا لازماً اعتقاد کرنا کفر ہوتا ہے صریحاً ایسا اعتقاد کرنا اجماعاً کفر ہے اور لازماً مین خلاف ہے اصح نزدیک ہمارے عدم کفر ہے مثلاً مجسم یا جوہری لازم مقالہ اپنے سے کافر نہین ہوتا ہے مگر اوسی صورت مین کہ معتقد اس نقص کا یا مصرح ساتھ اوسکے ہو یا مثلاً کسی مخلوق کو جیسے سورج ہے سجدہ کرے اگر کوئی قرینہ ظاہر اوسکے عذر پہ دلیل نہو یہ قید اکثر مسائل آئندہ مین آئے گی اسی حکم مین یہ بات بھی ہے کہ کوئی

Marfat.com

ایسا فعل کرے جسپر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مصرح باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکہا ہوا ہے نجاست مین پہینکدینا یا کسی قذر طاہر مین مثل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا ان اشیاء کو یا مسجد کو آلودہ نجاست کرنا اگرچہ معفوعنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر مین ایسے قائل قول کی جس سے وہ توصل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا انکار کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوٰۃ و صوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو حلال کر لینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹہرالینا مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا انکی قرشی عربی یا انسے ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجہے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبۂ نبوت تک صفائی قلب سے ہوجاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا حضرت سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگائے یا لعنت کرے یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزاء کرے یا کسی فعل پر مستہزئ ہو جیسے لس اصابع یا کسی نقص کو انکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی شے سے بطریق ازراء یا تصغیر شان تشبیہ دے یا انسے چشم پوشی کرے یا انکی لئے کسی مضرت کا متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق انکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم انکے طرف منسوب کرے

یا آپ کے حق مین کلام خفیف و ہجر دشنکر وقول زور سے عبث کرے یا محن و بلایا جو اونپر
گزری ہین اوسکی عار دلائے یا بعض عوارض بشریہ جائزہ ومعہودہ کے ساتھ حقارت کرے
کہ اینمین سے ہرایک امر پر اجماعاً کافر واجب القتل ہوجاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا عند صاحبکم خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجھکر اوس شخص کو قتل کرڈالا اسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمناً ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ ندے یا کافر نے کہا مجکو
کلمۂ اسلام سکہا دو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہوجاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو او کافر کہدیا کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکہنا ہوا یا تمسخر این کیا اللہ کے نام یا نہی
سے یا امر یا نہی یا وعد یا وعید رسول سے مثلا یون کہا کہ اگر مجکو اسبات کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجہپر یہ ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسمین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کی یا کہا کہ لاحول و
لاقوۃ الا باللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز موذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا ساتھ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزاءً ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسی نے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافاً یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابوبکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا محشر یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جسوقت ربوبیت ظاہر ہوئی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہوگئی یا مبدل بصفات حق ہوگئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور دوبدو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجہسے ساقط ہوگئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
ارکان کو عمل اسرار مین چہوڑدے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہوسکتا ہے یا سرج

الله کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا متحد ہو گیا اس باب کے فروع کثیرہ کو بنیاد مذاہب اربعہ پر ہمنے کتاب الاعلام بما یقطع الاسلام مین استقرار لکہا ہے اگرچہ ان مین بعض اقوال ضعیفہ بہی ہین حدیث مین آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہین ہے تو یہی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو گویا لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا مین بری ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو پہر طرف اسلام کے سالم نہین پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما طبرانی کا لفظ یہ ہے کفوا عن اہل لا الہ الا اللہ لا تکفروہم بذنب فمن کفر اہل لا الہ الا اللہ فہو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو بانی فلان بہتر سے بلا کفر ہے بموجب حدیث کے

ف آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء سے عموم آیہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ مین وہی مذہب اہلسنت و جماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور سیاہ ہو گیا ہوگا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات مین دینگے پہر جمال و نضارت و حسن عظیم عطا فرماکر بہشت مین لیجائینگے اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلک کلہ حدیث البخاری وغیرہ اور اگر چاہے تو ابتدا ہی مین عفو کر دے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر جنت مین ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ کا کہ وہ حتماً مخلد فی النار ہوگا اور اوس سے عفو جائز نہین ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی جائز نہین ہے تقول و افترا ہے اللہ تعالے پر تعالی اللہ عما یقول الظالمون والجاحدون علوا کبیرا اور آیہ و من یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت مین مراد خلود سے تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے

Marfat.com

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تابید نہ ٹھہریگا کما تشہد بہ النصوص الشاعیۃ والمواد
اللغویۃ یعنے یہ اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالے اوسکو معاف کر دیگا
کما علم من قولہ و یغفر مادون ذلک لمن یشاء و قولہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اور
جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہین ہے مراد اوسکی زجر و تنفیر ہے قتل سے ورنہ نصوص
کتاب و سنت صریح ہین اس بارہ مین کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالا ولے
اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ افترا ہے اللہ
پر اور جو ادلہ اسکی تائید کرتے ہین مراد اونسے ظاہر اونکا نہین ہے بدلیل اور نصوص قطعی
البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ ایک جماعت
عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص
قطعی الدلالۃ کی **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا
اور زعم کیا کہ یہ توریہ مضمر ہے وہ ظاہرا و باطنا کافر ہو گیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ
متردد ہوا ایمان مین یا صانع مین یا اوسکے دل کو نقص یا ثبت عارض ہوا اور وہ کارہ ہے
بکراہت شدیدہ اور رضا ور نہین ہے اوسکے دفع پر تو اسپر کچھ ضرر نہین ہے اور نہ گناہ بلکہ یہ
طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالے سے اوسکی دفع پر استعانت چاہے اسکو ابن عبد السلام
وغیرہ نے ذکر کیا ہے وللہ الحمد **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہین ہوتا مگر ساتھ
کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیون نہو اور نطق شہادتین مین ترتیب شرط ہے
اگر پہلے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ تو مسلمان نہوگا پھر جس شخص کا
کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب
تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشہد ان محمدا
رسول اللہ الی کافۃ الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ
اسلام بے ان امور کے حاصل نہین ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا امنت باللذی
لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امۃ محمد صلعم یا انا احبہ یا انا من المسلمین او مثلہم
یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ کہتا تھا وہ اگر امنت

Marfat.com

باللہ یا اسلمت للہ یا اللہ خالقی او ربی کہکر پہر شہادت آخری ادا کریگا تو وہ مسلمان ہوجائیگا
جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان بالبعث کا مندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے
آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہ بہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکی کتب
ورسل و یوم آخر کی تصدیق کرے پہر اگر ان باتونپر ایمان لایا اور دل سے تصدیق کی
اور زبان سے تلفظ بشہادتین نکیا باوجود قدرت کے تو ہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابداً مخلد
فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ
مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن
عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین
بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہرا جاری رکھین گے پہر اگر ایک
مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کر لیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال
نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے **ف** مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معاینہ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال
تعالے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر
ہنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنے ہوچکی ہے لقولہ تعالے
الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنہم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعناہم الی
حین یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال
کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثنا سو جہ سے آ[illegible]
اس امر کا واسطے کرامت وخصوصیت اونکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین
ہوسکتا ہے علماء ومجتہدین متقدمین امت نے آیہ بأس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر
فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورۂ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے
ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور روایت ابن عدی و
طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق اللہ یحیی بن زکریا فی بطن امہ مومنا وخلق
فرعون فی بطن امہ کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ آمنت انہ لا الہ الا اللہ

Marfat.com

الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کچہ اوسکو نافع نہین ہے اسلیئے کہ اللہ تعالے
نے بعد اسکے فرمایا ہے آلان وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی
عبدالصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ
وقت معاینہ عذاب کے ہوا تہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی
مذکور اوائل سنہ پانسو ہجری مین تہے یعنے ۵۰۳ھ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان
علما متقدمین ومتاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری مین اور قاضی صاحب
بعد زمانہ متقدمین کے تہے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا
صحیح بہی ہے اور ہمراہ انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہوسکتا ہے تو بہی یہ مذہب اس
وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچہ اسی ایمان عندالباس پر نہین
ہوا ہے بلکہ وہ سرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور انکی کتاب پر ایمان نلایا تہا
اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکہے ہسین
وہ سب مخدوش ومدفوع ہین پہر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکہا ہے اس جگہہ حاجت
ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پہر اوسکے ایمان
لانے مین بحث کرنا مصاومت ہے ساتہ سنت مطہرہ کے اخاجاء نھر اللہ بطل نھر معقل
ف آیت وحدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم موبد ہے اور جو کچہ
خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا مادامت السموات و
الارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید کہ ظاہر اس کریہ کا یہ ہے کہ مدت
انکے عقاب کی مساوی مدت بقار ارض وسماوات کے ہے پہر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے
وہ مخلد رہین سو علما نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجع طرف حکمت
تقیید کے ہے اور کوئی راجع طرف مدت دوام ارض وسما کے اور کوئی راجع طرف حکمت استثنار
ومعنی استثنار کے پہر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی تفسیر
فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پہر کہا ہے کہ ایکقوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہوجائیگا
اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل انکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

حد فاصل درمیان متقدمین ومتاخرین

Marfat.com

احقابا ہے کیونکہ معصیت ظلم متناہی ہے تو عقاب غیر متناہی اوس پر ظلم ہوگا سو فخر رازی نے اسکا رد اپنی تفسیر مین بسط سے کیا ہے حدیث ابونعیم مین مرفوعا آیا ہے ان اللہ یعذب الموحدین فی جهنم بقدر نقصان اعمالهم ثم یردهم الی الجنة خلودا دائما ابدا بایمانهم الحاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب وسنت واجماع جمہور علماء امت وائمہ ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہین یا بعض سلف جو اسکے قائل ہین اونکا قول ماؤل ہے یا خطائے اجتہادی ہے واللہ اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر کتاب وسنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد اللہ تعالے نے فرمایا ہے الذین هم یراؤن اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لهم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد انسے اہل ریا ہین اور فرمایا ولا یشرک بعبادة ربه احدا یعنے عمل مین ریا نکرے یہ آیت اوس شخص کے حق مین اوتری ہے جو عبادات واعمال سے طالب اجر وحمد کا تہا وقال تعالے انما نطعمکم لوجه اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث مین آیا ہے ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیامة اذا جزی الناس باعمالهم اذهبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا انظروا هل تجدون عندهم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعا یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ ہے الشهوة الخفیة والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان الرجل ابونعیم وحاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلة الظلماء وادناه ان تحب علی شئ من الجور او تبغض علی شئ من العدل وهل الدین الا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ قال اللہ تعالی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ احادیث ذم ریا اور اوسکے شرک ہونے مین اور بیان مین عقاب وعاقبت اہل ریا کے بہت آئے ہین روایت احمد وطبرانی مین آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا ایها الناس اتقوا الشرک فانه اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیه فرمایا کہو اللهم انا نعوذ بک ان نشرک بک شیئا نعلمه ونستغفرک لما لا نعلمه دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کر دوسرا

Marfat.com

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا
ذہبی کا لفظ رفعا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کسطرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق امر خدا و
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آجکے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تہا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ واحادیث سینہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علماء امت کا سلفا وخلفا اجماع ہو چکا ہے ولہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر متطابق
ہین اور امت کا تحریم وتعظیم پر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکہا کہ گردن جہکائے بیٹہا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچہہ گردنوں مین نہیں ہوتا ہے وہ تو دلون مین ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ مین روتا دیکہہ کر کہا انت انت لو کان هذا فی بیتک
یعنی اجی تم ہو اجی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گہر کے ہوتا قتادہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے عبدی یستہزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکہنا چاہے تو مجہے دیکہے یہ بہی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ منہما قال اللہ تعالے
وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ هباء منثورا مراد وہ اعمال ہین جنمین قصد غیر اللہ
کیا گیا تہا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہبار منثور کی طرح ہو گئے مراد ہبار سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب مین نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریاء مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت وکمال پر مطلع ہون اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنا حاصل ہو لاغرے وزردی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی موے سر اور بداوت

Marfat.com

ہیئت اور پستی آواز اور آنکھین بند رکھنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین ہو یا غمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال ساتہ امر اہم کے معلوم ہو یا لگاتار روزے رکھے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے روگردان ہو مگر اس مخذول نے یہ نجانا کہ وہ اسدم اقبح ترین اراذل مردم سے مثل مکاسین و قطاع الطریق و امثالہم کے کیونکہ انکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ وین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے بازی صلحار ظاہر کرے جیسے چلنے مین سر جہکائے ہوئے چلے اور آہستہ چلے اور ماتہے پر گٹہ سجدہ کا جمائے اور صوف اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تاکہ اسبات کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ حقیقت علم و تصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع نے یہ نجانا کہ جو مال اس حیلہ سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کو لے لیگا تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکر بنکر اظہار حفظ سنن و لقاء مشائخ و اتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بہی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل و تحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال روزہ و حج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصور ہین پہر کبہی ریاکار شدت حرص سے اتقان و احکام ریا پر خلوت مین بہی یہی کام واسطے تألف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی عادت جلوت مین بہی رہے کچہ خدا کے خوف و حیار سے یہ کام نہین کرتا کبہی یون ریا کرتا ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس سے تبرک حاصل کرے اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکھے ہین یہ ذکر بطور افتخار و رفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے **فصل ۸** مجامع ابواب الریا الحامل ایثارہا علی طلب نحو الجاہ والمنزلة واشتہار الصیت حتی تنطق الالسن بالثناء علیه و یجلب الحطام من سائر الآفاق الیه **ف** مراد ریاکار کی اگر نری ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی مشکل تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم و ذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم و کبیرہ و شرک ہونے ریا کے

Marfat.com

سے ہے کہ اوسمین استہزا ہے ساتھ حق کے ولہذا مستحق لعن کا ٹہرتا ہے اور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و اطاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے چہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیا پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
برابر کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین متاکد
ہی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین وفیہ قربۃ
وای قربۃ یہ حکم علما و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود اونکا تحسین ہئیت سے
یہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا قصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے اور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین اب بہی کچہہ ثواب نہو ابن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بری ھو للذی اشرک ونحوہ
غزالی نے اس حدیث کو ماول کیا ہے استوا ہر دو قصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسیلئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقد اس امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر مجرد قصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا واللہ اعلم یہ ہے کہ ریا محبط اصل ثواب نہو ولکن مقدار قصد ریا پر عقاب اور
مقدار قصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلا ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدقہ

Marfat.com

وصلوٰۃ مین بقصد اجر و محمدت کا جمیعا کریگا تو یہ وہ شرک ہوگا جو کہ مناقض اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبد السلام ہی راجح ٹہرا حاصل ترجیح متجہ یہ ہوا کہ جب ریاے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹہریگی بلکہ مقدار قصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریائے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط مں اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھ منافی
اسکی نہین ہے اسلیے کہ اوسکی تقصیر لئے جو کہ عبارت ہے قصد امر محرم سے سقوط اجر کو وجب دیا ہے
اب ایک ذرہ برابر بہی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہوگی **ف** بندہ نے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پہر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچہ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہو چکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہوگا اگر تبکلف اوسکا مظہر و متحدث بہ نہین ہے پہر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ فہذا مخوف اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پہر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہوگا اور مراآت طاعت خدا پر معاقب ہوگا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثناء عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہو گیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریاے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علی العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کر دیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پہر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث وارده فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچہ نہو مگر یہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پر کہ قصد ریا کا مساوی

قصد یا اغلب قصد ثواب سے ہو اور اگر بنسبت اوسکے یہ قصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا باطل
حبط نہوگا اور نہ نماز لائق فساد کے ٹہریگی اور اگر مثلا ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پہیرنے تک مستمر رہے تو پہر اوسکے قضا کرنے مین کچھ خلاف نہین ہے وہ نماز
منعقد نہوئی اور اگر اثناء نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پہر سرے سے پڑہے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا مگر تحریم
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچھ بہی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلیے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتداء ساتہ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصا اول
ہر دو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین قادح
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتداء عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا ما بعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندہا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تہا
اور اگر اکیلا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑہتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بہی نماز نہ
پڑہتا اور اچہی طرح صحیح طور پر پڑہتا لکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر قصد صحیح ملیگا اور بقدر قصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اوسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلئے کہ مسلمان کے ساتہ گمان نیک رکہنا چاہیے کہ اوسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بہی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بہی درست اگرچہ اوسکے ساتہ دوسرا قصد بہی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پہر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونون سے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور
اگر ہر ایک باعث اسطرح پر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث
فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ شکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمال
یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ تہی وہ پائی نگئی یا یون کہا جائے کہ واجب امتثال
امر تہا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے ساتہ مسوغ سقوط فرض کو
اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت
کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل
صلوۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین
تہی جو کہ باعث عمل پر ہوتی ہے رہا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان
تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے ھذا ما نراہ لائقا بقانون الفقہ
والمسئلۃ غامضۃ من حیث ان الفقہاء لم یتعرضوا لہا فی الفقہ والذین خاضوا فیہا
لم یلاحظوا قوانین الفقہاء بل حملہم الحرص علے تصفیۃ القلوب وطلب الاخلاص
علی افساد العبادات بادنی الخواطر وما ذکرناہ ھو القصد فیما نراہ والعلم
عند اللہ تعالی فیہ انتہی **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوت ہین اقبح ریا وہ ہے
جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکے ذم اللہ تعالے نے کثرت سے کتاب عزیز
مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار
یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہان جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے
موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد اباحت
مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فلیس وراء قبیح احوالھم لاء شیء انہین
کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک
عبادت ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک
خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر مودی ہے انکے
قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکہتے ہین

اس ڈر سے کہ کہین ملامین نکرین تو ناقص ٹہرجائین اور خلوت مین ایثار کسل و عدم عزم
اوسکے ثواب مین ہوتی ہے انسے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریا کرتے
ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان و اظہار تخشع و استکمال سائر کملات جلوت مین
اور اقتصار ادنی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ مخطی ہین
کیونکہ اسمین بہی مثل ماقبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پہر کبہی اسکے فاعل کو شیطان
اس مکر مین لاتا ہے کہ یہ کام اوسکو اسطرح پر اچہا کر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون
تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا
ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن
احوال اوسکے توصاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچہہ نہین ہے مگر ہی نظر خلق
کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لئے ریا کرتا ہے
اوسکے بہی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع
و زہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف بایں صفت جانکر متولی مناصب و وصایا و ودائع
اموال کا کردین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور
سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کرے یا مذکر و واعظ و عالم و متعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت
یا غلام پر ظفریاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے
طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی
عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پہر اظہار طاعت
و صدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین انسے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ
ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا انسے متصل وہ
لوگ ہین کہ اظہار عبادات ورع و تخشع و نحو ذلک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر
حقارت و چشم نقص نہ دیکہین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین
کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جدن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک
کرے اس ڈر سے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچہہ اعتناء ساتہ نوافل کے

Marfat.com

نہین ہے لہذا اصول درجات الی یا وصایات اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین و
جمیعھم تحت مقت اللہ وغضبہ وھو من اشد المھلکات انتہی **ف** حدیث مین
آیا ہے کہ ریا چونٹی کی چال سے بہی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو
لغزش ہوجاتی ہے عبّاد جہلاء کا جو کہ آفات نفوس وغوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر
ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حامل وباعث ہوتی ہے عمل پر
دوسرے خفی یہ حامل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کردیتی ہے جس طرح کسی شخص کو
ہر رات عادت نماز تہجد کے ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے
گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل
ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہوجاتا ہے معہذا وہ عمل اللہ ہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو
امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر
مطلع نہو **۲** اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حامل تسہیل وتخفیف پر بہی نہو مع ذلک
اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتہر کے چہپی ہوئی ہے اوسپر
اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی
عبادت وطاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے **۳** اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع
چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتداء سلام کو دوست رکہے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی
تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتہ پیش آئین اور اوسکی حاجت برآری کی طرف مبادرت
کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتہ مسامحت بجالائین اور جب وہ پاس اونکے جائے
اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کی طرف سے ان امور مین کوتاہی ہو
تو اوسکے دلپر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا
ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام
ہے یہانتک کہ اگر فرضا وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بہی نہوتا تو اب اسنے
اللہ کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین وکل ذلک
یوشک ان یحبط الاجر ولا یسلم منہ الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

Marfat.com

ریا خفی سے خائف رہتے تھے اعمال صالحہ کو ایسے چھپاتے تھے جیسے کسیکو اخفاء فواحش پر
حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تھے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن
قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزاء اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ اوسی
عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت اور فاقہ
کو بھی دن قیامت کے معلوم رکھتے تھے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع
صغار و مجانین اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ
ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع وضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لاشریک لہ
ہے اور بین ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار وغیرہم یکسان و برابر ہو
اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چھوٹے آدمی کے متاثر ہوتا لکن یہہ
بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبھی محمود ہوتا ہے اسطرحپر
کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اونکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال
جمیل میرا اور اپنا لطف ساتھ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت
و معصیت کو چھپایا تھا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکھی اور طاعت ظاہر کی دل
لطف اعظم من ستر القبیح واظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و وسیع لطف خدا سے
ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل
اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسبات کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے
اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین بھی اسیطرح
کریگا لحدیث ماستر اللہ علی عبد ذنبا فی الدنیا الاستره علیہ فی الاخرة یا یہ گمان
کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے
اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخراً بسبب ظہور کے اور اجر ستر کا بسبب قصد اولاً
ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا کسی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے
اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ اُنکے اجور مین کچھ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے
سرور ناشے ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لامحالة یا اسبات

پر فرحناک ہوکہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے ہین اور بسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت کا سا نکیا جو گنہگار ہوکر مطیعین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بہی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے

ف سرور مذموم وہ ہے کہ اسباب پر خوش ہوکر اوسکی منزلت لوگونکے دلون مین قائم ہے اور وہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتدا اور ترغیب فی الخیر کا ہے لیکن اوسمین آفت ریا لگی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات فنعما هي وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم لیکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان جس جگہہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو و حج وجمعہ وجماعات کہ یہان اظہار کرنا ہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لیکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہوگی اور اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدار و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علما وصلحا کے ہے جسکے اقتدا کے طرف سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیا اور اون ورثات کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہین [illegible] کا نفع متعدی ہے لقوله صلعم من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها الی یوم القیامة اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہوگئی تو پھر اسرار افضل ہے یہ تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے ہان مرتبہ اظہار فاضل کا مزلۃ قدم عباد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اقویا ہوتے ہین اور انکے دل اخلاص پر

Marfat.com

تو ی نہین ہوتے اسلئے اجور اونکے بسبب ریا کے حبط ہو جاتے ہین اور ریا اوسکا تعلق گو
غامض ہے علامت حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جانتا ہے تو ریا کار ہے کیونکہ اگر بلا لحاظ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کر سکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العاقل
خداع النفس فانها خدوع والشیطان مترصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اخطار سے سلامت رہین اسلئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان بھی ہے
کہ یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کر دیتے ہین یہ کچھ مطلقا محمود نہین ہے اسلئے کہ اعمال دو طرح پر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچھ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوسمین تقرب الی اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کر دے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثنا عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے قہراً جبراً پھیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کر کے اوس کام کو شروع کر دیتا ہے تو پھر
وہ طرف ریا کے بلاتا ہے جب اوس سے بھی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اوسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریا کار ہے
اللہ تجکو اس عمل کا کچھہ نفع ندیگا جب تک کہ تو ایسا کام کرنا نچھوڑیگا اور پھر دوبارہ اسکو نکیگا

Marfat.com

الحاصل اس طرح شیطان اپنے غرض حاصل کرتا ہے فکن منہ علی حذر فانہ لا امکر منہ
والزم قلبک الحیا من اللہ تعالیٰ اللہ نے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کردیا ہے
اب تو کیون عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے
مین نآوہ تو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے دوسری قسم اعمال کی وہ ہے
جو کہ متعلق خلق ہے اس قسم مین آفات واخطار عظیمہ ہین اعظم بلایا خلافت ہے پہر
قضا پہر تذکیر و تدریس و افتا پہر اتفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور
طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ پکڑے اور وہ دنیا و اہل دنیا
سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو
وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ و اخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان
مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باتفاق اوسکے حق مین سخت مضر ہین وہ اسکے
اختیار کرنے سے باز رہے اور دہوکے مین نآوے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا
کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا و طمع کے نہوگا
کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیے نفس کے
نزدیک کوئی چیز لذیذ تر جاہ و ولایات سے نہین ہے کچہہ دور نہین ہے کہ محبت
ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن
چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کردیا
اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتی تبلغ الثریا
انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر باللہ اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا
خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت
نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا افتا یا روایت سو جب
تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص
و تنزہ مین خطرات ریا سے بجالائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

Marfat.com

ہین ایک ولایات انکا فتنہ اعظم فتن ہے ضعفاء سرے سے اسکو ترک کر دین دوسرا صلوات ونحو ہا اسکو ضعفاء ترک نہ کرین اور نہ اقویا مگر دفع شوائب ریا مین کوشش کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو مراتب کے لکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو حذر کرنا اس سے حق مین ضعفاء کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال وانفاق مال ہے سو بعض علمانے اسکو اشتغال ذکر و نوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بہی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا و استجلاب قلوب و تمیز نفس باعطاء پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لئے جمع وانفاق افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین وکفایت مستحقین و تقرب بالبر طرف رب العالمین کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اولے اوسکے لئے یہ ہے کہ ملازمت عبادات و استفراغ وسع آداب وتکملات عبادات مین کرے **ف** ایک علامت اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر و نیک تر اوس سے وعظ مین یا کثرت علم مین ظاہر ہو اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اُسکے تو یہ اپنے جی مین خوش ہو اور اُسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آئے تو کچھ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بہی اسیطرحکا علم ہوتا اور اگر اکابر اسکے مجلس مین آئین تو اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا ہمراہ اپنے راہون مین چلنا دوست نرکہے **ف** آیات واحادیث وکلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب ہے لعن وطرد کو اور منجلہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے ہے کہ ہر موفق ساق جد سے اوسکے ازالہ مین ساتہ مجاہدہ کے کمر باندہے اور مشاق شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکابرہ کرے اسلئے کہ کوئی شخص اس کے طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہوسکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی خالص شوائب ملاحظہ اغراض ومخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

Marfat.com

مستغرق رہتا ہو وقلیل ماھم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھ
نہوتا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہوگا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہوجائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائین گے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہوجاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پہر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے اُنکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اُسیکا
قصد تنہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطار وہی ہے فلا رازق ولا معطے ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجار کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چھوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ یہ رجار ووہم کبھی مصیب اور
کبھی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اُس ریا پر اطلاع ہو جو انکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مطرود وممقوت مذموم ومحروم رکہین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑجائیگی اور وہ صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو
علمی ہوئی رہے دوار عملی سو وہ یہ ہے کہ اخفار عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پر قانع ہوجائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفار مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہوگی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک بتکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہوجائے گا اور اللہ اپنے فضل سے اُسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہوگی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

Marfat.com

بندہ کے طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم ہے اور اللہ کے طرف سے ہدایت و فتح ان
اللہ لا یضیع اجر المحسنین وان تک حسنة یضاعفها ویؤت من لدنه اجرا
عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتاب الزواجر ملخصا وقال رح لما تکلمنا
بحمد اللہ علی ہذہ الکبیرة العظیمة وما یتعلق بہا مما یحتاج الخلق الیه وبسطنا
الکلام فی ذلک وان کان بالنسبة الی احیاء العلوم مختصرا احببنا ان نختم
الکلام فیہا بذکر شیٔ من الآیات والاحادیث الدالة علی مدح الاخلاص و
ثواب المخلصین وما اعد اللہ لہم لیکون ذلک باعثا للخلق علی تحری الاخلاص
ومباعدة الریاء اذ الاشیاء لا تعرف کمالا وضدہ الا باضدادها انتہی لکن اس جگہہ
کچہہ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہین ہے رسالہ لسان العرفان مین بحث ریا کی
اس مقام سے زیادہ تر لکہی گئی ہے اور رسالہ قواطع اور رسالہ قوارع مین بیان کبائر
ذنوب ظاہرہ و باطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تہا کہ بیان عقائد صحیحہ
فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین و فقہاء مسلمین و صوفیہ متبعین و زمرہ محدثین
محققین راسخین فی العلم کے کیا جائے کیونکہ دار مدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ
درستی عقیدہ و اخلاص کے عمل قلیل کافی ہوجاتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے
اخلص دینک یکفک القلیل من العمل رواہ ابن ابی الدنیا والحاکم اور ہمراہ
فساد عقیدہ و اختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہین ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لا یقبل
من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ الطبرانی الحاصل طالب نجات
وتاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد مین مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے
کہ شرک و کفر و ریا کے ہوتے ہوئے ہرگز کوئی عبادت و حسنہ نفع نہین دیگا اگرچہ
دعوے اسلام کا اور ادعا ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہین اور نماز و روزہ
و زکوة و حج ادا کرتے ہین لکن دقایق شرک و حقایق ریا کو نہین جانتے اور کلمات
کفر سے احتراز نہین کرتے اسلیئے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہین دیتا اور
کوئی اثر و برکت ایمان کا اونکے حال قال پر پایا نہین جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

Marfat.com

کہ شرک نام ہے عبادت غیر اللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین آور نہ کوئی رسم کفر کی ہماری گہر مین ہوتی ہے آور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز و روزہ بجا لاتے ہین پہر ہم کس طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگے سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلیے کہ شرک و ریا و بدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کر سکے جس طرح ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زناکاری شراب خواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حق مین شارع نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مورچہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے آور شرک کے ستر دروازے ہین آور بدعت کے بہتر دروازے ہین آور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب تک کہ انسان تمام عزم و ہمت کے ساتہ دریافت کرنے پر ان ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک ناجی ہونا اوسکا ان آفات سے نہایت مشکل ہے لکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کے رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص و ادلہ بخوبی ہوگئی ہے آب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل و مسائل جنمین علما کو لغزش ہو جاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے وہ معادن کتاب و خزائن سنت سے بکاوش و کوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام و تحقیقات فحول محدثین و فقہا جامعین یکجا جمع کر دئے گئے ہین ع

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ؛ مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال و مراء ہین آور اکثر اعمال خلق کے شرک و ریا ہین حرف شناسون کا سارا شغل اسمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فروعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان و آداب و تکملات و تتمات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحا کے سیکہہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا نماز روزہ زکوۃ حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہون آور اوقات فرصت مین دقائق و حقایق ریا و شرک کو جو کہ محبط عمل و موجب ردت و قتل ہین دریافت کرکے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین آور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچادین اسلیے کہ طریق حق اور سبیل صدق ایک ہے آور سبل و طرق ضلالت بہت ہین جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

Marfat.com

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین
اور لکیرین بڑی کہینچکر فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پر ایک شیطان بیٹہا ہے وہ
اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے اور یہ راہ ایک سیدہا رستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہک
کر بجاؤ الفاظ اس حدیث کے مشکوۃ وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ
زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب و اعتساف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے
اور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقۂ خلفاء راشدین مہدیین پر جمی
رہین بہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے اور ایک عجب ہنگامہ دین مین برپا
ہوا تہا کل نفس و دینہا لکن حجت بالغہ الہی نے اون سبکو منقرض کردیا سوائے دو تین فرق
ضالہ کے جیسے روافض خوارج وغیرہما ہین اب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین
باقی نرہا اور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعداء و مخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب
زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے
جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہوگئی اور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا ہر فرقہ نے عوام کو اپنے
طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی
شرع واضح ہے اور درمیان غالی وجافی کے ہے انکا حال تو یہ ہوا انکے مقابل مین کچہہ ایسے
لوگ بہی حادث ہوئے ہین جو کہ طریقۂ اہل بدع و فرق ضالہ سابقہ مسالفہ پر چلتے ہین اور دین اسلام مین
طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ و عبارات قرآن و حدیث کے تکذیب و تحریف کرنا
چاہتے ہین ولکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی اور ان شاء اللہ تعالے بمقتضائے
حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یخذلہم من خالفہم آئندہ بہی میسر نہوگی
گو کتنا ہی سر اپنا مارا کرین لکن اس حیص بیص مین اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام وجہال اور
اکثر خاص کالانعام کے ہوگئی ہے کہ دین و آخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہوکر بندہ دینار
و درہم اور طالب مال وجاہ بنگئے ہین اور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین
نرکہنے والے کرتے ہین وکان ذلک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم
ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد و پیمان لیا ہے کہ وہ آیات

Marfat.com

کتاب واحادیث مستطاب کی تبلیغ وتبیین عباداللہ کو کردین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فہرست

دیباچہ کتاب — ص

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کے علم خلف پر — ص ۵

فصل بیان مین مذاہب اہل امصار کے — ص ۲۴

فصل بیان مین اُن فرقون کے جو راہ ہدی سے گمراہ ہوگئے ہین — ص ۳۵

فصل بیان مین فقہ اکبر جو منسوب طرف امام اعظم رح کے ہے — ص ۴۰

فصل بیان مین عقیدہ ابوالحسن اشعری رح کے مطابق کتاب المواعظ والاعتبار مقریزی رح کے — ص ۴۸

فصل بیان مین عقائد امام احمد بن حسن بیہقی رح کے — ص ۵۰

فصل بیان مین عقیدۂ امام غزالی رح کے مطابق کتاب احیاء الاحیاء کے تالیف امام محمد بستری رح — ص ۵۸?

فصل بیان مین اعتقاد امام ابوعثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی رح کے — ص ۶۳

فصل بیان مین عقائد نسفی کے موافق شرح عقائد سعد الدین تفتازانی کے — ص ۶۷

فصل بیان مین عقائد حنابلہ کے مطابق کتاب حادی الارواح حافظ ابن القیم رح کے — ص ۷۱

فصل بیان مین عقائد کتاب تعرف لمذہب التصوف تالیف امام ابی بکر بن اسحق کلاباذی بخاری رح کے — ص ۸۰?

فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین بن عربی صاحب کتاب فتوحات مکیہ کے مطابق کتاب الیواقیت والجواہر امام شعرانی رح کے — ص ۸۸

فصل بیان مین عقائد کتاب غنیۃ الطالبین شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے — ص ۹۵?

فصل بیان مین عقائد شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے مطابق مکتوب ۲۶۶ — ص ۱۱۰?

فصل بیان مین حسن عقیدہ شاہ ولی اللہ بن عبدالرحیم محدث دہلوی رح کے — ص ۱۲۲?

فصل بیان مین عقیدہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کے مطابق کتاب مالابد منہ کے — ص ۱۲۷?

فصل بیان مین عقاید ضروریہ اسلام کے مطابق رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی ثم المکی رح کے — ص ۱۳۳?

Marfat.com

فصل ١٥٣ بیان مین عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالی کے مطابق کتاب سبع سنابل تالیف میر عبدالواحد بلگرامی رح کے
فصل ١٦٧ بیان مین عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدة اہل الاثر کے
فصل ١٨٣ بیان مین عقائد شیخ شہاب الدین سہروردی پیر طریقت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کے
فصل ١٩٩ بیان مین اختلاف وانتفاء بعض عقائد فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کے
خاتمة الرسالہ ٢٠٦ بیان مین شرک وکلمات کفر وانواع ریا وحکم ریا کے

صحت نامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٥	٦	نا	ما	٢٦	٢	مذہب	مذہب امام
〃	١٦	الملائلة	الملائكة	٢٨	٢٣	اطلاق کیا ہے	اطلاق فرمایا ہے
٧	٤	زبجی یہ	زنجی یہ	٢٩	٢١	سنہ ٣٣٧	سنہ ٤٣٧
١٢	١٣	وحیزہ	وجیزہ	٣٠	١	مذاہب	مذہب
١٣	٩	ہی نہ	ہی کہ	〃	٦	واثبات	ونفی اثبات
١٥	٨	محل	تحلیل	٣٢	١٦	طبابع	طبائع
١٦	١٥	خاصہ	خاصہ	٣٣	١٥	العلیم	البصیر
〃	١٧	لان	لئن	٣٥	٩	النعل	النعل بالنعل
١٧	١٥	قربت	قریب	٣٦	١٩	مشبہ	مشبہہ
١٨	١٠	والون	لوگون	٣٨	١٣	اثنین	اثنتین
١٩	٨	تواصعا	تواضعا	٤١	٢٢	فنا ہوگی	فنا ہوگا
٢٠	٢٢	مع	ومع	٤٣	٢	کہیگا	کریگا
〃	〃	برًا	بُرَاء	٤٩	١٤	نکوئی	نہ کوئی
٢١	٥	ذکر سے	×	٥٠	١٤	وبحث	بحث
٢٢	١٥	مبادلة	مبادرة	٥٣	٧	میزان	نیران
٢٥	٢٠	کو	×	〃	١٦	درود	وارده

Marfat.com

صفحه	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۸	فیٔ شیٔ	شیٔ
۵۶	۱۵	انسلال ہو	انسلال ہوا
″	۲۲	ایجاد	ایجاد
۵۸	۱۸	الیمین	الیمن
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا
۵۹	۱۲	ظاہرو	ظاہر
۶۰	۵	خبر	خیر
″	۲۳	جزر	جزر
۶۱	۲	لذات	لذات کا
۶۳	۹	کی گئی	کئے گئے
″	۱۵	العلیم	البصیر
۶۶	۱۱	تشبہ	مشبہ
″	۱۲	وساون	وساوس
″	۲۲	ثاثیر	تاثیر
۶۹	۱۸	بنی	نبی
۷۲	۴	پوچہ	پوچہہ
″	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا
۷۳	۱۷	دری	پری
۷۹	۳	جاوی	حاوی
۸۰	۱۴	ایتان	اتیان
۸۱	۲	لامنذکہ	لامنذکرہ
″	۱۲	اسکا	اوسکا

صفحه	سطر	خطا	صواب
″	۱۲	لوزی	نوری
۸۳	۱۹	عاہ	عائہ
۸۶	۲	۲۱	۲۲
۸۸	۲	مقبل	مقرب
۸۹	۱۲	اور نہ	اور نہ کوئی
″	۲۰	دن تک	دن تک کا
″	۲۱	احتراح	اختراع
۹۰	۱۳	ہو	ہوکر
″	۱۴	سخ	رنج
″	۱۶	عذاۃ	غداۃ
۹۲	۲۰	امطاسہ	امطار
″	۲۱	للہم	الہم
″	۲۳	شبہ	شبہہ
۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۹۴	۲	تن	نن
″	۳	ناقلہ	تاقلہ
″	۲۰	نقف	ثقف
۹۶	۱۴	سکی	پرکی
۹۷	″	حول	من حول
۱۰۰	۹	خدامیں	خدا سے
۱۰۲	۱۶	فعل	فعل و
۱۰۳	۵	جبرومانہ	جن اساتہ

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۹	رجحان	رجحان
۱۰۶	۲۳	قرن	قرون
۱۰۷	۸	صحابہ	صحابہ سے
؍؍	۹	جیلی	جبلی
۱۰۸	۱۳	مساوی کا	مساوی سے
۱۱۱	۶	الاٰن	الا أن
۱۱۲	۲۰	اوسکے	اوسکو
۱۱۳	۲۲	ذات سے	ذات سے ہے
۱۱۴	۱۸	رکہتی	رکہتی ہین
؍؍	۲۲	اثات	اثبات
۱۱۵	۱۸	عجاب	عجائب
۱۱۶	۴	لمنہ	بمنہ
۱۱۷	۸	المؤمنو ن	المتوکلو ن
؍؍	۱۸	؍؍	؍؍
۱۱۹	۱۴	بوغ	بلوغ
۱۲۰	۶	بعثت	بُعثت
؍؍	۱۰	معیت	بعثت
۱۲۱	۳	صفائے	صفائی
۱۲۲	۵	متنبہہ	متنبہ
۱۲۳	۱۶	وعید	وعید کے
۱۲۴	۱۳	بشر سے	بشر پر
؍؍	۱۷	قطرہ	قطری کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۵	۸	تری	تبری
؍؍	۲۱	تومنی	تومنوا
۱۲۶	۱۶	چاہیے	چاہیئے
۱۲۸	۲	حبال	جبال
؍؍	۱۳	عامہ	عامہ کے
۱۲۹	۲۱	مفتذی	مفتٍ
۱۳۰	۲۰	عقائد	شرح عقائد
۱۳۱	۱۶	دور رہے	دور سے ہے
۱۳۲	۱۱	لغت	نعت
۱۳۳	۹	اونیر	اونپر
؍؍	۷	لقس	نفس
۱۳۴	۱۰	نسائی	نمای
۱۳۶	۱۹	اقصی	اقصٰی
۱۴۰	۱۸	حیوان سے	حیوان کے
؍؍	۲۱	احاط	احاطہ
۱۴۱	۲	اوسکے	اوسکو
؍؍	۱۰	؍؍	؍؍
؍؍	۱۸	حق	جانا حق
۱۴۲	۱	مثل	مثل ساری
۱۴۳	۳	وایمان	ایمان
؍؍	۴	گردیدہ	گرویدہ
۱۴۴	؍؍	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۴	۴	لھامها	لثامها
″	۲۳	تقدس	تقدس
۱۴۶	۱۱	جحش	جحش
۱۴۷	۷	ہرشیخ	شیخ
۱۴۹	۲۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	نابغیر	بالغیر
″	۱۶	اشتغال قلب	قلب اشتغال
″	۱۸	ہدایت	بداہت
″	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۴	۱	کنہہ	کُنہ
۱۵۶	۶	ضناعات	صناعات
″	۱۷	کےاسی	سےاسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
″	۱۳	جواہر	جواہر
۱۵۸	۸	ہےمقابلہ	ہین مقابلہ
″	۱۹	دنیکم	دینکم
۱۶۰	۷	اکرمکم	ان اکرمکم
″	۲۰	وخیریت	اورخیریت
۱۶۱	۲	السہ	الہیہ
″	۲۲	جاسے	جائی
۱۶۵	۱۰	تجاوز	تجاوز
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
″	۲۰	مشبہ	مشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۷	۲۰	الادلتہ	الادلتہ
″	۲۱	فرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفور	لکفورمبین
″	۲۰	اگروہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
″	۷	جبکام	جسکام کے
″	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	نبدہ	بندی
۱۷۱	۱۶	اعفر	اعفر
″	۲۲	کے ہین	کے ہے
۱۷۲	۳	زیاد	زیادہ
۱۷۴	۷	شئ	شئی کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
″	۲۰	ثبت	مثبت
″	۲۲	راہی	رائی
۱۷۷	۱۳	اوکین	اونکین
۱۷۹	۱۵	ہبن	ہین
″	۲۲	صاسل	حاصل
۱۸۰	۲	ناصح	ناسخ
″	۱۰	ادر	امر
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہین ہے
۱۸۱	۱۶	سوۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مصورہ	منشورہ
۱۸۳	۷	موئد	مؤید

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۸۴	۱	والامام	والمام
"	۵	رای	رائی
"	۱۱	ہم	نہ ہم
۱۸۷	۱۹	منازغت	منازعت
"	۲۰	زمان	زمان کا
۱۸۸	۱۴	غلط	غلط
"	۱۵	تمثل	تمثیل
۱۸۹	۱۰	رتبہ سے ہے	رتبہ ہے واسطے
"	۱۵	تنوع	تنوع
۱۹۱	۷	مرتبہ	رتبہ
"	۱۶	منقعر	مقعر
"	۱۵	تری	تیری
۱۹۲	۷	کونیّ	کنوین
"	۲۰	پر	پہر
۱۹۳	۹	ادفر	اوفر
"	۲۱	مرای	مَرائی
۱۹۶	"	موافقت	مواقف
۱۹۷	۵	جکووہ	جکو اوسنے
۱۹۰	۱۷	جنکو	جنکے
۲۰۲	۱۵	حیض بیض	حیص بیص
۲۰۱	۲۲	منتاہی	تناہی
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحث کے ان شاء اللہ تعالیٰ
۲۰۳	۱۳	ثواب	صواب
۲۰۴	۵	حاوی	حادی
۲۰۵	۳۰	کریم	کریم مبین
۲۰۸	۲	نہیں اوسکو	اوسکو نہیں

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۰۸	۱۱	اسباب	اسبا…
۲۱۰	۴	اگرچہ	اگر
۲۱۳	۱	موئد	موئید
"	۴	کوئی	کنوین
"	۱۱	ماادا	ماأدا
۲۱۴	۷	متن	بتن
۲۱۵	۱	ولا	خلا
"	۵	وعلا	دعقد
"	۸	انہ	ذاتہ
"	۱۸	رزلیق	زریق
۲۱۶	۱۱	چاہیے	چاہیئے
"	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۲۱۷	۱	دولون	دونون
"	۲	کہتے	کا کہتے
"	۲۰	سترکا	ستّرکا
۲۱۸	۱۸	دکھوہا	وکھوہ
۲۲۴	۵	اوئل	اوائل
۲۲۸	۱	سے ہے	یہی ہے
۲۳۱	۲۲	اتنا	اتنی
۲۳۲	۵	ماقیل	ماقبل
"	۸	خلوات	جلوات
۲۳۵	۱۹	ذرات	وِرثات
۲۳۶	۷	احتظار	اخطار
۲۳۷	۴	نا	نا آ
"	۶	پہر	بہر
۲۳۸	۱۴	رشک	رشک

Marfat.com

خاتمۃ الطبع

حمد و ثناے بیکران خالق کون و مکان کو زیبا ہے جسنے سرگشتگان وادی ضلالت کو منہج قویم و صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی * درود نا محدود ذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکۂ عقائد باطلہ و اوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی * صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم اما بعد یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد جدیدہ و عدہ مسمی بہ المعتقد المنتقد ہدیہ ارباب نظر ہے تفصیل علم عقائد میں کتاب لاجواب ہے دیدکے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعۂ جامع نظر نہین آیا۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکھ لیجئے پڑھ لیجئے سُن لیجئے۔ ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبر ہی کیون نہو اسکے مصنف وہ علامۂ روزگار مشہور دیار و امصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدۂ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت ماہر علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت و رشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث یلمعی جناب نواب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام لہ العز و التفاخر۔ چونکہ مد نظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینۂ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلئے بحکم حضرت مؤلف والا تبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام وافر و سعی بلیغ جناب مولوی عبد المجید صاحب طبع ہوکر نضارت بخش دیدہ ارباب [illegible]

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا [illegible] محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازی پوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل
اہل حق سے پوچھئے اسکا مفاد
ختم ہے جنپر اشاعت دین کی
ناصر دین سید عالی نژاد

صورت ہر حرف ہے نقش مراد
اونکی تصنیف گرانمایہ ہے یہ
ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد
یا خدا الوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد
حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

ہے سنہ سال طبع اسکا اے بقا
لکھ دیا علم شریف اعتقاد
۱۳ھ

اعلان

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب مستطاب کا جناب مؤلف ممدوح
نے بنام عاجز محفوظ فرما دیا ہے اور حسب منشاء قانون بستم
سنہ ۴۷ع داخل بہی گورنمنٹ ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت

کبھی قصد طبع نہ فرماویں

المشتہر
محمد عبد المجید مالک و مہتمم مطبع انصاری
دہلی

Marfat.com

Marfat.com

فہرست کتب موجودہ مطبع انصاری دہلی مع قیمت [illegible]

نام کتاب	قیمت
قرآن شریف مترجم با محاورہ مع موضح القرآن	[illegible]
قرآن مترجم جو صفحہ تحت لفظ مع موضح القرآن	[illegible]
قرآن مترجم ہشت پہل مع تفسیر حسینی	[illegible]
حمائل مترجم فارسی و اردو با محاورہ مع فتح الرحمن و موضح القرآن -	
جلالین مطبوعہ مطبع رائ بھوانی پرشاد	عہ/ ۱۲/
تفسیر اتقان	۱۰/
تفسیر عزیزی اردو پارہ عم	عہ/

کتب حدیث

نام کتاب	قیمت
صحیح بخاری مع شرح فتح الباری از پارہ اول تا نہم تیار قیمت فی پارہ و باقی زیر طبع	
مقدمہ فتح الباری .... عہ/	
مسلم شریف مع نووی حاشی وسفید	ہے/
ولایتی زعفرانی سرخ و سبز	عمہ/
مشکوٰۃ شریف سفید وحاشی	[illegible]
ر ولایتی اصلی	للعہ/
ترمذی شریف مجتبائی	[illegible]
نسائی شریف نظامی	[illegible]

نام کتاب	قیمت
دارمی شریف	[illegible]
نیل الاوطار مصری	[illegible]
شرح معانی الآثار	[illegible]
تخریج ہدایہ للزیلعی	[illegible]
فضل الباری ترجمہ [illegible] صحیح بخاری تا [illegible] پارہ فی پارہ	۹/
جزء القراءۃ للامام البخاری مع ترجمہ اردو	[illegible]
جزء رفع الیدین للامام البخاری مع ترجمہ اردو	[illegible]
طریق النجاۃ ترجمہ صحاح المشکوٰۃ حصہ اول [illegible] دوم - سوم - چہارم [illegible]	

کتب فقہ

نام کتاب	قیمت
شرح وقایہ جلدین اولین مولوی [illegible]	[illegible]
نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ [illegible]	[illegible]
شرح فقہ اکبر [illegible] قاری	[illegible]
روضۃ الندیہ شرح [illegible] مصری	[illegible]

متفرقات

نام کتاب	قیمت
شرح ملا جامی [illegible]	
کافیہ مترجم [illegible] نظامی	

Marfat.com

به عون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی نایاب از معرفت | بحر وحدت گنج عرفان حقیقت | [illegible] | [illegible]

مثنوی حضرت شیخ بها[illegible]

بحر عرفان بود این مرد خدا | شیر یزدان بود شیخ بے بہا | [illegible] | [illegible]

در مطبع نامی منشی نولکشور به طبع مشهور جهان شد

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

آنخدا اول بنام کردگار — خالق هفت و شش و پنج و چهار
آنخداوندی که هستی ذات اوست — هر دو عالم مظهر آیات اوست

آنخداوندی که آدم را ز خاک — آفریده داد او را جان پاک
آنخداوندی که اشیا را ربود — هستی را در لباسی وا نمود

ماه را از شمس نوری داد باز — تا شود ماهی ز نورش سرفراز
شمس را بخشید یکتائی نور داد — تا شود روشن ز نورش هر بلاد

خلق را از آب و باد او بنا د — خاک را این را بهر پا او نهاد
آن یکی را بخشش باد و مراد — وان دگر را داد یک آرام داد

آنکه فرمان داد تا هر شی درا — تا سزائی داد قوم عاد را
آنخداوندی که خویش اظهار کرد — بر خلیل این نار را گلزار کرد

بی پدر فرزند پیدا او کند — طفل را در مهد گویا او کند
آنکه نگذارد به ره [illegible] — گر کند او گر به ره مکشوف راه

این نجوم از بهر هر برج آمد پدید — تا شهور تا عود برج آمد پدید
انبیا را در ره گل سر نهد — اولیا را دامن گرد نبود

انبیا را داد علم کن فکن — اولیا را داد سر لم یکن
انبیا را داد سر ذوق عشق — اولیا را داد راز شوق عشق

انبیا را داد سر لامکان — اولیا را داد سوز عاشقان
انبیا را داد هردم رفعتی — اولیا را داد هردم خلعتی

انبیا را داد هردم صد عطا — اولیا را داد صدق با صفا
انبیا و اولیا را حق بدان — سر معنی کرده ام با تو عیان

اولیا و انبیا در حق ببین — این سخن تقلید نیست او شد یقین
[illegible] گفت آخر [illegible] — چند باشی در حجاب ای فتا

کشف گفته علی پاک دین — بشنوی این رمز با صدق و یقین
لی مع الله گفت احمد در بیان — لیک این رمز است از راز نهان

از رموز سر عشق آگه نه — لاجرم کوری و یا دیوانه
مصطفی آمد درین ره پیشوا — پیشوای انبیا و اولیا

مصطفی آمد درین ره سرفراز	موج میزد در دلش بحر نیاز
مصطفی آمد درین ره بحر کل	قطرها از بحر او یابند دل
مصطفی آمد درین ره پیر راه	دامن او گیر تا گردد براه
مصطفی آمد درین ره رهنما	طالبان را اندرین ره جابجا
مصطفی آمد درین ره بحر نور	هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفی آمد درین ره پاکباز	سالکان را رهنما و کارساز
مصطفی آمد درین ره تیز حق	از دو عالم برده در عالم سبق
مصطفی آمد درین ره غیب دان	سر معنی را بدید او عیان
مصطفی آمد درین ره حال را	از برای عالم گفتش قال را
مصطفی آمد درین ره شهریار	حکم او بر هر دو عالم پایدار
مصطفی را حق بدان حق بین	تا شوی تو مرد راه مرد دین
مصطفی را نور حق بدان یقین	تا رسی در قرب رب العالمین
مصطفی حق بود و حق بد مصطفی	بشنو این معنی که پاکی باصفا
سر احمد بود عثمان در جهان	احمدش گفته رفیقی در جهان
جمله در توحید حق یکتا بدند	نه در کثرت صد تا بد شده
عاشقان مثنی بجان حیران شده	هر یکی نوعی دگر بریان شده
عاشقان مثنی زخود فانی شده	جمله و احوال یک بینی شده
عاشقان مثنی بخود باقی شده	وانگهی در عشق حق کامل شده
عاشقان مثنی بخود باقی شده	وانگهی در عشق حق ساقی شده
عاشقان مثنی بر الله مکان	هر نفس در باخته جان جهان
عاشقان مثنی زده در عشق تیشها	سر برهنه پا برهنه دل ریش
عاشقان مثنی تمامی جان شده	همچو اسمعیل جان قربان شده
عاشقان مثنی بمصر جان شده	وانگهی در مصر جان سلطان شده
عاشقان مثنی یوسفی در معرفت	همچو داود نبی در تعزیت
عاشقان مثنی برفته از جهان	همچو عیسی بر فراز آسمان

مصطفی آمد درین ره بانشان	سر زمان از راه داده نشان
مصطفی آمد درین ره نور پاک	جمله ظلمات را بس کرده خاک
مصطفی آمد درین ره فخر جهان	تا جهاندار پادشاه جاودان
مصطفی آمد درین ره راز دان	دیده معنی درین ره [illegible]
مصطفی آمد درین ره عقل کل	عقلها جمله زده [illegible]
مصطفی آمد درین ره [illegible]	[illegible]
مصطفی آمد درین ره [illegible]	[illegible]
مصطفی آمد درین ره [illegible]	[illegible]
مصطفی آمد درین ره [illegible]	[illegible]
مصطفی آمد درین ره [illegible]	[illegible]
مصطفی [illegible]	[illegible]
مصطفی و مرتضی [illegible]	[illegible]
مصطفی و مرتضی سر دو گیست	[illegible]
سر جان مصطفی و مرتضی	[illegible]
عاشقا [illegible]	[illegible]
عاشقان مثنی درین گشته غرق	[illegible]
عاشقان مثنی زخود و افضل شده	[illegible]
عاشقان مثنی زبان قال آمده	وانگهی [illegible]
عاشقان مثنی برای عشق تن	[illegible]
عاشقان مثنی [illegible]	[illegible] آسمان
عاشقان مثنی [illegible] دوست	جمله اندر [illegible] گشته مست
عاشقان مثنی ز هجر و درد داغ	همچو [illegible] اندر فراغ
عاشقان مثنی [illegible]	همچو [illegible] اندر کوه طور
عاشقان مثنی نبی شاه آمده	چون سلیمان شاه درگاه آمده
چون محمد عاشقی هرگز نبود	عاشقان [illegible]

عاشقان خود طلبد در رهگذر
تا چها پیش شد درگاه وی آمد
از سر روی نگه کن زین کتاب
تا که برخیزد ز پیشت صد حجاب

از سر روی نگه کن ای پسر
تا شوی از سر معنی با خبر
این کتاب بکر است ای مرد دین
رهروان را ره نماید بر یقین

غیر قرآن این کتب های دگر
حمد یوسف اندرین بدان ای [illegible]
باز قرین معنی است ای پر کمال
تو چه دانی تا چه قیمت ذوالجلال

من همه تفسیرها را خوانده ام
مغز قرآن را ازان بخوانده ام
باز مو بند از بستان مرا
تا بگویم اصل راز و مغز را

هر چه گفته دیگران افسانه بود
عقلها با این سخن افسانه بود
گر چه بیگانه نه کر افسانها
گوش کن از من تو وصلت نامها

هر که خواند این بکام دل شود
زود باشد کاندرین واصل شود
نام این کردم تو وصلت نامه زن
زانکه وصلت دیده ام از خویشتن

هر که بیچ ایدکه او واصل شود
ور دهیاب هر که تا حاصل شود

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سرانجام مهام او

ای برادر قصه تو گوش دار
تا شوی در سر دو عالم بردکار
دوست لطف حق چو آدم آفرید
از غذای عشق عشقش پرورید

چون صباحش از قضا تخمیر کرد
بعد ازانش سر شد و سر کرد
بعد ازان فرمود که افلاکیان
سجده آری پیش آدم در زمان

پس نهاده ذات هم در شکل او
گشته چه آن لعین از پیش او
حق تعالی گفت ای ملعون راه
تو چرا سرکشی از حکم شاه

زادمی معنی تو آگه نیستی
سخت مغروری و در ره نیستی
چونکه تو سرکشی از راه دین
لعنت ما بر تو شد تا یوم دین

ای لعین گنجست آدم در ضمیر
تو چه دانی زانکه هستی بیخبر
آن زمان آدم نشسته در بهشت
بود با رو جانان در باغ کشت

صد هزاران گنج سر دم در رهش
صد هزاران نور سر دم در رهش
صد هزاران لطف او دریافته
صد هزاران حلها سر ساخته

صد هزاران عیش و شادی و طرب
نی در انجا رنج دیدی نه تعب
سلسبیل و زنجبیل و سیر دان
سر شنید و میوه های جاودان

بلکه از لطف خدا آدم بدید
سر زمان [illegible]
حق تعالی خواست اسرار ترا
فاش گرداند سزای سر ترا

آدم از جنت چو بیرون آورید
صد هزاران دیگرش آورید
صورت ابلیس را ابلیس دان
وسوسه کرده ور آدم هر زمان

آدمی معنی تو کی ای بیخبر
سر [illegible]
نفس شوم است آن ابلیس لعین
سر کشیده او ز روح تا زمین

[illegible] فرمان [illegible] قبول
لاجرم [illegible]
بازگویی سر تو اسرار جهان
گرچه آمد آدم اندر خاکدان

بود گنج بی نهایت در عالم
روشن از این جایگه [illegible]
[illegible] آدم [illegible] شده
شیث را ز او در جهان پیدا شده

نوح گشته در جهان سالی هزار
دعوت حق کرده هر دم آشکار
باز ابراهیم بوده در جهان
بت شکسته پیش حق هر دم نهان

باز اسمعیل همچون جان شده
در ره حق هر زمان قربان شده
باز اسحاق نبی پیدا آمده
در ره حق سر بسر آمده

باز یعقوب نبی آمد بدرد
بوده در شوق خدا او دو فرد
باز یوسف بود اندر مصریان
پادشاهی کرد او اندر جهان

باز داود نبی بود یقین
در تضرع پیش رب العالمین
باز آمد چون سلیمان در جهان
تخت را برباد کرده خوش روان

باز زکریا چو شد اندر درخت
اره کرده آن ز تنش تخته تخت
باز یحیی آمده اندر یقین
سر فدا کرده ز بهر راه دین

Marfat.com

باز عیسی آمده از سر خلق — صد هزاران خلق را داده سبق
باز احمد آمده از عشق نور — خلق عالم یافته از وی حضور
باز آمد مصطفی با صد بیان — از برای طالبان و عارفان
باز عمر آمد درین عدل کسا — عادلان را کرده اندر نور پاک
باز حیدر آمده با صد کمال — آفتاب شرع نور ذوالجلال
باز آمد بایزید اندر فرید — هر زمان را جان ...
صد هزاران سرفرازان ... — آمدند از پشت آدم در جهان
از صد دست و گر ... — مرد حق را اندرین ... شکست
آدم معنی بکرم آمده است — او ز نفخ روح خرم آمده است

باز احمد آمده در لامکان — صد هزاران نور او اندر جهان
باز احمد آمده از عشق کل — عاشقان جمله از وی یافته گل
باز بوبکر آمده و صدق کل — صادقان جمله از وی یافته گل
باز عثمان آمده اندر حیا — صد هزاران سروران را پیشوا
از حسین و از حسن صد بار این — صد هزاران شرح بر ... این
باز لقمان آمده از قطب ... — ... حق پرده از مردم ...
کی توانم ... — عشق پاکان در دل من کار کرد
آدم از پشت ... — تا جمال دوست را بیند عیان
آدم معنی ... — ...

حکایت آمدن مردی دانا بخدمت حضرت استاد

بیا درویش حیدر مرد دانا — بگو شرح باز گو اسرار ما را
علی گفتش نه در ذهنت آدم — نه شهوت است و نه بد راست و کلم
همین آدم درینجا سرفراز است — همین آدم درینجا با شما ...
همین آدم بود عقل مصفا — ازین آدم شده ... اسرار ...
همین آدم بود عرش الهی — ازین آدم بدانی سر خدایی
همین آدم بود جنات اکبر — ازین آدم شود جنات ...
ز بهر آدم است حوران و غلمان — ز بهر آدم است طوبی و رضوان
ز بهر آدم است این بر دو عالم — ز بهر آدم است ... هر کم
همین آدم توئی گر بازدانی — همه عالم توئی گر ... دانی
اگر تو اندران و عیان باشی — بزیر بار کالانعام باشی
انسان تا اندران شاه باشی — یعنی جان بس الله باشی
گهی از غیر حق بیزار باشی — یقین میدان که مرد کار باشی
بغیر حق ... — گر ستی ز ذریات آدم
یکی دان جمله را انجام و آغاز — یکی بین جمله را در گوش کن باز
اگر چه صد هزاران ... — بهر جایی ...

که اندر خدمتت ما را بود رونق — بود این سر آنجا محل ...
همین آدم بود سالار افلاک — همین آدم بود ...
همین آدم بود کرسی یزدان — ازین آدم شده این چرخ گردان
همین آدم بود روح مطهر — ازین آدم شده است عالم ...
همین آدم بود سر معانی — ازین آدم خدا را باز دانی
همین آدم بود جبریل فتوا — نه فتوا گنجد آنجا و نه تقوی
ز بهر آدم است اینجا جنت — ز بهر آدم است او را جنت
همین آدم بود مسجود عالم — همین آدم بود ...
بر ستاره ... داده — ...
اگر تو اندرین آدم جام باشی — ازین در نا... تو خام باشی
ز هی توحید حق توحید ... — ... عاشقان ...
ز غیر حق درین ... — بداغ عشق ...
که اندر هر دو عالم ... — ... کی ... نیست
یکی دان صورت ... — یکی دان جمله اشیای برادر
ولیکن اصل آن بیرنگ آمد — ازان هر دم درین جا ... آمد

Marfat.com

نه زمینی بر او بر دم بر سنگی — درختان گرد او هر دم بهنگی
هزاران رنگ گوناگون شگوفه — گهی زرد و گهی سرخ و گهی ...

خاک را خود رنگها افزون تر است — زانکه قدرت خدا کامل تر است
این همه تقدیر زان کردیم ما — تا نبینی جز یکی را ای فنا ...

این همه برهان و آیات از یکیست — این همه ذرات و طامات از یکیست
این همه زنده بنور ذات دان — ای پسر این جمله آیات دان ...

حکایت در ظاهر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال باوفا — خواجه ما بابان غلام مصطفی
اوفتاده بود آن ذی یقین — در میان آن جهودان لعین

سر دین بود او طلبکار آمده — عشق احمد را خریدار آمده
روز از بهر جهودان کار کرد — شب همه شب خدمت جبار کرد

روز و شب در دین حق بیدار بود — واقف سر بود مرد کار بود
آن جهودان لعین آگه شدند — از طریق عشق او آگه شدند

چند تن زان گمرهان جمع آمدند — تا بلال پاک را چوبی زنند
تا که برگردد ز عشق مصطفی — ترک گیر این طریق مصطفی

بعد از آن گفتند از نفس دنی — تو چرا تعظیم احمد میکنی
راه او را تو چرا کردی قبول — گشته‌ئی در راه ما تو بوالفضول

گفت راه او حقست و بهتر است — راه بی راهان تمامی ابتر است
پس بلال از شوق دل گفت الاحد — قادر فرد و خداوند صمد

صد هزاران گر زنند از چوب من — من یکی دانم ترا بی ما و من
گر هزاران پاره گردد جسم من — من یکی دانم یقین بی ...

ما و من بگذار بگذر از دوئی — تا درین ره سر صاحب معنوی
چون بلال باوفا بگذر ز خود — تا رهی از نام و ننگ نیک و بد

تا دم آخر بساز ای محترم — بگذری ز کبر و از اسلام هم
تا دم آخر بیکتائی رسی — در کمال ذات یکتائی رسی

چون تو یکتا باشی ای مرد خدا — پس بقا باشد ترا بعد از فنا
چون تو یکتا باشی ای مرد یقین — هم ز دنیا بگذری هم ز دین

چون تو یکتا باشی ای مرد فقیر — بر همه عالم توئی سلطان و میر
چون تو یکتائی درین و ما نیست — هر دو عالم ذره تو قطره کیست

چون تو یکتا باشی اندر لامکان — ساقیت باشند هر دم قدسیان
چون تو یکتا باشی اندر بحر نور — وصلتی یابی بشنوی اندر حضور

چون تو یکتا باشی در دین خدا — از خدا یابی تو صد گنج عطا
چون تو یکتا باشی اندر بحر جان — جان نماید خویشتن با دیگران

چون تو یکتا باشی اندر سر دل — سر دل باز دانی هم ز دل
چون تو یکتا باشی اندر معرفت — معرفت اندر ترا هر دم صفت

چون تو یکتا باشی اندر راه را — مات سازی صد هزاران شاه را
چون تو یکتا باشی هم یکتا بدان — سر معنی کرده ام با تو بیان

چون جهان را جمله رنگ پیدا شدست — عقلها را جمله رنگ پیدا شدست
انبیا را جمله رنگ گفتند باز — انبیا گفتند ایشان سرفراز

شرع و ترتیب از یکی شد آشکار — بشنو این معنی و یکدم هوشیار
آسمان را از یکی گردان شده — ماه و خورشید تو از تابان شده

از یکی شد این جهان و گفتگوی — از یکی شد عالمی جست و جوی
از یکی شد این نجوم بیشمار — از یکی شد عالم هفت و چار

از یکی پیدا شده آب و هوا — این جهان زاده هر دم با صفا
از یکی پیدا شده اشجارها — داده هر دم بون لون آنها

از یکی شد قطره باران پدید — گشته مینه دل من مزید
از یکی شد کوه پیدا و جهان — از برای ساکنین این جهان

از یکی پیدا شده علم زبان — از جهان را شکر ده از گمان
از یکی پیدا شده فیل و حشم — اشتر و گاو و خر و اسب ...

Marfat.com

از یکی پیدا شده زر و گهر
در و لعل و سنگهای معتبر
از یکی پیدا شده صد ماه‌رو
سرو قد و تنگ چشم مشک بو

از یکی پیدا شده وحش و طیور
هر یکی را صد نوا و صد نفوس
از یکی پیدا شده صد نازنین
هر یکی را در لباس خوش ببین

از یکی پیدا شده صد دل نواز
کرده با عشاق هر دم صد عتاب
از یکی پیدا شده صد گلعذار
ابروان چاچی و چشمان پرخمار

از یکی پیدا شده خوبان چین
چشمها با دام لب با شکرین
از یکی پیدا شده صد ماه وش
دست‌شان در گردن و پا در [illegible]

از یکی پیدا شده جمله جهان
از یکی شد آشکارا و نهان
از یکی پیدا شده صد مه لقا
عاشقان را کشته هر دم از جفا

از یکی پیدا شده صد نامدار
عاشقان جان کرده هر دم [illegible] هزار
از یکی پیدا شده این جسم و جان
سر این معنی جدا شد عاشقان

از یکی پیدا شده علم انبیا
از یکی آمد حقیقت اولیا
از یکی آمد نبوت در جهان
از یکی آمد ولایت در جهان

از یکی آمد خلیل [illegible] و فنون
در ره حق تاجدار و رهنمون
از یکی آمد [illegible]
آشنها را برگزیده او زراد

از یکی موسی شده صاحبقران
حیرت آورده [illegible]
از یکی عیسی شده بر آسمان
از یکی کرده [illegible] این [illegible]

از یکی وان هر [illegible] سر بسر
[illegible] چون [illegible] کر
این همه تفسیر از بهر [illegible] ست
سر معنی را در اینجا [illegible] ست

این یکی با اندر یکی آمد مدام
تو یکی اندر یکی بین والسلام
تو یکی اندر یکی آمد [illegible]
اندر این معنی کجا باشد شکی

تو یکی اندر یکی توحید دان
بر دل تو آیت تحقیق دان
تو یکی اندر یکی [illegible]
تا شنوی در معرفت [illegible]

تو یکی اندر یکی تو عشق روح دان
این سخن را تو [illegible] دان
تو یکی اندر یکی [illegible] باشد [illegible]
بشنو این معنی ز [illegible] با صفا

ذات حق را در صفات حق ببین
[illegible] از کفر و [illegible] این
بس تجلی [illegible] جلالش [illegible]
شکر [illegible] و [illegible]

بس نهان اندر عیان پیدا مدام
[illegible] دین و اسلام
هم زمین هم آسمان هم فلک
هم نجوم و هم بروج و هم ملک

هم نبی و هم ولی و هم علی
[illegible] تا تو باشی [illegible]
این همه از یکی آمد همه
نقل او فتاده است اندر [illegible]

و مبدم در سر و [illegible]
چون مکانش نیست هر جا نمود
این سخن از [illegible] بگذاشت
سر این [illegible]

این سخن از لامکان آورده‌ام
سر مخفی را عیان آورده‌ام
این سخن از نقل [illegible] برزست
این کسی داند [illegible]

این سخن از عرش اعلی آمدست
از رموز حق تعالی آمدست
این سخن از بهر عشاق آمدست
از برای جان [illegible]

این سخن از بهر معنا آمدست
نه بدعوی و نه فتوا آمدست
این سخن از بهر [illegible] آمدست
[illegible] آمدست

این سخن برهان معنی [illegible]
از طریق عشق مولی آمدست
این سخن از سر پنهان آمدست
صد هزاران گوهر جان [illegible]

این سخن از عشق جانان آمدست
لاجرم از عقل پنهان آمدست
این سخن را درد باید [illegible]
تا بدانی از رموزش [illegible]

گر ترا در دست پالی کار را
اندرین ره باز دان اسرار را
گر ترا در دست [illegible] هم بود
گر ترا [illegible] جانان هم بود

و بگذر از علم [illegible]
در در اگر بین [illegible] چون سلسبیل
در گذر تو زین جهان و آن جهان
[illegible] باشی آشکارا و نهان

[illegible] گنند از خویشتن یکبارگی
تا رسی در عالم [illegible]
بگذر از خود پاک کلی از فنا
تا رسی اندر فنا عین بقا

Marfat.com

چون بخود خود دگری کی نقاب ‎ ‎ از زمان محبوب بینی بی حجاب
تا نکو بینی تو جانان او این شوی ‎ ‎ در دو بینی احول کژبین شوی
در همه عالم ... ‎ ‎ هیچ او در عالم سر خود ای نیست
... ‎ ‎ بی ولید و بی صفت فردی فرد
این حکیم است ... ‎ ‎ این حکیم است سر دو عالم نور او
صد هزاران ... ‎ ‎ سر زمان نوعی دگر پرداخته
ای بساکس را که او آگاه کرد ‎ ‎ ای بساکس را که شاه شاهنشاه کرد
ای بساکس را که جام فقر داد ‎ ‎ ای بساکس را که خانه زر بداد
او حکیم صاحب ... ‎ ‎ هیچ او دیگر حکیمی خود کجاست
صد هزاران حکمت ... ‎ ‎ از خدا دریافت آن بحر صفا
... آئینه دان ‎ ‎ هفت عالم او از آن آئینه دان
او دگر گفت ای حکیم باخبر ‎ ‎ هر زمان در آئینه می بنگرد
حکمت او ... ‎ ‎ دو جهان خود را چو او زیبا کنم
چون دو دیده احولک ... ‎ ‎ لاجرم کژبین شده در آئینه
جهد کن تا گر نه بینی اسے ... ‎ ‎ تا نباشی همچو احول شرمسار
جهد کن تا گر نه بینی اسے فتا ‎ ‎ تا نگردی همچو احول مبتلا
... ‎ ‎ تا نشوی در راه معنی معتبر
دو مبین ای ... ‎ ‎ تا شوی اسرار حق پیش عیان
دو مبین ای ... از دوئی ‎ ‎ تا رسی در حالے که بود ...
دو مبین ... راه ذو الجلال ‎ ‎ تا رسی در عالم وصل وصال
دو مبین ... وحدت حق ... ‎ ‎ تا یکی بینی جهان را سر بسر
دو مبین ... ‎ ‎ تا رسی در راه وحدت والسلام
احولک ... ‎ ‎ سرنگون افتد درون چاه دنیا
لاجرم ... ‎ ‎ لاجرم از احولی در چه فتاد
لاجرم ... صورت ... ‎ ‎ پای تا سر در کدورت مانده است

عاشق معشوق تو خود خود شوی ‎ ‎ جان و تن بگذار بگذر از دوئی
هست استاد حکیم پاکباز ‎ ‎ و انما با حق تعالی گفته راز
رازها با حق تعالی گفته است ‎ ‎ سرها از راز او دانسته است
هیچکس از راز او آگه نشد ‎ ‎ هیچکس با او دمی همره نشد
هیچ او دیگر حکیمی خود نبود ‎ ‎ جمله عالم را از او حکمت کشود
ای بساکس را که از وی کشود ‎ ‎ ای بساکس را که سیر حق نمود
ای بساکس را که در عشق داد ‎ ‎ ای بساکس را که در صدق دلا
ای بساکس را که شاه و سیر کرد ‎ ‎ ای بساکس را که قصب تیر کرد
از خدای خویش حکمت یافته ‎ ‎ در سلوک خویش رفعت یافته
هیچکس از علم او واقف نشد ‎ ‎ احولی با او کرم همخانه شد
هست آن آئینه در پیش حکیم ‎ ‎ روی خود را او بدید و در دو ...
حکمت او شکلی در آئینه است ‎ ‎ لاجرم زیبا رخش چون آئینه است
وانگهی در آئینه کرد او نگاه ‎ ‎ دید او صورت که خوب است و شاه
جهد کن تا گر نه بینی اسے پسر ‎ ‎ تا نباشی همچو احول کژنظر
جهد کن تا گر نه بینی اسے فقیر ‎ ‎ تا نمانی همچو احول در سعیر
هر که دو بیند نشان غفلت است ‎ ‎ زانکه او اندر مقام احولیست
دو مبین و دو مگو و دو مجو ‎ ‎ تا از این طاقت و طریق ...
دو مبین ای پاکباز در راه رو ‎ ‎ یکدم از گفتار من آگاه شو
دو مبین ای خواجه باش از راستان ‎ ‎ تا شوی شهها اندر لامکان
دو مبین در راه عشق راستان ‎ ‎ تا شوی در هر دو عالم ...
دو مبین و بگذر از هر نیک و بد ‎ ‎ تا یکی بینی ازل را تا ابد
دو مبین در راه عشقش ای بیان ‎ ‎ تا شوی پنهان تو اندر لامکان
احولک در آئینه چون بنگرید ‎ ‎ روی خود را دیدن از کار بد
لاجرم بدبخت سرگردان شده ‎ ‎ هر دم از نوع دگر حیران شده
وان حکیمی پر هیز ... ‎ ‎ جمله یکتا دید در ...

Marfat.com

جان حکیم سر منزل دل وان   نفس شهوت تو آمد در میان
دل بدان آئینه روی کمال   تا دهنده جمال ذو الجلال
روح نفس و عقل و دل جمله یکیست   هر یکی خود در اینجا بی شکست
عقل در صورت کرده صلیب   عشق در تنهای کل کرده طلب
عقل اندر کار سازی در جهان   عشق اندر بی نیازی در جهان
عقل اندر نیستی هست آمده   عشق اندر هستی مست آمده
عقل هر دم خانه آباد آن کند   عشق هر دم خانها ویران کند
عقل آنجا برده داده شاد است   عشق آنجا راز دار و شاهد است
عقل اندر کار خود در مانده است   عشق سر اسرار حق بر خوانده است
عقل اندر نا تمامی بار مانده   عشق اندر کامرانی پیش رانده
عقل اندر حسرت خود قال و قیل   عشق اندر نیست شد چون آن خلیل
عقل گشته هر زمان کس دگر   عاشق از کوی نبود وای پسر
عقل از تکلیف چون کامل شده   عشق از تشریف او واصل شده
جوهر عشقست پیدا و نهان   بالت عشقست این هر دو جهان
جوهر عشقست پاک ذات حق   آینه اندیه دید آیات حق
ای دل آخر بگذر از بگسند جان   تا رسی اندر مقام لامکان
ای دل آخر بگذر از نان مقال   چند باشی در پی حال و محال
ای دل آخر بگذر از کون و مکان   تا نه بینی خویشتن را در میان
ای دل آخر بگذر از کبر و نفاق   تا نمانی در عذاب و در فراق
ای دل آخر بگذر از جهل و گمان   تا ز نور عقل یابی صد بیان
ای دل آخر بگذر از بخل و فساد   تا روی در روز محشر شاد شاد
ای دل آخر بگذر از خوف و رجا   تا نباشی بر طریق ماجرا
ای دل آخر بگذر از عقل فضول   چند باشی در پی رد و قبول
ای دل آخر بگذر از اسم و علم   سر بیا نو غوطه خور اندر عدم
ای دل آخر بگذر از راه نشان   هیچو مردان خدا شو بی نشان

روح اندر عالم وحدت فتاد   نفس اندر عالم کثرت فتاد
اندر آن ره گرچه صاحبدل شوی   ای کمال ای یقین واصل شوی
چونکه ره بین شد تو او را واح دان   چونکه کثرت بین گشت نفس شوم دان
عقل اندر هر دو عالم در فراق   عشق داده هر دو عالم را طلاق
عقل دایم طالب دفتر شده   عشق آتش در همه دفتر شده
عقل نقاشی شده اندر جهان   عشق شهبازی شده در لامکان
عقل باشد عاقلان را رهنما   عشق باشد عاشقان را پیشوا
عقل آنجا هر زمان اندر سجود   عشق غوطه خورده اندر وجود
عقل در تسبیح و تهلیل آمدست   عشق در تکبیر و توحید آمدست
عقل اندر سرفرازی آمدست   عشق اندر بی نیازی آمدست
عقل اندر پاکبازی جاودان   عشق وصل و فصل خواهد نه جهان
عقل هر دم در دو رنگی آمدست   عشق اندر بی دو رنگی آمدست
جوهر عشقست بحر لامکان   جوهر عقلست نعل این جهان
جوهر عشقست دریای عظیم   جوهر عقلست رحمان الرحیم
ای دل آخر یک زمان بیدار شو   گر زمان جویای وصل یار شو
ای دل آخر بگذر از هر دو جهان   تا رسی در عالم عین عیان
ای دل آخر بگذر از رنگ و ریا   چند باشی در عقول در خفا
ای دل آخر بگذر از حرص و هوس   تا نمانی اندرین ره بار بس
ای دل آخر بگذر از چند و چنین   تا رسی در قرب رب العالمین
ای دل آخر بگذر از سود و زیان   تا ز سودت بر فزاید این جهان
ای دل آخر بگذر از بالا و پست   تا شوی از عشق جانان نیست هست
ای دل آخر بگذر از طامات خلق   چند باشی در پی حالات دلق
ای دل آخر بگذر از نقش صور   چند باشی بت تراش و بتگر
ای دل آخر بگذر از راه گمان   چند باشی اندرین رمیدگان
ای دل آخر بگذر از لذاتها   تا بیابی عالم بی منتها

Marfat.com

ای دل آخر ترک کن گفتار را / تا بیابی عالم اسرار را
ای دل آخر جهان را ترک کن / پس بیا کن دیده و بیدار کن
ای دل آخر بگذر از غیر خدا / تا ببینی وجه آن تا تو نبینی غیر را
غیر حق اندر دو عالم تو مبین / شک بسوزان بگذر کن از یقین
گر تو غیر حق ببینی است بس / ور قیامت شسته گردی کور و کر
گر تو غیر حق نه بینی ای فقیر / هر زمان از جان برآید صد نفیر
گر تو غیر حق ببینی ای جوان / خاک بر فرق تو بهی جاودان
چون صفات او احد آمد مدام / غیر شو و جمله او دان والسلام
در همه اشیا در اظهار ببین / اولین آخرین و ظاهرین
آسمانها و زمین باد و فلک / جمله را او دان بگذر تو ز شک
هر چه بینی ذات او بیدان مدام / ذره در کوی او بین والسلام
کوه با ابر و گلشن گشت خاک / تا بگرداو فنا ده و ز خاک
سر خود با انبیا گفته تمام / بر محمد ختم کرده والسلام
سر وحدت از محمد شد پدید / پس علی از وی بگوش جان شنید
چون علی بشنید دل آگاه کرد / آن زمان برخاست و قصد کرد
جان و تن را گر توئی سرور [illegible] / تا شوی ز علم الیقین عین الیقین
چون علی اسرار در جاهست مگو / تا تنت فانی نشود از گفتگو
چون تنت فانی شود [illegible] / آن زمان تو [illegible] جانان شوی
چون تنت فانی شود [illegible] / پس بیابی قرب جمال مصطفی
چون تنت فانی شود [illegible] / همچو موسی تو بیابی پرورش
چون تنت فانی شود [illegible] / فارغ آئی شوی تو سر حال
چون تنت فانی شود از خویشتن / وارهی از گفتگوی ما و من
چون تنت فانی شود اندر وجود / بر تو گردد [illegible] بر کار وجود
چون تنت فانی شود از بهر آن / رازها یابی و گردی شاهباز
چون تنت فانی شود در بحر نور / محو گردی و شوی اندر حضور

ای دل آخر یک زمان بیدار شو / وانگهی جویای راه یار شو
ای دل آخر خویشتن را کن فنا / تا بیابی در فنا عین بقا
غیر حق اندر جهان نی ای پسر / باز دان اسرار وحدت صاحب نظر
غیر حق اندر دو عالم نیست کن / در ره توحید این را شاد کن
گر تو غیر حق ببینی در جهان / مشرکی باشی ایشان کافران
گر تو غیر حق نه بینی اے فتا / در میان غیر گردی مبتلا
گر تو غیر حق ببینی در جهان / باز مانی از جمال جاودان
سر به دیدن ذات پاک او بود / این چنین دیدن ترا نیکو بود
ظاهر و باطن و را بیدان مدام / آخر و اول و را دان والسلام
صورت و معنی همه تو او دان / جمله اشیا مصحف آیات دان
آفتاب از وی تو یک ذره دان / بحرها از بحر او یک قطره دان
انبیا را او د سر خویشتن / زانکه ایشان اند شاه انجمن
سر وحدت نور احمد باز دان / تا شود پیدا ز پشت هر زمان
با علی اسرار خود احمد بگفت / چونکه او بشنید ترک خود بگفت
پس علی اسرار حق با جاه گفت / سر وحدت از دل آگاه گفت
تن بتیغ و چار تش درمانده است / لاجرم در راه حق وامانده است
چون تنت فانی شود باقی شوی / آن زمان اعلی نمادانی شوی
چون تنت فانی شود از سر کار / نی جهان دیار مانند و یار
چون تنت فانی شود سر عشق / چون خلیل الله رود در نار عشق
چون تنت فانی شود آگه شوی / همچو عیسی پاک روح الله شوی
چون تنت فانی شود از ذکر و فکر / فارغ آئی شوی در راه [illegible]
چون تنت فانی شود از جسم و جان / فارغ آئی و شوی در لامکان
چون تنت فانی شود از [illegible] / فارغ آئی و بمانی در صفت
چون تنت فانی شود در لامکان / باز دانی سر از عاشقان
چون تنت فانی شود یکتا سخن / این زمان بینی جمال ذو المنن

Marfat.com

چون تنت فانی شود سلطان شوی / پس علیم و عالم و تبیان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام / هر دو عالم با وجودش با نظام
عادل برحق بد و سلطان دین / بت شکن در ملک هندوستان زمین
عمر خود را در غزا بگذاشته / کام خود را از غذا برداشته
سالها در جنگ کفار لعین / بود آن کیخسروی روی زمین
این جهان آراسته از عدل و داد / آن فریدون زمانه کیقباد
صد هزاران جسم را اعیان شده / ملک هند از تیغ او ویران شده
بتکده از تیغ او زیر و زبر / چه هند و چه چین و چه یکسر
غلغله افتاده از وی در جهان / قیصر از خویش بوده در امان
شهرهای منکران کرده خراب / کافران را دل شده از وی کباب
روز و شب در خدمت والد بود / دشمن کیش بد و نار بود
دیرها کرده خراب اندر جهان / از برای دین احمد هر زمان
در طریق دین احمد مرد بود / صادق دین بود و صاحب درد بود
روز و شب در خدمت دلبر بود / صاحب سر بود و سر در کار بود
روز و شب در دین احمد کار کرد / شب همه شب خدمت جبار کرد
دائما در راه حق کوشنده بود / از شراب عشق حق نوشنده بود
صوفی و صادق بدان شاه جهان / صادق عاشق بدان فخر زمان
جان او پر گوهر توحید بود / اندر او اعیان و نه تقلید بود
دائما در فکر و راه معرفت / حاصل او بود در دین این صفت
شرع احمد را بجان کرده قبول / راه شرع او گرفته از وصول
دائما در عدل و داد او آمده / خلق عالم جمله زو شاد آمده
خلق عالم ایمنی از وی غنی / شاه ربانی کبیر بود وی سنی
دائما جویای مردان خدا / دشمن نفس خود و کبر و هوا
شب شدی از خانه بیرون آمدی / در طلب می گشت و مجنون آمدی
یک شبی در دین احمد کار کرد / عشق آمد در دل وی کار کرد
سر برهنه پا برهنه شد برون / نی برسم هر شبی آن ذوفنون
ناگهان افتاد در ویرانه / بود آنجا بیدلی دیوانه
پس سلامش کرد و گفت ای پیر / حاجتی دارم بدرگاه اکبر
حاجت خود را بخواه از کردگار / زانکه می بینم که هستی مرد کار
پس زبان بگشود پیر بیقرار / گفت ای محمود از حق شرم دار
ملک و مال و تخت خواهی در جهان / کی شکوه تو از گرد و صد بنا
با غلامان لطیف و تخت زر / کی شکوه از راه معنی با خبر
با سپاه و لشکر و طبل و علم / کی رسی از خوان این فضل و کرم
با خواتین لطیف و خانمان / کی رسی در زمره صاحبدلان
با دواج و تاج و شمشیر و کمر / کی شوی در معرفت صاحب نظر
با سرا و باغ و راغ و کشتکار / کی شوی در راه عرفان مرد کار
با سلاح و اسب و با گنج و گهر / کی رسی در راه مردان ای پسر
با سواران دلیر و گرد و نسر / کی رسی در وصل حق ای بیخبر
با حکیمان ندیمان در جهان / کی رسی اندر طریق عاشقان
با سر و نفس عنود خود کرده / لاجرم در صد هزاران پرده
صد هزاران پرده اندر پیش و پس / کی رسد بوی تر از آن هیچکس
پرده‌ها را اول از خود باز کن / وانگهی بر خود ره را ساز کن
روز نور عشق شمع بر فروز / پرده‌ها را سر بسر کلی بسوز
چون بسوزی پرده‌ها ای [illegible] / آن زمان گردی ز وصل دست شاد
چون ز ناپیدا شود آن بحر نور / هر دو عالم در ره [illegible]
پادشاهی بزرگی در جهان / مختصر کرده به پشت از جوان
این سپاه و کشور و ملک و حشم / در بنا [illegible] قدم

این خدایان ظرف و ماه و سگ	پیش تو گردند خشکان زشت خوی
این زر و املاک گنج بیشمار	جمله پیش تو گردد همچو مار
این کنیزان را تو می بینی نهان	جمله در چشم تو گردند چون بتان
ترک گیری لذت و پاکی	لیک دون آنکی توانشیدا دل
سر بسر نبود دگر دی ایجوان	پس نماند هیچ درد در میان
حق نماند از وجود تو جسم	آنزمان اندر ره حق باشی دلیر
وارهی از ننگ و نام خویشتن	چند باشی بت پرست خویشتن
بت چو بشکستی حجابت پیش نیست	عشق آمد راه دین و کیش نیست
بت چو بشکستی برون شو زین جهان	مسخرانی در جهان جاودان
بت چو بشکستی بمنزل کی رسی	در درگه حضرت الست ...
چونکه ابراهیم یکتا گشت فرد	لاجرم بت ها شکستن پیشه کرد
چون علی بت نیز و کعبه بشکن	تا ببینی تو جمال ذوالمنن
این خیالات بدن تو بت ان	بشکن این بتها در آ در لامکان
آتشی در جاه او افتاد و تخت	وارهید از نام و ننگ تاج و تخت
ای تو سلطان همه عالم یقین	ای تو برهان خدای عالمین
ای تو رهبر سالکان در هر طریق	رهنمای مبتدا در هر فریق
ای تو سر خیل بزرگان جهان	خلق عالم از وجودت کی نشان
ای تو سیر راه رو در معرفت	ذات تو پر نور وصفت ...
ای تو همراه پاک باز و پارسا	صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو توحید خدا کرده بیان	اندر ره توحید داده صد نشان
ای تو فخر پیشوایان زمان	ای تو گنج بی نهایت در جهان
ای کمر بسته درین ره سروار	همچو منصور آمدی در پایدار
در ره حق وحدت کل یافته	عاشقان حق از دل یافته
در مقام ترک تجرید آمده	در رموز عشق توحید آمده
صوفیان را طالبان با وفا	از تو می یابند صد صدق و صفا
این سر و باغ تو زندان شود	هست این عالم که خسران شود
این کلاه و این قبا و این کمر	جمله در چشم تو گردد مختصر
از هوای این جهان بیرون شوی	در طریق عاشقان مجنون شوی
در ره معشوق خود صادق شوی	آنزمان تو عشق را لایق شوی
گردی فانی مطلق شوی	وانگهی در عشق مستغرق شوی
چون تنت فانی شود باقی شوی	آنزمان جلوه خدا دانی شوی
بت چو بشکستی شود گنجت عیان	برخوری از گنج وصل جاودان
بت چو بشکستی شوی سر خدا	وارهی تو زین فراق و ماجرا
بت چو بشکستی بر او زین خاکدان	سیر بکنی در فضای لامکان
بت شکن شو همچو ابراهیم حق	تا ز همراهان خود یابی سبق
این جهان زیر تو ... روان	همچو ابراهیم بت بشکن عیان
کعبه را تو دل بدان ای با بصر	تا بیابی از ره معنی خبر
چونکه محمود این سخنهای بلند	بشنوید از پیر روشن هوشمند
گفت محمود ای شریف و پیشوا	ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو قطب اولیا و اصفیا	پیر عالم بنده خاص خدا
ای تو سلطان همه عالم حشم	ای تو چوپان همه عالم غنم
ای جنید وقت شبلی جهان	بایزید پیر مرید خرده دان
ای تو مرد عشق وحدت آمده	از ره معنی بعزلت آمده
ای تو حکمت از خدا آموخته	حکمت سر و جهان را سوخته
ای ترا علم لدنی داد حق	در علوم مصطفی خوانده سبق
ای تو سالار سالک عاشقان	ای تو غمخوار دل صاحبدلان
ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش	ای چو با بصری حق کیش و دوش
از خودی خود بکل فانی شده	در بقای حق بحق باقی شده
ای بسر سلطنت سلطان شده	وانگهی در عالم عرفان شده
گنج معنی و بصورت درفقیر	این همی بشنو بزرگ و دلیر

Marfat.com

هر دو عالم در وجودت قطره است / عرش و کرسی پیش جودت ذره است
[illegible] / امشب ما از لطفت [illegible] قبول

این جهان و آن جهان خواهان تو / [illegible] من آمدم مهمان تو
گرچه از لطف است [illegible] / [illegible]

گفت بالا مرحبا شاد آمدی / [illegible] مشتاق آمدی
بعد از آن سلطان بگفتش ای امام / از کجایی تو مرا برگو تمام

گفت [illegible] نام است / گنج معنی در دل ویران ماست
گفت سلطانش [illegible] معلوم بود / شیخ لقمان نام [illegible]

یک [illegible] پرسیدم ز وقت [illegible] / [illegible] نام تو اینجایگاه
حمد لله که دیدم روی شیخ / آمدم [illegible] خوانده من [illegible] شیخ

شیخ اینجا آمده [illegible] / [illegible] کارم شد چو زر
بعد از آن گفتش که [illegible] / شیخ اینجا آمده گشتیم شاد

شیخ گفتا [illegible] / [illegible] عشق [illegible]
[illegible] / محرم حق بود [illegible] راه بود

در طریق عشق [illegible] در راه ادب / [illegible]
[illegible] / [illegible]

عاشقی پیدا بدان مرد صفا / واله و شیدا بدان مرد صفا
ترک تجرید [illegible] / [illegible]

در ره توحید [illegible] پاک آمده / [illegible] چالاک آمده
[illegible] / [illegible]

[illegible] / لی مع الله [illegible]
[illegible] / [illegible]

لیس فی الجبت روایت کرده او / هر دم خود برده را او گشته [illegible]
گوی سبحانی زده [illegible] / آن محیط بیکران [illegible]

می برفت از دار دنیا آن فقیر / آن [illegible] بزرگ بی نظیر
او انا الحق آشکارا گفته بود / در این اسرار را [illegible] بود

آمدم از بهر [illegible] اینجایگاه / از برای [illegible] مرد راه
اندرین [illegible] / [illegible]

[illegible] آمدم [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

یک ملک [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible] حلهٔ [illegible]
[illegible] / [illegible]

پس [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

آن [illegible] / [illegible] صد [illegible]
[illegible] / [illegible]

هر که [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

هر که [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

جمله [illegible] ز خود فانی شده / در لقای حق [illegible] باقی شده
[illegible] / از خدای خود [illegible]

بلکه از خواب [illegible] / بود از خلق جهان آزاد [illegible]
ترک این و آن جهان کرده کل / این جهان را دیده‌اند عین ذل

بر سر از نفس خود برداشتند / هر دو عالم را بکل [illegible]
در ریاضت نفس خود [illegible] / [illegible] نفس [illegible]

در ره توحید [illegible] پاک آمدند / در [illegible] چالاک آمدند
سالها بودند در انتظار / تا یکی [illegible] شد از صد هزار

من شدم در راه حق بسیار گوی … زان ندیدم در جهان سالک روی
ای دریغا تیر اسرار نشان … من نگفتم هم ندیدم آن چنان
هر که او در بند نفس خویش ماند … کی تواند حرف این اسرار خواند
هر که او دیدم مراد خود نداد … صد در رحمت بر وی خود گشاد
رستمان در راه رفتند ای پسر … این خران در پایگاه خر دشتر

حکایت تاج سراج منصور حلاج علیه المغفرة الی المنهاج

بود منصور عجب شوریده حال … از ره تحقیق او را صد کمال
حال او حالی عجب بود ای پسر … ای چو حال این کسان نیکو نظر
او رموز سر حق بی پرده بود … نی که چون ما راه را گم کرده بود
او شراب وصل حق نوشیده بود … لاجرم از جسم کلی مرده بود
و یقین خویش حاصل کرده بود … در یقین خویش واصل گشته بود
راه در گنج معانی برده بود … نی که چون ما او تواند پرده بود
عاشق صادق بد آن بحر صفا … عارف و صادق بد آن بحر وفا
در علوم دین تفوق داشت او … گنج علمی را فرو نگذاشت او
عالمان از علم او در مانده اند … عارفان از عرف او وا مانده اند
عاشقان از عشق او گریان شده … هر دم از نوعی دگر بریان شده
صادقان از صدق او خون جگر … سالها خوردند کس را نی خبر
زاهدان از زهد او رسوا شدند … جو ز خیال زهد او شیدا شدند
حال و حال عجب بود اسی فقیر … او بمعنی و بصورت بی نظیر
بود پنجه سال او اسرار پوش … ناگهان از وی برآمد صد خروش
زد انا الحق سر خود پیدا بکرد … ناگهان بغداد پر غوغا بکرد
اهل تقلید آن زمان برخاستند … از برای خونش فتوا خواستند
سی صد و هفتاد تن از عالمان … جمله بر کاغذ نبشتند آن زمان
این زبان حلاج کافر گشته است … از طریق دین ما برگشته است
جمله بغداد پر غوغا شده است … او بکفر خویشتن رسوا شده است
تا که برگردد ازین کفر عیان … ورنه خونش را بریزیم این زمان
بعد از آن نزد خلیفه آمدند … کام خود را از خلیفه خواستند
وانمودند حال آن منصور را … صاحب اسرار شه منصور را
چون خلیفه واقف این کار شد … در دل او صد هزاران خار شد
زانکه دانم او محب او بدی … کام دل ز گفته او بستدی
چند کتاب از گفته او خوانده بود … سر مخفی را بجان برخوانده بود
لیک از ترس عوام و عالمان … منع نتوانست کردن آن زمان
پس بفرمودش که در زندان کنند … تا که باز آید ازین آن بستند
من همیدانم که او سر خدا است … فارغ از کفر و نفاق و از هوا است
بعد از آن منصور در زندان نشست … بود در زندان ز قومی پای بست
چار صد تن بود در زندان به بند … چون در آنجا رفت شیخ هوشمند
شب در آمد گفت ای زندانیان … اندرین زندان چرا اید این زمان
جمله برگفتند در ها بسته اند … گرچه افتادیم ما در این خطر
بعد از آن منصور گفت ای مردمان … جمله با آنها دگر دم این و آن
مردمان گفتند ما در بند سخت … کی توانم رفت زینجا تند تفت
شیخ آمد دست خود افشاند زود … جمله شان از بند از هم برکشود
بعد از آن گفتند در ها بسته اند … ما در اینجا خوار و زار و مستمند
چون بدیدم ای پیشوای سالکان … چونکه در بسته است ما هم یا الکان
پس اشارت کرد آن مرد صفا … رخنها شد اندر آن دیوارها
چار صد رخنه بشد پیدا پدید … هر یکی از رخنها بیرون دوید
چونکه زندانبان پدید این کار … پیش آمد و انگشتی بگریست زار
دست و پای شیخ را بوسه بداد … پا بها در رکعت یار بنهاد
گفت من آگه شدم از سر کار … می نیارد رفت جز من باید

Marfat.com

تا که جمله سالکان آگه شوند / از طریق عاشقان آگه شوند
بعد از آنش گفت برخیز و برو / تا که یابم با خود آیم از گرو

چونکه زندان بان بت آمد درین / در مناجات آمد آن مرد یقین
گفت ای دارنده کون و مکان / غیر تو خود نیست در هر دو جهان

گفت ای دارنده عرش مجید / عرش و کرسی هم ز نورت شد پدید
گفت ای پیدا و پنهان آمده / خلق عالم از تو حیران آمده

گفت ای دارنده لوح و قلم / این جهان و آنجهان از تو علم
گفت ای آرام جان عاشقان / هم توئی درمان درد بیدلان

ای وصالت آتش افروخته / عاشقان از هر چه غیرت سوخته
ای وصالت عاشقان دریافته / جان خود را اندرین ره باخته

ای وصالت صادق و صادق شده / در طریق صدق مخلص شده
ای وصالت سالکان سروران / جمله در راه تو از خویشان

ای وصالت زاهدان را زهد خویش / هر زمان تقریر زهد اندیش
ای وصالت عالمان را آگهی / در ره تقلید بشکافند پی

ای وصالت انبیا را دستدار / هر یکی را داده صد علم آشکار
ای وصالت اولیا را وجد و حال / ذات ایشان را ولی قیل و قال

ای وصالت آسمان و هم زمین / هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت شمس را دریافته / نور او بر جمله عالم تافته

ای وصالت ماه را حال آمده / گاه بدر و گاه هلال آمده
ای وصالت کوکبان حیران شده / اندرین ره جمله سرگردان شده

ای وصالت باد و آتش را بهم / داد وصلت از ره لطف و کرم
ای وصالت کرده آب خاک را / دستگاه این رسم قدس پاک را

ای وصالت بحر را بگداخته / هر زمان در و گهر پرداخته
ای وصالت کوه را در دل زده / صد هزاران عقبه شد دل زده

ای وصالت در درختان آمده / صد هزاران میوه الوان آمده
ای وصالت سر و پای قدم / صد هزاران در برآرد از عدم

ای وصالت انبیا و اولیا / ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت عاشقان جان فشان / ای وصالت صالحان صادقان

ای وصالت عالمان عاملان / ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت از جهان بیرون شده / ای وصالت علم بیچون شده

ای وصالت سرد و عالم سوخته / ای وصالت خانمان را کوفته
ای وصالت روشنائی دو جهان / ای وصالت حاصل صاحبدلان

ای وصالت غم گشای مفلسان / ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت رهنمای سالکان / ای وصالت درگشای طالبان

ای وصالت سوز مشتاقان شده / ای وصالت وصل مشتاقان شده
ای وصالت صدق صدیق آمده / ای وصالت عین تحقیق آمده

ای وصالت ترک تجرید آمده / ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت وصل جان در باخته / ای وصالت عشق [illegible] یافته

ای وصالت کرد زندان را / ای وصالت فکر شد هجران شده
ای وصالت کرد بر من آشکار / می برد فردا مرا در پای دار

بار دیگر عالمان جمع آمدند / جمله اندر قصد آن شمع آمدند
صد هزاران خلق در غوغا شوند / بر در زندان دویدند از هر سو

شبلی آمد در زمان پیش جنید / گفت شیخا اوفتاده با قید
خلق و عالم جملگی جمع آمدند / بر در زندان آن شه آمدند

تا که بردارش کشند از چارسو / خلق عالم می دوانند کو بکو
شیخ چون بشنید برخاست از زمان / با مریدان رفت تا زندان شتابان

چون رسید آنجا و خلق بیشمار / دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار
گفت ما را یک زمان مهلت دهید / بعد از آن تا هر چه می باید کنید

این بگفت و شد درون زندان و دید / دید آن شه را و از هیبت طپید
گفت ای منصور در ره شتاب / در حدیث شیخ بیگانه شدی

Marfat.com

تا که بودم [illegible]
این حدیث [illegible]
پیشوای ما [illegible] مصطفی است
آنچه گفتی کفر عشق است [illegible]
[illegible] صورت وا ماند
[illegible] گفت احمد [illegible]
[illegible] کافر مانده
بت پرستی میکنی [illegible]
[illegible] کردی [illegible] خرقه را
راه تجرید و فنا راه تو نیست
رو که راه بی نشان راه تو نیست
پس [illegible] آمد از آنجا [illegible] باد
شیخ او را گفت [illegible]
[illegible]
[illegible]
گر [illegible]
[illegible] پیدا [illegible]
من [illegible]
گنج پنهانم [illegible]
[illegible] پیدا کنم
تا بدانند عاشقان [illegible]
من نبودم [illegible]
[illegible] راه عشق آمدم
[illegible]
من [illegible]

تا که سوی [illegible]
[illegible] این سخن [illegible]
لاجرم آنچه تو گفتی [illegible]
[illegible]
[illegible] احمد خوانده
تو کجا دانی [illegible]
اصل حق را تو کافر خوانده
[illegible]
[illegible]
[illegible] راه تو نیست
[illegible]
رفت اندر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] زمان [illegible]
[illegible] حق [illegible]
[illegible]
[illegible] باقی [illegible]
[illegible]
[illegible] حق [illegible]
لاجرم [illegible]
[illegible] بوده ام
[illegible] آخر [illegible]

وز خیال خویش دیوانه شدی
باز [illegible] جمله را شرح [illegible]
آنچه تو گفتی [illegible]
[illegible]
[illegible] گفت احمد [illegible]
[illegible] گفت [illegible]
خرقه [illegible] پوشیده
[illegible] راه [illegible]
[illegible] آمدی
رو که در تقلید [illegible] مبتلا
چونکه بشنید این سخن [illegible]
عالمان آمد [illegible] داشتند
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
من [illegible]
اولین و آخرین من بوده ام
[illegible]
[illegible]
من برای [illegible] آمده ام
[illegible] احمد [illegible]
[illegible] شیخ من [illegible]
[illegible] این [illegible]

وز وحدت عشق بیگانه شدی
گر [illegible] اندر آن
این [illegible]
[illegible]
تو کجا دانی که هستی [illegible]
تو کجا دانی که هستی [illegible]
[illegible] سالوس را پوشیده
لاجرم [illegible] هزاران [illegible]
لاجرم [illegible] آمدی
[illegible] کجا [illegible]
[illegible] ز صد [illegible]
[illegible] پاک فتوی خواستند
[illegible] کردند [illegible]
گفت ای [illegible]
[illegible] خواهد [illegible]
تا نباشی در میان خلق خوار
من [illegible] عمیق
فارغم از کبر و کین [illegible]
ظاهرین و باطنی من بوده ام
[illegible] آدم [illegible]
لاجرم [illegible] آمدم
لاجرم در [illegible] تجرید آمدم
جان خود را راه احمد باخته
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

زانکه بد اهست یار با صفا
کار راست در راه حق مصطفی
هست نام او درین عالم کبیر
او برون آمد ز شیران [illegible]
بر سر شور و [illegible] عالم کن [illegible]
بر سر فردا که شیخ بصیر
تا به فرماید ز شرع آن [illegible]
بعد از آن چون [illegible] پیدا شد [illegible]
گفت ای مرد موحد زین کار
تو برا اسرار خود با این خسان
گنج مخفی بود [illegible] سر خدا
[illegible] پنجه سال بودی [illegible]
بعد ازین منصور گفت ای [illegible]
می توانی کرد پنهان بحر را
آتش من سوخت انا الحق آمدست
گر ز تو فتوی بخواهند [illegible]
همچون دهم فتوی من از جهل [illegible]
بعد از آن آمد برون شیخ کبیر
شیخ گفت ای مردمان منصور گفت
عالمان آندم فغان برداشتند
جمله شیخا بر همه حاضر شدند
[illegible] عجب [illegible] رای کبیر
شیخ او را ترس [illegible]
سالکان راه حق زنده و فانی شدند
[illegible] آمد ندا

گنج توحید است آن سر خدا
هر دم از حق یافت وصد عطا
آن معنی او بصورت بی نظیر
صورتش فردا ببینی در عیان
بعد ازان [illegible] پای دار
آن معنی او بصورت بی نظیر
[illegible]
آمد از شیران آن شیخ کبیر
از برای [illegible] آن خلق [illegible]
گفتی و دیدی [illegible]
آشکار کردی ای [illegible] مرا
[illegible] در ره حق [illegible]
من چه گویم آنچه تو دانی خبر
تو بزرگ [illegible] ای مرد [illegible]
حق چه گفت [illegible]
گفتی هم این زبان [illegible]
همچنین گفت آن سر خدا
آن بزرگ دین و آن [illegible]
[illegible] برین گشت [illegible]
پس [illegible]
سالکان و اصلان ناظر شدند
روز محشر بود [illegible]
[illegible] گرد ز بانگ [illegible]
واصلان [illegible] حق [illegible] شدند
ترک [illegible]

جان خود را در ره حق باختست
در حقیقت پیر عالم هم دلیست
او ز حال من خبر دارد [illegible]
چون بیامد آن بزرگ با [illegible]
شبلی آندم گفت ای پیر [illegible]
شیخ [illegible] دست [illegible]
جمله گفتند آن زمان برداشتیم
چون به بغداد آمد آن شیخ جهان
سر حق را غیر [illegible]
تو چرا رمز انا الحق آشکار
[illegible] توحید [illegible] داشتی
این چه بودی [illegible]
[illegible] بی نهایت آمدست
تو نمیدانی که آن [illegible] صفا
سر توحید از زبان شد آشکار
[illegible]
[illegible]
خلق عالم [illegible]
و طریق اهل [illegible]
بعد از آن [illegible]
عالمان حاضر شدند و [illegible]
در میان حلاج استاده [illegible]
زد انا الحق آن زمان شد [illegible]
صوفیان [illegible]
عالمان آندم [illegible]

سر معنی را کجا بشناختست
زانکه آندم قطب عالم هم دلیست
بر سر فردا [illegible]
سر خود با او بگو [illegible]
[illegible] آن قطب یقین
هست کرامت [illegible]
تا که شیخ آمد فغان برداشتیم
رفت پیش شیخ منصور آن زمان
[illegible]
گفتی [illegible]
گنج اسرار نهانی داشتی
هر دو عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یک [illegible]
بر وی [illegible]
عاشقان [illegible] بودند [illegible]
همچو شیران در میان [illegible]
خلق عالم را همه لرزید جان
عارفان [illegible]
[illegible]

[illegible] انا الفاق
[illegible]
[illegible] خدا
[illegible] انا الحق [illegible]
[illegible]
[illegible] انا الحق آشکار
[illegible]
گفت [illegible] اسم من [illegible]
[illegible] گفت ای مرد کامل
[illegible]
[illegible]
چون [illegible]
[illegible]
[illegible] شد
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جلوه در راه محمد گشت عاق
گفت [illegible] بیابان
سرزنان [illegible] انا الحق [illegible]
[illegible]
[illegible] آنجا انا الحق آشکار
آنچه [illegible] عشق آشکار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عشق [illegible]
عاشقان و جاهلان [illegible]
خویش را انا الحق [illegible] آشکار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خواستند
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تا رسی اندر مکان لامکان
[illegible]
روح پاکش [illegible]
آدم [illegible] ما
[illegible]

عامه آمد هم سنگها بر داشتند
دست زد اندر رسن [illegible]
چون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دست خود [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صورت خود آب [illegible]
ای برادر غیر حق خود [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آدم [illegible]
[illegible]

بر [illegible] سنگها بر داشتند
پاره‌ها را [illegible]
[illegible]
[illegible] انا الحق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اهل معنی [illegible]
[illegible]
عشق [illegible]
تا نمانی اندرین ره [illegible]
از طریق حق [illegible]
لاجرم در راه [illegible]
نام تو [illegible] ابلیس [illegible]
[illegible]

این نه راه است ای طفل [illegible]
[illegible]
عشق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عاشقانه [illegible]
چون [illegible]
چون [illegible]
[illegible]

راه [illegible] شد
از طریق [illegible]
[illegible] گرد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اندرین [illegible]
[illegible] نقشهای [illegible]
[illegible] عیان
[illegible]
[illegible]

ذات این [illegible]
نفس [illegible]
نفس را [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صد هزاران [illegible]
[illegible]
تا بگویم [illegible] اسرار نهان
چون ترا [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] عشق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گر ز دنیا و ز عقبی بگذرے
بی رہ احمد تو ہم در کفر روے

ہر کہ در راہ محمد راہ یافت
سر حق را از دل آگاہ یافت

نیم را بردار احمد شد احد
فہم کن معنی اللہ الصمد

کور را خود از رخ زیبا چہ سود
گرچہ داند تا چہ بانگ آید ز رود

راہ مردان راہ توحید آمدست
منزلش تجرید و تفرید آمدست

بت پرستی راہ شیطان آمدست
بت شکستن راہ یزدان آمدست

گر نخود نتوانی این بت را شکست

راہ راہ اوست ہم دنیا و دین
سر حقیقت رحمة للعالمین

احمد است اینجا امام مردکار
سر حق را با تو گویم آشکار

ہست این اسرار جای دیگر
سر این را کی شناسد کور و کر

گو سلوک از راہ عشقش ماندہ اند
روز و شب بند دنیا ماندہ اند

بگذر از ہستی خود یکبارگی
تا رسی در عالم بیچارگی

بت شکن در راہ حق ای مردکار
تا نباشی در قیامت شرمسار

ہمت خواہ از دل یزدان پرست

حکایت مردی پاک باز کہ در راہ بے نیازی سر فراختہ بود

بود مردی پاکبازے سرفراز
در رہ حق بود با سوز و نیاز

دایما در جنگ کفار لعین
بود آن کشور در روی زمین

خلق او را خواستندی صد ہزار
می پرستیدند آن بت آشکار

لشکری کرد آن زمان آن شہریار
بود آن لشکر بقرب صد ہزار

شیر مردان خدا در رہ یقین
دایما در جنگ کفار لعین

شہ سپاہ خویش را بیرون کشید
دامن چرخ فلک در خون کشید

چون سواران برنشستند آن زمان
غلغلہ افتاد از ایشان در جہان

چشم عالم آنچنان لشکر ندید
ہیچ لشکر نیز زیور زندہ بد

اینچنین بیرون آن لشکر روان
تا رسیدہ در بلاد مشرکان

قلعہ تا کردند و با استوار
اندران قلعہ برون چندین ہزار

پس سپرہا برکشیدند آن زمان
وز غرار سنگہا کردند روان

مشرکان چون سنگہا انداختند
لشکر محمود جنگ آراستند

شہ بجا آورد آنچہ جنگ بود
کس ندانست آن در قلعہ کشود

قلعہ را بود دگار اسلے نظیر
کار ہم افتاد دست با سبب دستگیر

دید سر زیر الشمسہ عرش نور
گرد بر گردش ستارہ کامل حور

قلعہ بر ہم بگشت در ساعت پگاہ
گفت ای محمود کار گشت تباہ

دلقعہ قلعہ را دیوار بکرد
کار دشوار آن زمان آسان بکرد

نام او محمود بود اے بالبصر
از رہ جلش خدا بودہ خبر

بود یک دیر گہ در سومنات
یک بت بود است اینجا نام دان

شاہ چون آگاہ شد از کار شان
از خیال فاسد پندار شان

بود اندر لشکرش مردانہ مرد
ظلمہا و جور ستم در پنہان

جملہ در ساز و سلاح آراستہ
در سعادت از جان خود برخاستہ

شب حکیمان ندیمان را بخواند
مشورت کرد و سپہ پیش را بخواند

بانگ بر وی برد برخواست از سپاہ
جملہ شہ را سر رسیدہ تا بماہ

بود مقصد پیل با برگستوان
در خوری زد از برای شہ جہان

مشرکان را شد خبر کامد سپاہ
شاہ محمود است بد عالم پناہ

بر فراز قلعہ آمد دم آمدند
دل پر آتش دیدہ پر نم آمدند

لشکر محمود در پاے حصار
بود استادہ بقرب صد ہزار

قلعہ بود سخت پر از کافران
عاجز آمد لشکر محمود از آن

شاہ را آمد ازان حال ملال
گفت باقی و قدیم ذوالجلال

سر بسجدہ داشت آن شہ در دعا
تا کی از دست رفت آن شاہ

بود خشتی در کف آن پیشوا
ناگہ قلعہ چون آن خشت را

لشکر خود میان دیدہ چشم
کار ندارد آمد از ہوا خشتی بچشم

غلغلہ افتاد آمدم در سپاہ
شاہ ازان عاقل چیست خواجہ

Marfat.com

پس ایاز خاص گفت ای شهریار / شاه بنشین این زمان از کارزار
زد به برج قلعه و قلعه شکست / از زمانی باید بت هم شکست
رفت خشت آورد پیش شهریار / بر رخ آن خشت بد خطی نگار
شاه فرمود آن زمان کای سرکشان / بت بیارید و بسوزید این زمان
همچنان کردند آن مردان مرد / آتش اندر بت زدند آن شهر گرد
هر دو کانجای دو شیطان بود / شهر کفرستان شهر جان بود
بت شکست آن بد شهر غزنی / لاجرم نامش شده شاه ولی
جمله مردان شفیع تو شوند / در طریقت هم رفیقی تو شوند
دید سلطان چون کرامات قوی / رفت زانجا پیش شیخ معنوی
چون بده فرسنگ شیخ آمدند / اسپلغان جمله در راه آمدند
پس حسن را گفت آندم شهریار / دو پیاده پیش شیخ نامدار
پس حسن در راه شد آندم روان / تا رسید آنجا که قطب عارفان
گفت ای شیخ جهان نامور / آمدست محمود غیبت از لشکر
اسپهاشان جمله در ره مانده‌اند / یکقدم زان جایگه نه رانده‌اند
شیخ گفتش کای زمان کای مرد یار / شاه را با عاشقان حق چه کار
اهل دنیا را کجا باشد خبر / از درون سالکان با خبر
آنکه دائم بر سر جاه است برگ / کی خبر یابد بگو از ترک برگ
آنکه ملحد با خدا و در سرای / کی رسد در راه مردان خدای
با کلاه و با قبا و با کمر / کی شود از حال ما او را خبر
با سپاه و لشکر و طبل و علم / کی تواند غوطه خوردن در عدم
با حکیمان و ندیمان ظریف / کی رسد در راه مردان شریف
با بزرگان جهان و طمطراق / کی خبر یابد ز درد و از فراق
آنکه او را باشد از صد گونه بو / اندرین ره کی بود جای او
شیخ چون دیدش که طاقت شد تمام / پس بضعف آمد و از خود شد شکست
بار دیگر چون بکار آمد حسن / گفت ای خاص خدا ذو المنن

حق تعالی داد نصرت ای قباد / از هوای شیخ فرود آمد چو باد
شاه گفتش خشت را آور برم / تا ببینم خشت را ای محترم
بر نوشته نام قطب اولیا / شیخ لقمان معدن صدق و صفا
بت بسوزانید شهر کافران / جمله را ویران کنید در یکزمان
نفس چون بت را بسوزان مرد کار / تا ببینی سر حق را آشکار
شهر شیطان را بکلی کن خراب / شهر جان این بود گو هست تاب
بت شکن تو نیز مردم در شده / تا بیابی شهر خانه شهر نو
شد شفیع شاه لقمان نامدار / عاقبت محمود شد آن شهریار
با بزرگان و حریفان و ندیم / بنشستند در ره پیش آن حکیم
جهد بسیار کرد و بیهوده بود / بود نی چون بود بود او بنود
چون رسی آنجا بعزت باش تو / در ره عزت بخدمت باش تو
چون بدید از دور روی شیخ را / در تضرع آمد و اندر دعا
تا ببیند روی شیخ نامدار / از جهان نو هست آن شهریار
شاه را باری بده ای پاکباز / تا ببیند روی شیخ شاه باز
شاه را با عارفان راه حق / کی بود صحبت بگوی ای مرد حق
عامه را با طالبان دل کباب / کی بود صحبت درین دیر خراب
آنکه دارد بهر دنیا صد غرور و ناز / کی نشان یابد بسوزد زینهار
با غلامان لطیف و ماه روی / کی بیابد اندرین [illegible]
بادشاه این جهان تخت زر / کی ببیند طلعت اندر روی بدر
با سواران و دلبران جهان / کی رسد در زمرهٔ صاحبدلان
با سرا و باغ و سلطان و غلام / کی رسد در راه مردان همام
در هوای خویشتن وا مانده است / لاجرم از راه معنی مانده است
چونکه گفت این نکته‌ها شیخ خموش / خود حسن آنجا فتاد و شد ز هوش
رحم کرد آن عاشقش شیخ کبار / باز هوش آمد شد از ضعف و زار
لطف کن [illegible] / تا ببینم روی قطب عارفان

شیخ را رحم آمد و یارب کشید
شاه با لشکر ز راه آمد پدید
پس حسن رفت و بگفت ای شهریار
هست لقمان قطب عالم هوشیار

یکدلان چون مرد ما شد پیش او
یکدلی بیبانش اندر کیش او
هیبتی دارد نباید دردناک
صد هزاران جان کند در هلاک

پیش چشمش گشت جنت سیره است
هفت دوزخ پیش چشمش افسرده است
این جهان و آنجهان یکقطره دان
پیش چشمش ای شه گردن کشان

همتی دارد بلی غایت با کمال
هست محو اندر جمال ذوالجلال
من چه دیدم پرتوی آن مرد خدا
هوش از من رفت افتادم ز پا

من نمانم آن زمان من گم شدم
همچنان چون قطره در قلزم شدم
بعد از امر شیخ ما آگاه کرد
باخودم آورد و در دم تا دگرد

دل بدست آور که دل هست کعبه
تا ببینی خویشتن را معاینه
پس بفرمود آن شه شاهان جهان
کی فرود آیند اینجا این زمان

خیمه و خرگاه را در هم کشید
قبه و چتر و علم را برکشید
پس ایاز خاص و سلطان و حسن
سر بسر رفتند پیش شیخ انجمن

چون رسیدند نزد شیخ را بس
سر بسر افتادند گشته پیش
شیخ شان با خویشتن آورد باز
دیدم آنکرم ز شیخ شد ایسار

پس زبان بگشود محمود آن زمان
گفت ای خاص خدا قطب زمان
گشت از همتی زدی در سومنات
قلعه بگشا زما کردی نصرت

زر رشته هستی لیکن در جهان
هر کجا خواهی برافرازی عیان
بر امیدی آمدم از راه دور
تا بود ما را از این همت حضور

ره دی آنگاه بکن کاینجا بعد دایم
روز و شب در خدمتت افکنده‌ایم
بگذرم از پادشاهی جهان
اختیار ماست خواری جهان

پیر رهبان شدیم ینبا با صفا
سفر پاگردان نظم ای پیشوا
آن برادر گفت ای شه نیکزاد
لشکر اسلام را هستی بیاد

حق تعالی شاه هست داده خبر
خواه بگذر این رشته را بخبر
در ره دین خدا مردانه باش
صاحب در دل دیوانه باش

چون کمال خویشتن آنی قباد
والی الخسروانی کیقباد
آن زمان گر تو شاه باشی باوفا
از همه عالم تو باشی سلطان

بهر از آن گشته حیثی کیقباد
رفت شاه و زکوه برپایش نهاد
گفت بنگر تا چه می بینی کنون
چون نگه کرد آن امیر ذوفنون

دیده محمود شیخ خوش هشیار
جمله در خدمت ستاده سود
در میان شمع مرده همچو نور
جمله را ارشاد کرد از حضور

شده دیده او ما از او خود رفت زود
باز شیخ او ما از این عالم ربود
گفت ای محمود پنجاه و دویست
آنچه مرد اندر عدد

کرد و بدی کرد و بدن سر بزند
از سلوک احیان و دل زدند
جمله اندر خدمت مردان بوده
روز و شب در طاعت یزدان بوده

شیخ از آن پیر صفا
حق تعالی داد او را عطا
نام او باشد محمد ای ایمن
او بمعنی و بصورت مثلی لقا

در حیات شیخ لقمان تا هنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیه السلام

محمد شد پدید
آن خدا اسرار حق را کلید
مرشد بود او و نیابت با کمال
دائما در قرب بود و در وصال

شده
در کتب معنی در این ره ناخته
من ز آن را بجان بخریده بود
سر احمد را هم اینجا دیده بود

روایت کرده بود
سر او ما را سبب برده بود
در انا الحق بود دایم آن تمام
عارفان عاشقان او را غلام

رایمان میکرد او
جسمها را همچو جان میکرد او
سالکان را رهنمود آن پیشوا
طالبان را در گشود اندر بقا

جمله از او کامل شدند
عاشقان در صحبتش واصل شدند
زاهدان ترک نمود از ترک و مرگ
اختیار خویش کرده مرگ برگ

Marfat.com

بسکه خود را در ریاضت سوخته ‌ ‌ دیدهٔ نفس و دلی را دوخته
بر حق در پیش او فانی شده ‌ ‌ واتما در عین حق دانی شده
در طریقت رهروی مردانه بود ‌ ‌ بود آنصاحب ولی بسیار رود
پس کرامات و مقالات قوی ‌ ‌ داشت آن مرد خدای معنوی
با فضل حق بود آن مرد خدا ‌ ‌ صافی و عاشق بود آن مرد صفا
سالها در راه حق بود پیشوا ‌ ‌ آن ولی دلبر حق و کان سخا
مرشد بود او بقرب خویشتن ‌ ‌ مثل او مرشد نبد در انجمن
چار صد مرد مرید معتبر ‌ ‌ بود اندر خدمت آن راهبر
در ریاضت نفسها را سوخته ‌ ‌ دیدهٔ اغیار هم بر دوخته
از خودی خود دگل ببریده اند ‌ ‌ در طریق عشق صاحب دیده اند
بود پیری در میان شان عجب ‌ ‌ می نیاسود از ریاضت روز و شب
در حقیقت جان خود بگداخته ‌ ‌ سالها در سوختن در ساخته
بود نام او ابوبکر دقیق ‌ ‌ او بمعنی دل ز صورت بی نظیر
من چه گویم در ره سالها غم درد ‌ ‌ خود ندیدم اندرین ره هیچ گرد
عقل بی چون راه او دیوانه شد ‌ ‌ از خودی خویشتن بیگانه شد
من بگویم تا درین ره چون دوم ‌ ‌ هر نفس از عشق غرق خون شوم
لیک تا را پنج منزل در رهست ‌ ‌ چار بگذر پنج نشین دیگرست
پس دوم منزل بود خوف و رجا ‌ ‌ شد بسی جانها درین منزل فنا
جامی بود طینت باشد انیس ‌ ‌ اندرین منزل شود رنج نفیس
چون فرو دانی تو در کون فساد ‌ ‌ صد هزاران خلق چون کیقباد
هر یکی را گرفته اختیار ‌ ‌ روز و شب با همه گریان گشته زار
این همی گوید که اندر راه ماست ‌ ‌ هر که ناید نیست او مرد خداست
اندرین منزل بسی وامانده اند ‌ ‌ هر یکی در کار خود در مانده اند
باز بعضی حکمت نو ساخته ‌ ‌ واز ره حکمت سخن پرداخته
باز بعضی در نجوم و در بروج ‌ ‌ باز مانده فارغ از شرع و عروج

از خودی خود بردن زده بگل ‌ ‌ برده عالم را فرو شسته ز دل
در حقیقت سر پنهان یافته ‌ ‌ در شریعت راه جانان یافته
روز و شب در خدمت دلدار بود ‌ ‌ تا کمال خویش حاصل کرده بود
یکزمان غائب نبود آن پاکباز ‌ ‌ دائما در قرب بود و با نیاز
در ره معنی ریاضت برده بود ‌ ‌ گوی از میدان بخدمت برده بود
صد هزاران دُر دل را بر کشود ‌ ‌ صد هزاران خلق آورده بود
بیعد بودش مریدان جهان ‌ ‌ با کرامات و مقالات عیان
هر یکی در راه دین مردانه ‌ ‌ در طریق عاشقی فرزانه
جمله یکی گشته اندر بحر جان ‌ ‌ سیر کرده در فضای لامکان
در شریعت سوی می بشتافتند ‌ ‌ در طریقت سر دین بشناختند
در ره توحید حق کوشیده اند ‌ ‌ شربت معنی سبحان نوشیده اند
شیخ را پیوسته با او بود کار ‌ ‌ زانکه بود آن شیخ را اسرار دار
یک شبی پیش شیخ آمد براز ‌ ‌ گفت ای شیخ جهان پاکباز
هر زمان کین راه بی پایان تراست ‌ ‌ هر زمان این دلی درمان تراست
هر دمی حیرت فرو گیرد مرا ‌ ‌ گرد و ام گم اندرین ره پا و سر
چند باشد منزل این ره بگو ‌ ‌ که رسم در کام خویش ای نیک رو
منزل اول بود کون و فساد ‌ ‌ ای بسا کس اندرین ره سر نهاد
سوی آتش است رحلت ای فقیر ‌ ‌ چون گذشتی رستی [illegible]
منزل پنجم مثال با جلال ‌ ‌ اندرین منزل بود عین جمال
هر یکی حکم دگر کرده ز خود ‌ ‌ هر یکی را پیش آید نیک و بد
این همی گوید که ره اینست ‌ ‌ وان همی گوید چه جاده است
این همی گوید که رهبر آمدم ‌ ‌ وان همی گوید که بهتر آمدم
باز بعضی قال را کرده بیان ‌ ‌ از ره تقلید داد دستان
باز بعضی در طبیعت مانده اند ‌ ‌ همچو کوران در ره دینت مانده اند
باز بعضی در تناسخ مانده اند ‌ ‌ از خیال نفس خود در مانده اند

Marfat.com

بازبعضی کور وبیره وبیهوده خر / از ره توحید معنی بیخبر
بازبعضی زرق وسالوس آمدند / روز وشب دربند ناموس آمدند
بازبعضی در پی صد نام و ننگ / بازپس ماندند اندر خاک و سنگ
بازبعضی مکر و تلبیس آمدند / اندرین ره همچو ابلیس آمدند
بازبعضی در پی جاه آمدند / در ره عشاق آزاد آمدند
بازبعضی در خیالات هوس / رنجاسته جمع گشته چون مگس
بازبعضی را بخیلی راه زد / صد سنان در سینه شان ناگاه زد
بازبعضی در تنعم مانده اند / تخته الاطرب می خوانده اند
بازبعضی پادشاه و ملکدار / بازمانده از طریق کردگار
بازبعضی قاضیان ره شدند / بیخبر از راه کی آگاه شدند
بازبعضی عقل شان شد پای بند / بیخبر از عاشقان دردمند
بازبعضی عاشق باغ و سرا / بیخبر از بارگاه کبریا
بازبعضی در علوم و در بیان / عقل خود را کرده شان هم عیان
بازبعضی واله و شیدا شدند / اندرین دریای بی پایان شدند
بازبعضی صوفیانند در حضور / راه سیر فتند در مکر و غرور
بازبعضی عاشقان سوختند / جبه و فعل حقیقی دوختند
تو چه دانی تا کدامی رهروی / وز کدامی ره بدان در گهروی
بگذر از کون و مکان ای مرد دین / تا رسی در قرب رب العالمین
همچو مردان بگذر از کون و فساد / تاکه بنده باید تصدیق کیقباد
جولان نامرد گها صادق شوی

بازبعضی ملحد راه آمدند / از ره حق کور و گمراه آمدند
بازبعضی در پی پندار خویش / روز و شب ماندند در کار خویش
بازبعضی در جبل بگذاشتند / زر دست سر زمان می باختند
بازبعضی در نفاق و کین شدند / ور ره حق مرتد و بی دین شدند
بازبعضی در غرور این جهان / بازپس ماندند هم در خاکدان
بازبعضی در تکبر مانده اند / پای تا سر در تحیر مانده اند
بازبعضی کفر و کافر شدند / ور ره مردان حق هیچ آمدند
بازبعضی در عمارات جهان / عمر خود بر باد داده رایگان
بازبعضی چاکر و لشکری / از ره حق بازمانده از خری
بازبعضی عامه مسکین شدند / بازبعضی جاهل بدکین شدند
بازبعضی عاشق زر و گهر / از ره حق بازمانده بیخبر
بازبعضی بند مشت خاکدان / کی کند پرواز اندر لامکان
بازبعضی در رکوع و در سجود / راه می جویند در دریای جود
بازبعضی صادق ره آمدند / در ره عشق حق آگه شدند
بازبعضی زاهدان از ترک خود / گفته اند فارغ اند از نیک و بد
صد هزاران ره درین منزل بود / هر ره را صد جهان حاصل بود
آن نه زان هست مردانه دگر / عقل سلیم تو ز دیوانه در آ
گر بمانی اندرین کون و فساد / عمر خود ضایع کنی بر باد داد
آتشی زن همچو مردان در کون / تا بسوزد در گهای لون لون
آزمان این راه را لایق شوی

حکایت برنا ظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود برنای ظریف و مه رویی / پیش خلق عالم او را آبرویی
روز و شب در عیش بودند شاد / جمله همچون چاکر و چون کیقباد
ناگهان دردی در آمد در دلش / از نجابت کار او شد مشکلش
زاد ره برداشته شد رفاقله / قافله سیفت هر دم مرحله
اشترا

بود هم سیر مگر خویشان او / دائما در عشق دل ریشان او
با مریدان خطای او سرای / بود اندر خدمت او خوبرای
عزم کعبه کرد آن دم آن غلام / پس وداع کرد خویشان تمام
آن جوان سرنت هر دم شاد شاد / تا رسید آن قافله در باغدا
بغداد

Marfat.com

[illegible] درد آمد [illegible]   در تفکر [illegible] آمد [illegible] باد
[illegible] کرده [illegible]   عاشقی خود کرده [illegible]
[illegible] گر [illegible]   خویشتن را [illegible] برید
[illegible] خواهش [illegible]   گرد او کشتی [illegible] را [illegible]
اندر آ در کشتی [illegible]   تا ببینی آن طرف صد [illegible]
اندر آ در کشتی ای مرد لطیف   تا ببینی حسن آن طرف [illegible]
اندر آ در کشتی ای مرد جان   تا ببینی آن طرف ابرو کمان
اندر آ در کشتی و [illegible]   تا ببینی آن طرف چشمان مست
اندر آ در کشتی و بنشین خموش   تا ببینی آن طرف صد باده نوش
شد زغیرت آن لعین او در ملال   رفت در کشتی و شد زانسو [illegible]
بر سر آن قصر یک دختر چو ماه   گه به پشت چشم او خال سیاه
داد از دست خود آن بیوفا   گشت عاشق بر رخ آن کافرا
[illegible] در خون [illegible]   عشق او [illegible] بیرون [illegible]
زاد [illegible] آن [illegible]   مفلس و بیچاره و رسوا زنفس
گفت [illegible] [illegible]   بی زبان این حال کی می آید [illegible]
چونکه عشق [illegible] شوق   آن زمان شایسته جان [illegible]
عشق آنجا [illegible] سر ترا   عشق آنجا در گشاید سر ترا
اندرین ره عشق [illegible]   تا شوی در راه معنی باخبر
درد شد درمان جان عاشقان   درد شد معشوق درد [illegible]
هر که او را اندرین ره درد نیست   خاک بر فرقش که آنکس مرد نیست
درد را بگزین دگر [illegible]   درد باشد پیشوا اندر رهم
در گذر از ذکر و فکر و قال و قیل   درد را بگزین بر خود کن [illegible]
درد ما را [illegible] وصل یار   سر نهان کرد بر من آشکار
درد ما از خودی فانی بکرد   در بقای حق بحق باقی بکرد
درد ما را او جهان آزاد کرد   درد آمد جان ما را شاد کرد

[illegible]   صد جهان [illegible] [illegible]
[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]
اندر آ در کشتی ای [illegible]   تا ببینی آن طرف [illegible]
اندر آ در کشتی [illegible]   تا ببینی آن طرف صد [illegible]
اندر آ در کشتی [illegible]   تا ببینی آن طرف [illegible]
اندر آ در کشتی [illegible]   تا ببینی آن طرف [illegible] سیاه
اندر آ در کشتی ای مرد [illegible]   تا ببینی آن طرف [illegible]
وسوسه کردش [illegible] آن [illegible]   تا [illegible]
بر کنار شط [illegible]   چشم او [illegible]
در زمان چون دید آن [illegible]   دل ز دست خود بداد و حال [illegible]
در فغان آمد ز دست آن نگار   جامه را بدرید بر تن تار تار
[illegible]   گفت [illegible]
[illegible] گفت آن زمان [illegible]   گفت [illegible]
پند بشنو [illegible] خود [illegible]   تا که عشق آمد [illegible]
پند بشنو [illegible] این [illegible]   تا ببینی حضرت [illegible]
گر تو اندر راه عاشق [illegible]   تا حق را [illegible]
عشق را [illegible]   درد [illegible]
درگذر از زهد و تقلید [illegible]   [illegible] عیان
درد آمد [illegible]   هر که با او راست شد [illegible] شاه
درد را بگزین [illegible]   جسم خود را از درد [illegible]
درد و درمان دل ما آمده است   درد مهمان دل ما آمده است
درد ما را برد اندر عز و جان   درد ما را برد اندر لامکان
درد ما را از دم [illegible]   درد ما را داد هر دم [illegible]
درد ما را کرد بینا و [illegible]   تا [illegible] سر نهانی [illegible]

Marfat.com

درد ما را داد راه مصطفی / درد ما را داد ستر اولیا
درد ما را داد حال صوفیان / درد ما را داد شور عاشقان

درد ما را برد اندر لامکان / خود همی گشتیم ما با قدسیان
درد ما را از خدا آگاه کرد / درد ما را با حق کوتاه کرد

درد ما را مسند قربت نشاند / هر سری بر مسند عزت نشاند
درد ما در صفحهٔ جان بار داد / وانگهی در جان جانان دل نهاد

درد آمد بر در راه عیان / عاشق بیدرد کی باشد روان
یک صحابه بود در عهد رسول / درد سوزی داشت آن عاشق قبول

در خبر دیدم که یحیی دائما / بود در خوف از خدای اصفیا
روز و شب در گریه و زاری بدی / دائما در ساز هشیاری بدی

دائما از حق بحق نالان بدی / هر زمان از کار خود حیران بدی
از میان خلق بیرون رفته بود / در یکی کهسار در بنشسته بود

دائما بود در تحیر آن امام / بر سر کوهش بدی دائم مقام
ناگهان عیسی رسید آنجا بگاه / دید یحیی را میان سوز و آه

آه میکرد و بزاری میگریست / هر زمان از خوف حق میگریست
گفت عیسی رحمت حق را ببین / چند گریی ای نبی راستین

گفت یحیی هم تو در قهرش نگر / چند باشی ایمن ای صاحب نظر
عیسیش گفتا که رحمت سابق است / مرد حق را این سخن خود لائق است

گفت یحیی گر بیاید جبرئیل / آن زمان گوید مرا باشد دلیل
در زمان جبرئیل آمد با کمال / گفت میگوید شما را ذوالجلال

بگذری از خویش و گردی بی نشان / بی رجا باشند بخوف این نشان
بی نشان شو بگذر از نام و نشان / تا ببینی ستر پنهانی عیان

بی نشان شو ای پسر در راه یار / تا تو باشی در دو عالم بختیار
بی نشان شو در ره مردانه رو / تا تو باشی در جهان آزاده رو

بی نشان شو در میان عام و خاص / تا تو باشی پیش حق خاص خواص
بی نشان شو ای فقیر پاکباز / تا تو باشی در دو عالم شاهباز

بی نشان شو در ره توحید باش / دائما در ترک و در تجرید باش
بی نشان شو در ره حق ای پسر / تا ز اسرار خدا یابی خبر

بگذر از خوف و رجای مرد کار / تا جمال دوست بینی آشکار
بعد ازین آسایش است ای فقیر / سالکان و طالبان را دستگیر

انس چون با دوست باشد خوش دمی / انس چون با دوست باشد آن دمی
انس چون با دوست باشد طالب مطلوب شد / انس چون با دوست باشد عاشق محبوب شد

انس چون با دوست باشد قطره ها دریا شود / انس چون با دوست باشد ابرها صحرا شود
انس چون با دوست باشد چشم تو بینا شود / انس چون با دوست باشد جان تو جانان شود

انس چون با دوست باشد دوزخ حق جنت است / انس چون با دوست باشد نقمت حق رحمت است
انس چون با دوست باشد خاکدان شد آسمان / انس چون با دوست باشد آسمان شد لامکان

انس چون با دوست باشد را تو نور دان / انس چون با دوست باشد سر پنهان شد عیان
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان / انس چون با دوست باشد نور را تو خود را

انس چون با دوست باشد طاعت تو روشن است / انس چون با دوست باشد گلخن تو گلشن است
انس چون با دوست باشد راه تو منزل شود / انس چون با دوست باشد کام تو حاصل شود

هیبت حق جمله را یکسان کند / جسمها را بر سر چون جان کند
هیبت حق کارگر اندر تمام / هیبت حق همچنین است والسلام

حکایت آمدن سائلی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سائلی بنشست پیش بایزید / گفت کز لطف خدای بی مزید
دائما در راه حق مردانه / در میان عارفان فرزانه

تو شراب وصل حق نوشیده / ستر اسرار خدا پوشیده
ستر سبحانی ز تو شد آشکار / در میان عاشقان نامدار

جان و تن را در طلب بگذاشتی / تا کمال معرفت در یافتی
هر دو عالم را درین ره باختی / مرکب معنی درین ره تاختی

از وجود خود ز خود فانی شدی | بو بقای حق بحق باقی شدی
دیده را نفس بسم برد و عشق | این جهان و آنجهان را سوز عشق

عشق را عاشق سرد و را محبوب دان | سالک طالب همه مطلوب دان
یافتن آنجا بود تا یافتن | گم شدن اینجا بود پیدا شدن

بعد از آن بنشین با جلیس | اندرین منزل شوی و نفس جلیس
دائما بنشسته باشی با خدا | فارغ از کبر و نفاق و از هوا

روح تو در خلوت جانان بود | در حریم وصل با رحمان بود
یک زمان غافل نباشی از خدا | دائما از نور حق گیری ضیا

سر اسرار خدا حاصل کنی | جان و دل در معرفت کامل کنی
در جلیسان با خدا و مصطفی | در جلیسان با صفا و با وفا

بود درویش غلامی ای غلام | سال و مه اندر سفر بودی مدام
بارها در راه مکه رفته بود | پس ریاضت ها کرد و خود کرده بود

عمر خود را در سفر بگداخته | بهرهٔ او از سفر نایافته
بعد از آنش گفت برخیز و برو | تا نگردد جامهٔ جانت گرو

پس خجل شد آن پسر چون زن بداشت | عشق دختر رفت کارش گشت زشت
چون پسر احوال خود آن دید [illegible] | پیر زالی [illegible] بر شد [illegible]

مرد و حتیش ارزق و دندان دراز | چون بدید آن را دل شد [illegible]
با دیش آمد آن زمان از قافله | در دلش افتاد آن [illegible]

سر برهنه پا برهنه شد برون | از دلش بیرفت هر دم صبح [illegible]
هر کرا امید بود از مردمان | می برسید آن زمان از کاروان

انفی گفتش که ای جان پدر | قافله رفته تو ماندی بیخبر
بشنو این رمزی فقیر بالبصر | [illegible]

قافله را ره روان دین بدان | راه رفتند در رسید و در جهان
در بهشت عدن ایدم با دل و جان | محو گشتند در جمال ذوالجلال

شهر بغداد است در آنجا کعبه دان | در تعجب مانده در لون دلان
هست آن دجله ز نجات جهان | چشم تو گشتی دختر را [illegible]

ای پسر ملاح را تو دیو دان | گفت او را ای پسر تو زیر دان
بحر دنیا آب شیطان آمدست | لاجرم در بحر کشتیبان شده است

در طلسم کشتی آن دیو پلید | صد هزاران خلق را دیده [illegible]
در طلسم کشتی آن دیو شرند | سالکان را گشته پاسبند

در طلسم کشتی آن دیو پسر | زشت را بنمود پشت چون شعر
در طلسم کشتی آن دیو لعین | طالبان را باز داشت از راه دین

در طلسم کشتی دلا به گرے | دیو را بنمود پشت چون پری
چون بود در راه تو در کشتی جسم | قصر را بنمود آن [illegible] از طلسم

دختر زیبا چو رخ او را نمود | بود زشتی و ترا ز زشتی چه سود
دل ز دست خود بداد ای الغلام | همرهان رفتند [illegible]

عاشق دنیا شدی رفتی ز دست | در بلا و رنج ماندی پای بست
دختر بنمود دنیا بس ظریف | در حقیقت بود زالی بس ظریف

همرهان رفتند حج دریافتند | کام خود در راه حق برداشتند
تو بماندی اندرین کون و فساد | هر دمی کعبه نمی آید بیاد

سیر دی هر سو بے خبر | قافله رفته بماندی کور دل
هر که او در کون ماند همچنین | کی رسد در قرب رب العالمین

هر که او در بند دنیا مانده است | بیشک او از راه عقبی مانده است
هر که او در بند دنیا باز ماند | از نجات جاودانی باز ماند

هر که دی او درین عالم بود | او کالانعام است آدم کی بود
هر که در دنیای دون درمانده است | از لقای حق چو چون مانده است

هر که از دنیای دون شادان بود | بیشک اندر آتش سوزان بود
هر که را محبوب او دنیا بود | در جهنم دائما غوغا بود

هر که در دنیا بحرصے باز ماند | تو یقین بیدان که از ره باز ماند
هر که در دنیا کند لابه گرے | بیشک است او ز قومی [illegible]

Marfat.com

هر که دنیا یکدم از او نشست / بسته در راه خدا او نیز هست
هر که را شد قبله دنیا نام / مانند اندر آتش سوزان مدام
هر که او دنیا و دین را ترک کرد / گر لعلش در دنیا [illegible] بمرد
هر که از دنیا [illegible] / در ره توحید حق باشد [illegible]
هر که [illegible] با جهان [illegible] شکست / در ره توحید حق باشد [illegible]
هر که دنیا و دین [illegible] گذشت / از نعیم [illegible] شاد گشت
هر که او دنیای دون [illegible] / بر سر [illegible] آن [illegible] نشست
هر که [illegible] این جهان [illegible] / [illegible] جاودانش شاد [illegible]
هر که در دنیا بجز [illegible] / از نعیم جاودانی بر خورد
تا ز نفس است دنیا سربسر / بگذر از دنیا و شو صاحب نظر
هر که او در راه شیطانی بود / بیکس و کیش نقصانی بود
هر که رحمانی شد [illegible] ان / خاک او بهتر ز خون دیگران
طالب [illegible] خدا باش ای پسر / از ره شیطان گذر کن [illegible]
در ره توحید حق مردانه باش / همچو مجنون بیدل و دیوانه باش
راه رو از جان و دل ای مرد کار / تا شوی در شهره عالم [illegible]
بگذر از نفس بهیمی ای نقیب / عاشقانه و این مردانه پسر
نفس [illegible] اندر [illegible] خوار کن / جان خود در راه خود [illegible]
باشی اندر راه و در ره [illegible] / بگذر [illegible] همیشه [illegible]
[illegible] منزل رسی / در حریم [illegible] اصحاب [illegible] رسی
با دلی دربانی باشی مدام / در بهشت عدن دائم شاد کام
گر بیابی اندرین ره [illegible] / [illegible]
[illegible] و آن مرد کار / در ره دین [illegible] آن شد بختیار
[illegible] / [illegible]
روز و شب بنشسته [illegible] / دائما اندر دگرگون [illegible]
گاه [illegible] / [illegible]
در ره معنی درد دل را کار کرد / جان و دل در راه حق ایثار کرد
در ره [illegible] / [illegible]
آشنا را بود درد آن دلی / بود آن محبوب [illegible]
[illegible] / [illegible]
درد را بگزین تو در راه خدا / درد آمد رهبر را [illegible]
[illegible] / [illegible]
همچو سلمان باش و ایمان [illegible] / می بپوش [illegible] این اسرار پوش
بگذر از [illegible] / [illegible]
راه مردان مرد آمد ای پسر / درد را بگزین و بگذار ای پسر
بگذر از کون و فساد [illegible] / [illegible]
چون کند کردی ز [illegible] / بعد خوف در جا آید بپیش
بعد از این [illegible] / [illegible]
یکزمان با وصل باشی ای نقیب / یکزمان در هجر باشی [illegible]
گاه شادی گه [illegible] آمدی / [illegible]
گاه باقی گاه فانی آمدی / گه نهانی گه عیانی آمدی
گاه [illegible] / [illegible]
گاه درد و گاه درمان آمدی / گاه شاد و گاه درمان آمدی
گاه مومن گاه صادق آمدی / گاه [illegible] گاه فاسق آمدی
گاه عاقل گاه کامل آمدی / گاه عاقل گاه جاهل آمدی
[illegible] / [illegible]
اندرین خار با خرما بود / اندرین ره عشق با غوغا بود
اندرین ره [illegible] / [illegible]
اندرین ره درد با [illegible] بود / اندرین ره وصل با هجران بود
اندرین ره [illegible] باشد [illegible] / اندرین ره [illegible] بلا
گر درین منزل بمانی ای فقیر / گاه باشی شاد گه باشی اسیر

Marfat.com

همچو از خوف و رجای مرد کار
در کرامات مقالات عیان
در حقیقت واصل بحق بود او
شیخ گفتش کی جوان خوبرو
در جلیسان ای فقیر نوبهین
در جلیسان داشتی با دادگر
در جلیسان در خدا را یاد کن
بعد از آن بینی جمال ذوالجلال
قطره اندر بحر ناپیدا شود
او نماید آفتاب با جمال
سایه از خورشید کم گردد مدام
گفته بهلول از جانان بود
شیخ لقمان بود در تحصیل وصال
از خودی بگذشت آن مرد خدا
ذکر و فکر و زهد و تقوی سوخته
محو بود اندر جمال آن پاکباز
شیخ با چون از خودی خود برست
آنکه با سلطان نشیند در وصال
در زمانه بود پیری پاکباز
[illegible] اندر قیاد
[illegible] گشته سوار
شیخ بر دیوار نشست آن زمان
بر نشسته بر یکی دیوار شاد
[illegible] آن [illegible]
[illegible] پاکند
[illegible]

تا فنائی مبتلا پایان کار
بود آن مرد خدا شرده دان
دائمان در عشق مستغرق بود او
آبله افتاد بر تن شد نکو
صد هزاران عالم پر نور بین
شاد بنشین و مرد تو در بدر
جان دل را در ره حق شاد کن
اندرین منزل بود تحصیل وصال
قطره مانده همه دریا شود
هر دو عالم محو گردد در جلال
خود همه خورشید گردد والسلام
هر چه گوید آیت برهان بود
محو گشته در جمال ذوالجلال
دائما در وصل بود آن با صفا
جبه وصل حقیقی دوخته
زان نکردی گاه بیگاه او نماز
در حریم حضرت سبحان هست
کاندر خدمت بود در وصل دل
گفت لقمان می نگذارد نماز
بود او اهل مرید پاکباز
تازیانه ساخته اندیش مار
رفت آن دیوار چون اسب دوان
سیر دو دیوار در ره همچو باد
مادرین ره جا کریم و کیقباد
بر سر آن جاه منزل ساختند

در خراسان بود قطب نامدار
در طریقت پیشوای عالمان
آن مسافر آمد از پیش شیخ
در جلیسان همچو مردان ای پسر
در جلیسان نو ببین جان و جنان
در جلیسان جمال حق ببین
همچو مردان تکیه زن در کبریا
قطره اندر قعر دریا او فتاد
محو گردد صورت آفاق کل
آنچنانکه گفت عطار این
گفته عطار خود از مغز بود
گفته بهلول را توحید دان
از وجود خویشتن فانی شده
وز سلوک از طلب بگذشته بود
قال و قیل علم و تقلید و بیان
هست خدمت بر وجود مرد کار
آنکه باشد دائما اندر جمال
شیخ دائم محو بود اندر جمال
سیر دوم او در الفقر ایم نماز
[illegible]
[illegible]
از فقیران شیخ را دیده [illegible]
سیر گفت آن دم فرد آمد ز شیر
چون رسید ند آن همه یکدیگر
اندر آمد از زبان [illegible]

شیخ عالم بوسعید آن شهریار
در طریقت رهنمای صوفیان
آبله افتاد در پا همچو مسیح
تا ز اسرار نهان یابی خبر
سر پنهانی شنو هر دم عیان
در جلیسان او وصال حق ببین
آبله از تن بهر نو بسر یا
ذره خورشید بالا او فتاد
[illegible] بدل گردد بدل
در کتاب علم الیقین
[illegible] اندر صد لباس فقر بود
دائمش در ترک و تجرید دان
در بقای حق بحق باقی شده
با جمال اندر طلب [illegible]
ترک گردد آمد اندر بیان
چون وجودت محو شد هستی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
از قدم تا فرق [illegible]
من ندیدم آنچنان مرد [illegible]
در قدوم او نهادند جا سر
[illegible] شاد و ند در نماز

Marfat.com

گفت لقمان صلاح آمد ذراز — باز بگذارد درین موضع نماز

پیر و اصحابش لطیفت سوختند — وه بعقل با زبان بر دوختند

چاه آمد از خودی بیرون شدند — در مقام بیخودی مجنون شدند

سر نهادند آن همه خفتند خوب — خواب چون شیخ صاحب حق شد بر آب

پیر با اصحاب قصد چاه کرد — تا که آب آرد ز چاه آن شیر مرد

دلو را در چاه انگندند از حیا — دلو را در آب پر شد ای کیا

می‌نیاید دلو در آب ای عجب — در تعجب ماند پیر و در تعب

آمد آندم پیش شیخ لقمان دلو — روی خود و دست و پا او نهاد

شیخ اندر چاه نگه کرد دیدهان — آب بیرون آمد و شد روان

پیر و اصحابش گفتند ای همام — تو نکردی آن نماز اینجا تمام

شیخ دست از غرقه بیرون آورید — از بن هر موی او خون میچکید

چونکه آن حالت بدیدند آن نفر — از حدیث عشق گشتند با خبر

آن زمان گفتند این واصل است — هر که عشق وصلش حاصل است

هر که واصل شد برو تکلیف نیست — در میان جان و دل تکلیف نیست

هر که باشد در جمال او [illegible] — در مقام بیخودی او را چه کار

هر که باشد در [illegible] — از همه کاری بود او را ملال

هر که جان شد [illegible] با او چه کار — هر که آن [illegible] با او چه کار

هر که واصل شد جمال حق بدید — در جمال حق جلال حق [illegible]

هر که واصل شد همه [illegible] — هر که در مقام [illegible] فرحت

جهد کن آید بدست تو [illegible] — [illegible]

[illegible] — جهد کن در راه تا گیری سبق

بادشاها ره نما این بنده را — آن فقیری [illegible]

این گدای بینوای دردمند — [illegible]

این فقیر با حقیر [illegible] — [illegible] افسانه گفت چون بس

رهنمای خسته [illegible] — رهنمای این بنده نامرد را

رهنمای بینوا [illegible] راه را — رهنمای رهنما [illegible] راه را

[illegible] بهلول از قدم [illegible] گناه — [illegible] گشت [illegible]

هست از سر تا بپا [illegible] — از خدا خواهم همه [illegible]

پادشاها رحم کن بر جان من — در گذر از کفر و از ایمان من

پادشاها دست این مسکین بگیر — تا شود از لطف تو [illegible]

پادشاها نفس شد [illegible] — نصرتم ده تا شود چشم [illegible]

ای خدای آشکارا و نهان — رهنمای مومنان اندر جهان

ای خدای [illegible] و نهان — رهنمای بنده را اندر عیان

ای خدای عرش و کرسی و فلک — ای خدای روح قدس و ملک

ای خدای بر و بحر و آفتاب — ای خدای کوکبان ماهتاب

ای خدای انبیا و اولیا — رحمت تو مصطفی را و [illegible]

ای خدای انبیا و مرسلین — ای خدای مومنین و مسلمین

ای خدای [illegible] — ای خدای عابدان مخلصان

ای خدای عاشقان عارفان — ای خدای صوفیان زاهدان

ای خدای [illegible] — چون [illegible] عشق [illegible]

ای خدای عالمان عاملان — ذات تو برتر ز فکرت و بیان

ای خدای بحر و حیوان [illegible] — زندگی دادی [illegible]

اولی و آخری ای کریم — ظاهری باطنی یا علیم

محو گردان ای خدا بهلول را — وارهان از خویشتن این گول را

دار یا رب مکن قهر و عتاب — گر خطای رفته باشد در کتاب

آن خطای رفته را تصحیح کن — از کرم والله اعلم بالصواب

تمام شد

بمقام لکهنو ماه جولائی [illegible]

بار سوم [illegible] طبع [illegible]